اعلیٰ حضرت کے نبیرۂ اکبر مفسر اعظم ہند مفتی ابراہیم رضا خان جیلانی علیہ الرحمہ
کی حیات و شخصیت و دینی، روحانی اور علمی کارناموں کا ایک جائزہ

مفسرِ اعظم ہند

ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی رحمۃ اللہ علیہ

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن
www.muftiakhtarrazakhan.com
0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشینِ مفتیِ اعظم ہند، جگر گوشۂ مفسرِ اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات وخدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

مفسر اعظم ہند

مرتبہ
ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی

ناشر
اسلامک اکیڈمی
شریف

مفسرِ اعظم ہند

از

ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی

ناشر
الرضا اسلامک اکیڈمی
۱۰۴، جسولی، بریلی شریف

نام کتاب	مفسرِ اعظم ہند
مرتّب	ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی
شائع کردہ	الرضا اسلامک اکیڈمی۔ بریلی شریف
سالِ اشاعت	نومبر ۱۹۹۶ء
مطبوعہ	رضا آفسیٹ پریس بریلی شریف
قیمت	تینتیس روپے

ملنے کے پتے

۱۔ الرضا اسلامک اکیڈمی۔ ۱۰۴، جسولی بریلی شریف۔
… نا۔ سوداگران۔ بریلی شریف
… ر شریف

www.muftiakhtarrazakhan.com

اعلیحضرت امام احمد رضا کے نبیرۂ اکبر

مفسّرِ اعظم ہند ۔ حضرت علاّمہ مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی

حیات و شخصیت و دینی، روحانی اور علمی کارناموں کا ایک جائزہ

عرس مفسّرِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

ویسے تو مفسّرِ اعظم ہند کا عرس، عرسِ رضوی میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اور ۲۳ صفر کو منایا جاتا ہے۔

لیکن! ان کے یوم وصال ۱۱ صفر المظفر کو ان کے عرس سراپا قدس کی تقریب، بریلی شریف اور دیگر مقامات پر منعقد کی جاتی ہے۔

مریدین، معتقدین و مسلمانان اہلسنت سے گزارش ہے کہ ہر سال ۱۱ صفر المظفر کو "عرس مفسّرِ اعظم ہند" منایا کریں۔

مُرتّب

www.muftiakhtarrazakhan.com

اِنتسابْ

مَیں اپنی اس تالیف کو حضور مفسّرِ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے شہزادگان کے نام معنون کرتا ہوں جن کے دم قدم کی بہار سے چمنستان سنّیت میں بہار چھائی ہوئی ہے۔

خدائے لم یزل گلزار رضویت کے اِن گل بوٹوں کو سدا عطر بیز اور شاداب رکھے۔

آمین!

عَبدالنعیم عزیزی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اظہاریہ

عبد النعیم عزیزی

اپنے جس نبیرہ کو امام احمد رضا فاضل بریلوی نے، اپنی زبان کہا ہو، اپنا ثانی بتایا ہو اور جس پر انہوں نے ناز فرمایا ہو ایسے نبیرۂ ذی شان رضا، زبانِ رضا، ثانی رضا اور نازش رضا مفسر اعظم ہند علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی عظمت و بزرگی کا کیا عالم رہا ہوگا یہ اہل علم و نظر پر خوب ظاہر ہے۔

بلا شبہ نبیرہ رضا اور خلف حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا حضور علامہ محمد ابراہیم رضا نے اپنی زبان سے وہی کام لیا جو امام ہمام مجدد اسلام حضرت رضا نے اپنے قلم سے لیا مفسر اعظم ہند نے اپنی زبان کو خنجر خونخوار برقبار کا روپ دے کر باطل کے جسم و روح پر نشتر بھی لگائے اور بد عقیدگی کے نشیمنوں کو خاکستر بھی کیا۔ لیکن اسی زبان نے جہاں اللہ و رسول کی حمد و توصیف کے گل کھلائے، موتی لٹائے وہاں اللہ کے سچے بندوں اور رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لئے بھی سدا پھول ہی برسائے۔ حتیٰ کہ اپنے حاسدین اور مخالفین کی بھی دل آزاری نہ کی۔ ان کا تو بس یہ عالم تھا ؎

اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں

بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

وہ تو بس اپنے آقا کی رفعت شان کا اہتمام کرتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن رہے۔ انھوں نے تبلیغِ دین، اشاعتِ سنّیت اور قوم و ملت کی فلاح اور اصلاح کی خاطر بڑی قربانیاں دیں۔ خون پسینہ بہایا، مال و زر لٹایا اور کسی بھی حرص و طمع اور شہرت و ناموری سے بے پرواہ اسی مشن میں لگے رہے جس مشن کے لئے ان کے جد امجد اور والد ماجد نے قربانیاں دیں یعنی مسلک حق، مسلک اہل سنت کی اشاعت اور شہر و گھر سے لے کر دل و نظر میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

عشقِ مصطفوی کے دیپ جلانے کا مشن! مفسرِ اعظم نے اپنی عمرِ عزیز کا لمحہ لمحہ غلبۂ اسلام کی خاطر صرف کر دیا۔ وہ عظیم تر مفسرؔ، محدثِ زمانہ، خطیبِ اعلیٰ واعظم اور واعظِ بے مثل و یگانہ تھے وہ ہادیِ طریقت، رہبرِ شریعت، صاحبِ ولایت و کرامت، دین کے بے لوث اور مخلص مبلغ، ادیب و مصنف سبھی کچھ تھے۔ اور سچ یہ ہے کہ غیرت مند عاشقِ مصطفیٰ، حق گو اور بے باک بندۂ خدا اور محسنِ قوم و ملت تھے۔ لیکن افسوس ایسی عظیم تر شخصیت کی حیات اور کارناموں کو اجاگر کرنے کی طرف کسی نے کوئی خاص توجہ نہیں کی۔ ان کے کئی رسائل زیورِ طبع سے آراستہ ہونے کو ترس رہے ہیں۔ ان کے تفسیرِ قرآن اور تراجم احادیث کی تدوین کی طرف بھی دھیان نہیں دیا گیا۔

راقم السطور نے ۱۹۸۵ء میں حضور مفسرِ اعظم علیہ الرحمہ کے چند مناقب مختصر تعارف کے ساتھ شائع کئے تھے اور احباب سے گزارش کی تھی کہ وہ حضور مفسرِ اعظم ہند کے حالات و واقعات لکھ کر بھیجیں۔ مگر یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ حضور مفسرِ اعظم کے حالاتِ زندگی مرتب کرنے کے سلسلے میں مفتی عبدالواجد صاحب نے پہل کی اور اس کے لئے وہ قابلِ مبارک باد ہیں۔ لیکن کچھ باتیں غیر تحقیقی ہیں۔ انھیں کی مرتب کردہ سوانح کی روشنی میں چند تذکرے بھی دیکھنے کو ملے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ان کے سلسلے میں جس کام کی ضرورت تھی۔ اس کا آغاز نہ ہو کر بھی نہیں کے برابر ہے۔

راقم السطور نے بھی حضور مفسرؔ اعظم کی حیات و شخصیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہت سے حالات و واقعات خانوادۂ رضا کے افراد اور علماء منظرِ اسلام سے معلوم ہوئے ہیں اور بہت سے مفتی عبدالواجد صاحب کی تصنیف "حیاتِ مفسرِ اعظم" اور دوسرے مختصر مضامین سے۔

ہمارے قارئین خامیوں سے مطلع فرمائیں اور مزید حالات و واقعات بھی بھیجنے کی مہربانی کریں۔

ضروری نوٹ

مفتی عبدالواجد صاحب نے "حیاتِ مفسرِ اعظم" میں محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ خلیفۂ حجۃ الاسلام کو مفسرِ اعظم کے اساتذ

میں شامل کیا ہے جو قطعاً غلط ہے۔ مفسر اعظم ۱۹۲۵ء میں فارغ التحصیل ہو چکے تھے اور اس کے کئی سال بعد یعنی ۱۹۳۴ء میں علامہ سردار احمد صاحب قبلہ بریلی شریف آئے تب انھوں نے دینی تعلیم کی ابتدا کی۔ البتہ حضور ملک العلما، علامہ ظفر الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعلیٰ حضرت اور حضرت مجاہد ملت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اڑیسوی قدس سرہٗ العزیز خلیفہ حجۃ الاسلام سے مفسر اعظم کو حدیث کی اسناد حاصل تھیں۔

(ماہنامہ اعلیحضرت ۱۹۶۲ء)

www.muftiakhtarrazakhan.com

شجرۂ نسب

(۱) سلطان محمد شاہ کے عہد میں قندھار (کابل، افغانستان) سے چل کر ہندوستان آنے والے قبیلہ بڑہیچ کے اس پٹھان حضرت سعید اللہ خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی خوش نصیبی پر جس قدر فخر و ناز کیا جائے وہ کم ہے۔ کہ اس کی نسل سے شریعت کی فصلیں مہک اٹھیں اور علم و فضیلت و معرفت کے شہرستان میں اجالا پھیل گیا۔

آپ کو حکومتِ وقت نے "شش ہزار" کے منصب سے سرفراز کیا تھا۔

۲۔ حضرت سعادت یار خاں ابن حضرت سعید اللہ خاں صاحب وزیر مالیات تھے۔

۳۔ حضرت محمد اعظم خاں صاحب ابن حضرت سعید اللہ خاں صاحب بھی وزارت اعلیٰ کے عہدے پر فائز تھے۔

۴ حضرت محمد اعظم خاں صاحب علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت کاظم علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین اور حافظ قرآن تھے۔ آپ شہر بدایوں کے تحصیلدار تھے اور آپ کو جاگیر میں آٹھ گاؤں ملے تھے۔ موضع کرتولی ضلع بدایوں کی زمینیں اب بھی خاندان کے پاس ہیں۔ حضرت حافظ کاظم علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مستقل سکونت بریلی میں اختیار کی۔

۵۔ حضرت حافظ کاظم علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب قدس سرہٗ العزیز روہیلکھنڈ کے بزرگ ترین علماء میں تھے۔ آپ اپنے زمانے کے قطب تھے۔ "خطبۂ علمی" کے مصنف آپ کے شاگرد تھے۔۔۔ آپ کے بعد سے اس خاندان میں دنیوی حکمرانی کا دور ختم ہوتا ہے۔ اور علم و فضیلت و معرفت کی حکمرانی کا آغاز ہوتا ہے۔

۶ حضرت علامہ رضا علی خاں قدس سرہٗ العزیز کے فرزند ارجمند تاج العلماء حضرت علامہ مولانا نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم گزرے ہیں

۷ اس خاندان پر رب جلیل کی پہلے بھی بے پناہ نوازشیں تھیں۔ لیکن حضرت سعید اللہ خاں کی چوتھی پشت سے مجدد وقت کو ظہور فرماکر مزید نوازشیں فرمائیں اور عالم

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسلام و عالم انسانیت کے محسن، مجدد دین و ملت اور علم و فضیلت و معرفت کی اقلیم کے تاجور کو پیدا فرمایا کہ جس کے دینی، روحانی، علمی، ادبی، اصلاحی، معاشی، سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی کارناموں سے عالم اسلام نہال ہوگیا۔

زمانہ اس عظیم المرتبت شخصیت کو اعلیٰحضرت کے نام سے جانتا اور پہچانتا ہے یعنی اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی۔ ۱۴ ویں صدی ہجری کے عظیم تر مجدد غیرت مند عاشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء!

(۲) اعلیٰحضرت کو رب عظیم نے دو شاہزادے (ا) حجۃ الاسلام علامہ مولانا حامد رضا رضا خاں (ب) مفتئ اعظم ہند علامہ مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہم عطا کئے تھے۔ امام احمد رضا خاں کے صاحبزادہ اصغر مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ کو خداوند قدوس نے ایک نرینہ اولاد (حضرت انور رضا رحمۃ اللہ علیہ) عطا کی تھی مگر وہ کم سنی ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ انکی سات اولادیں لڑکیاں ہی تھیں۔ تین صاحبزادیاں انتقال فرما چکی ہیں اور چار بحمد اللہ تعالیٰ حیات ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے نرینہ اولاد کا نہ ہونا تو مرضئ مولا تعالیٰ پر موقوف ہے مگر یہاں پر حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی المولیٰ عنہ کی کرامت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا:۔

"حامد منی انا من حامد"

"یعنی میں حامد سے ہوں اور حامد مجھ سے ہیں"۔ اس کا مطلب واضح تھا اور اس جانب اشارہ تھا کہ میری نسل میرے صاحبزادہ اکبر مولانا حامد رضا خاں حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ سے ہی چلے گی۔ اللہ عزوجل نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کو دو بیٹے عطا کئے تھے۔

(ا) مفسر اعظم ہند۔ علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی (ب) حضرت مولانا محمد حماد رضا خاں نعمانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

حضرت مولانا محمد حماد رضا خاں عرف نعمانی میاں علیہ الرحمۃ تقسیم ہند کے بعد

www.muftiakhtarrazakhan.com

پاکستان ہجرت فرما گئے تھے۔ کراچی میں ان کا وصال ہوا ان کا خاندان کراچی میں آباد ہے لیکن دین کی تبلیغ، رشد و ہدایت اور علم کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ حجۃ الاسلام کے فرزند اکبر علامہ محمد ابراہیم رضا خاں علیہ الرحمہ ہی سے چل رہا ہے۔ ان کے صاحبزادگان اور ان کے پوتے آج بریلی شریف کی مرکزیت کو برقرار رکھتے ہوئے دینِ مصطفےٰ و عشقِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی شمعیں روشن کر رہے ہیں

زبانِ رضا۔ مفسرِ اعظم ہند

مفسرِ اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی نور اللہ مرقدہ کو مجددِ وقت سرخیلِ اولیاء و علماء اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے اپنی زبان فرمایا تھا۔ اللہ اکبر! وہ رضا جس کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ قانون ہو۔ ادب کے باغ کا مہکتا ہوا پھول ہو علم و حکمت کے آسمان کا چمکتا ہوا ستارہ ہو، ایسا لفظ! خزانۂ دنیا سے زیادہ گراں قدر! ہیرے موتی سے زیادہ بیش بہا اور چمکدار! وہ رضا۔ علم و فضل کا تاجدار اپنے جس پوتے کو "اپنی زبان" کہہ دے اس کی عظمت و اہمیت اور اس کی شخصیت کی گراں قدری کا اندازہ کیا لگایا جا سکتا ہے!

مفسرِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ زبانِ رضا تھے۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے اپنے قلم حق رقم سے جس طرح سچائی کو اجاگر کیا اور اسی قلم کو برق بار اور خونخوار خنجر کا روپ دے کر باطل کو جس طرح خاک و خون میں تڑپایا اور ان کے نشیمنوں کو خاکستر کر کے رکھ دیا، اس سے سارا زمانہ واقف ہے۔ نیزۂ رضا کے وار سے آج بھی سینۂ اعداء میں غار ہے۔

آج ہر سو قلمِ رضا کی دھوم ہے۔

اور! قلمِ رضا کا وہی منظر اس زبانِ رضا۔ نبیرۂ رضا مفسرِ اعظم ہند، ابراہیم رضا نے اپنی زبان سے پیش فرمایا۔

مفسرِ اعظم کی ولادت باسعادت

گلشنِ رضا کے گلِ رعنا۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ و

www.muftiakhtarrazakhan.com

الرضوان کے صحن چمن میں ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء ایک غنچہ کھلا، ہر سمت خوشیوں کی بہار چھا گئی۔ کیوں نہ ہو شہزادۂ رضا کے گھر میں یہ پہلی ولادت تھی۔ سنت کے مطابق دونوں کانوں میں تین مرتبہ اذان و اقامت کہی گئی۔ مجددِ عصر، امام اہل سنت اعلیحضرت امام احمد رضا رضی المولیٰ عنہ نے چھوہارے کی ایک قاش چبا کر زنانخانے میں بھجوائی جسے نومولود کے تالو اور زبان سے مل دیا گیا۔

اس ولادت مسعود کی خبر پاکر حضور اعلیحضرت کے منجھلے بھائی استاد زمن حضرت علامہ حسن رضا خاں علیہ الرحمہ اچھل پڑے اور آپ کی زبانِ مبارک سے بے ساختہ یہ مصرع نکل گیا ع

"علم و عمر اقبال و طالع دے خدا"

۱۳۲۵ھ

یہی مصرع ولادت کا مادۂ تاریخ ہوگیا!

عقیقہ دادا (اعلیحضرت) نے پوتے (مفسر اعظم) کا عقیقہ بہت ہی عالیشان پیمانے پر کیا۔ اعزا و اقربا، اور احباب و علماء کے علاوہ دار العلوم منظرِ اسلام کے طلبہ کو بھی دعوت عام دی گئی۔ اس عقیقہ میں خاص اہتمام یہ بھی فرمایا گیا کہ جس جس علاقے کے طلبہ تھے اور ان کا جو مرغوب و مخصوص کھانا تھا، ان کے لئے وہی کھانا پکوایا گیا۔

کابلیوں کے لئے بھنے ہوئے گوشت اور بڑی بڑی چپاتیاں، یوپی اور بہار کے طلبہ کے لئے پلاؤ، زردہ، قورمہ، بنگالیوں کے لئے مچھلی اور چاول وغیرہ۔

یہ اپنی نوعیت کی بے مثال دعوت تھی اور یہ خود مجددِ عصر امام احمد رضا کی نگرانی میں انجام پذیر ہوئی تھی۔

نام خاندانی دستور کے مطابق عقیقہ کا نام "محمد" رکھا گیا اور یہ نام خود امام احمد رضا نے رکھا۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں قدس سرہٗ العزیز نے "ابراہیم رضا" نام رکھا۔

جدۂ محترمہ (دادی صاحبہ) نے جیلانی میاں پکارنے کا نام رکھا۔ اللہ، اللہ ... یہ دو

www.muftiakhtarrazakhan.com

نام "محمد" اور "جیلانی" کس قدر پیارے، خوبصورت اور عظیم وجلیل نام ہیں۔ نام "محمد" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو عنوانِ کائنات ہے۔ یہی نام تو رضا کی جان اور جانِ ایمان ہے۔ بقول شاعر ؎

زندگی جب بھی کسی شے کو طلب کرتی ہے
میرے ہونٹوں پہ ترا نام مچل جاتا ہے

اور بقولِ رضا ؎

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب
منھ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب

اور نام "جیلانی"۔ جانِ رضا وایقانِ رضا، خدا کی رضا۔ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے چہیتے حسنی پھول حسینی مہک، سردار اولیا سیدنا غوث اعظم ہی کا ایک عرف ہے ان کے وطن مالوف کی نسبت سے۔ اور رضا نے اسی نام کا اعلان عمر بھر ہند کی دھرتی پر کیا ہے اور اسی نام والے کی پہرے داری کی ہے۔

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں ہوں بھی تو دیتا رہوں پہرہ تیرا

اور یہی وہ نام ہے جسے رضا شافع اعظم کی سرکار میں وسیلہ بناتے ہیں ؎

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

رسم بسم اللہ خوانی

جب مفسر اعظم کی عمر شریف چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ بروز چہار شنبہ حضور اعلیٰحضرت نے علماء وصلحاء، اعزا واقربا اور معززینِ شہر کی موجودگی میں بسم اللہ خوانی کرائی

اسی مقدس ومبارک موقع پر امام اہلسنت نے آپ کو بیعت فرماکر خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔ اور علی الاعلان فرمایا:۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

"یہ میرا پوتا کبھی میری زبان ہوگا"

تعلیم وتربیت

ابتدائی تعلیم گھر ہی پر والدہ ماجدہ اور جدہ محترمہ سے حاصل کی۔ یہاں تک کہ ناظرہ قرآن اور اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں

دار العلوم منظر اسلام میں داخلہ

سات سال کی عمر میں دار العلوم منظر اسلام میں داخل کئے گئے۔ کافیہ قدوری اور فصول اکبری۔ محدث جلیل حضرت مولانا احسان علی فیض پوری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ عربی زبان وادب اور مشکوٰۃ شریف خود حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز نے پڑھائیں۔ متداولہ کتب، حدیث وفقہ کی بعض کتابیں دوسرے اساتذہ سے پڑھیں۔ تحصیل علوم ہی کے دوران جد مکرم حضور اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کا سایۂ شفقت سر سے اٹھ گیا (م ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء)

تقریباً انیس سال کی عمر میں (۱۳۴۳ھ ۱۹۲۵ء) آپ کی فراغت ہوئی اور والد محترم حضور حجۃ الاسلام نے مشاہیر علماء ومشائخ کی موجودگی میں دستار بندی فرمائی اور اپنی نیابت و خلافت سے بہرہ ور فرمایا۔

نوٹ:۔ مفتی عبدالواجد صاحب نے اپنی تالیف حیات مفسر اعظم صفحہ ۱۲ پر اساتذۂ مفسر اعظم میں محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب گرداسپوری ثم لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی درج کیا ہے، جو قطعاً غلط ہے غیر ذمے دارانہ روایت ہے انھیں کی نقل میں دوسرے صاحبان نے بھی مختلف تذکروں اور مضامین میں محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کو مفسر اعظم نور اللہ مرقدہ کا استاد لکھا ہے جو قطعاً غلط ہے۔

محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ ۱۹۳۴ء میں لاہور کے مناظرے میں حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ سے متاثر ہوکر بریلی شریف آئے۔ آپ اس وقت ہائی اسکول یا انٹرمیڈیٹ کرچکے تھے اور غالباً پٹواری کی ملازمت کے امتحان میں پاس بھی ہوچکے تھے۔ ظاہر ہے جب بریلی شریف آئے تب انھوں نے دینی علوم کی ابتدا کی اور تب تک مفسر اعظم کو فارغ التحصیل ہوئے ۸، ۹ سال ہوچکے تھے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شادی مبارک

ابھی مفسر اعظم کی صغر سنی تھی۔ آپ اور سیدنا مفتی اعظم کی بڑی صاحبزادی امام احمد رضا کے آغوشِ رحمت میں ہمک رہے تھے اور وہ باغ باغ ہو رہے تھے۔ اسی مسرت کے عالم میں مجددِ عصر نے اپنے دونوں عظیم وجلیل شاہزادگان حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہم کو طلب کیا اور ان کی اجازت سے ان دونوں پوتے اور پوتی کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دیا۔

رخصتی

جب مفسر اعظم ۱۹ سال کی عمر میں تعلیم سے فارغ ہوئے تو سنت کے مطابق رخصتی ہوئی اور اس مبارک موقع پر شاندار ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

مدیر یادگار رضا کا تاثر

جب حضور مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ کی اہلیہ محترمہ کی رخصتی ہوئی تو اس مبارک و مسعود موقع پر حضرت مولانا ابرار حسین حامدی تلہری رحمۃ اللہ علیہ مفتی جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی و مدیر ماہنامہ یادگارِ رضا بریلی نے اس طرح تاثر پیش فرمایا:۔

"وہ وقت اور تاریخ جس کا ہر لمحہ اور ہر دن دلوں کو کیف و سرور کی دعوت سے قلوب کی پژمردگیوں کو تازگی اور شگفتگی سے بدل دے۔ سرعت کے ساتھ گزر جاتا ہے۔ مگر اپنی یاد ہمیشہ کے لئے چھوڑ جاتا ہے۔ ۱۴؍ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ کے پنجشنبہ کا دن کہ جس کی شب میں شہزادہ ارجمند، جواں بخت و فرخندہ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں کی شادی کتخدائی کا جشن منعقد ہوا یہ شب افسردہ دلوں میں کچھ ایسی تازہ مسرت کی روح پھونک رہی تھی کہ دلوں کی کلیاں کھل کھل کر کنول کا پھول بن گئیں تھیں اور مسرت کا حال تو کوئی حجۃ الاسلام قدس سرہ سے پوچھے کہ جنکے لختِ جگر نورِ نظر کو اس رات عروسی ملبوس پہنا کر دولھا بنایا گیا۔ رات کے دس بجے تھے کہ مبارک ساعت اور اعزا و احباب کے جلسے میں دولھا کے سر پر وہ سہرا باندھا گیا جو آرزوؤں کے پھول اور تمناؤں کی دوشیزہ کلیوں سے گوندھا گیا تھا سہرے کا ہر پھول نکہت پاشی میں مشک چمن تھا اور اس کی ہر لڑی ضیا ریز ول

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں سورج کی نور پاش کرن ! رسم سہرے کے بعد رضوی سرکار کے خدام بارگاہ رضویہ اور متعلقین کو آستانۂ عالیہ کی خلعتوں سے سرفراز کیا گیا۔ رات کے ۱۲ بجے بارات عروس کے مکان پر پہنچی۔ بمقتضائے موسم صبح تک چائے نوشی رہی۔ ۱۳ ربیع الثانی کو عروس کے والد ماجد حضور مفتی اعظم (قدس سرہٗ) کیجانب سے باراتیوں کو نہایت اعلیٰ پیمانے پر دعوت دی گئی۔ دوسرے وقت ۵ بجے شام کو غیر معمولی جہیز کے ساتھ کہ جس کی کثرت نے ناظرین کو متحیر کر دیا تھا عروس کو رخصت کیا گیا۔

۱۷ ربیع الثانی کو حجۃ الاسلام (قدس سرہٗ) کی جانب سے دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں بیرونجات اور شہر کے مہمان بکثرت شریک تھے۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تہنیت شادی بلطف الٰہی — جشنِ شادی ابراہیم رضا

۱۳۴۷ھ — ۱۹۲۸ء

حضور مفسر اعظم ہند کی شادی اور ولیمہ کی منظوم دعوت

از: والد ماجد مفسر اعظم حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

بعد الحمد فصلِ گل آئی ! — جو بنوں پر ہے حسن آرائی
گل و بلبل کی رچی شادی — ہو مبارک یہ خانہ آبادی
غنچے چٹکے کلی کھلی دل کی — ہنستے ہنستے قبائے گل مسکی
میرے لختِ جگر کی ہو شادی — میرے نورِ نظر کی ہو شادی
لختِ دل میرا پیارا ابراہیم — برضائے رضا سعید و سلیم
مصطفیٰ و خدا کی حمیت سے — غوث اعظم کے دستِ قدرت سے
نیک ساعت سے شبھ گھڑی آئی — ہیں نے منہ مانگی آرزو پائی
چارشنبہ کو شب کے آٹھ بجے — بعد پچیس کے جو شب آئے

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور چھبیویں کو ہے رخصت — لائیں تشریف تو رہے عزت
ہے بہاروں پہ آج جوبن — نئی دلہن کی ہے پھبن میں چمن
ہے نواسنج مرغِ لاہوتی — بولتا ہے ہزار کا طوطی
جوش پہ آئے ولولے دل کے — جذبے یوں دل کو گدگدانے لگے
میرا نورِ نگاہ جیلانی — بندۂ بارگاہِ جیلانی
آرزو تھی کہ اس کی شادی رچے — خیر سے اپنے گھر دلہن آئے
نوری فیض و کرم عنایت سے — اعلیٰحضرت کی کرامت سے
ٹھہری تاریخ ماہِ فاخر کی — اسی ماہ ربیع الآخر کی
بعد سہرے کی رسم کے اس رات — جائے گی مصطفےٰ میاں کے برات
صبح جمعہ کرم ہو پھر رخصت — ہے ولیمہ کی دعوت سنت

عرض حامد رضا ہے منت سے
اس گدا پر کرم ہو شرکت سے

مکلف:۔ فقیر محمد حامد رضا قادری نوری رضوی خادم سجادہ و گدائے آستانۂ
عالیہ رضویہ محلہ سوداگران بریلی شریف

سیر و شکار

حضور مفسر اعظم کا مزاج بڑا شاہانہ تھا اور آپ سیر و شکار میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ آپ کا بندوق کا نشانہ بڑا اچھا تھا۔ تیر اندازی اور شہ سواری میں بھی طاق تھے۔

آپ اپنے علاقۂ جاگیر میں سیر و شکار کو نکل جایا کرتے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ جاگیر کا انتظام بھی دیکھتے تھے۔ آپ کے ساتھ ساتھ شکار میں بریلی کے امراء و رؤساء کے علاوہ بدایوں اور رام پور کے رؤسا بھی حصہ لیتے تھے۔

چند دلچسپ واقعات

آپ کے سیر و شکار کے زمانے کے چند واقعات بڑے ہی دلچسپ اور پُر لطف ہیں۔

(۱) **بارہ سنگھوں کی جاں بخشی**:۔ مفسر اعظم خود فرماتے ہیں کہ ایک بار شکار کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

موقع پر ظہر کے بعد بارہ سنگھوں کے غول کے پیچھے ساتھیوں کے ساتھ لگ گیا۔ پیچھا کرتے کرتے عصر کا وقت مکروہ قریب آگیا۔ نماز عصر ادا کی اور پھر بارہ سنگھوں کے شکار کے لئے تیار ہونے لگا کہ سامنے ہی ان کا جھنڈ آتا دکھائی دیا۔ اس غول کے پیچھے ساتھی شکاری لگے ہوئے تھے۔ لہذا بندوق رکھ دی۔ چند ہی ساعت میں بارہ سنگھوں کا غول میرے سامنے آکر رک گیا اور خائف نگاہوں سے میری جانب دیکھنے لگا۔ مجھے ان پر رحم آگیا اور ساتھیوں کو انھیں شکار کرنے سے روک دیا۔ اور کہا جاؤ تم سب کی جان بخشی ہوگئی بارہ سنگھوں کا جھنڈ میری طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ ساتھیوں نے ان پر فائر کرنا چاہا مگر میں نے ان سے یہ کہہ کر کہ چاہو تو مجھے شکار بنالو مگر آج ان بے زبانوں کو چھوڑ دو" ان کی جان بخشی کرادی۔

(۲) **ریلوے ٹکٹ کا واقعہ**:۔ حضور مفسر اعظم اور چند ساتھی بریلی سے گاؤں کا سفر ریل سے کررہے تھے۔ فرسٹ کلاس کی چار برتھوں پر یہ حضرات لیٹے ہوئے تھے۔ برتھ ہی کے ایک کنارے پر آپ کی بندوق کھڑی تھی۔ ٹکٹ چیکر نے آکر ٹکٹ مانگا تو ساتھیوں نے ایک دوسرے کی جانب اشارے شروع کردئے اور آخر میں نگاہیں آپ کی طرف اٹھ گئیں۔ چیکر نے آپ سے ٹکٹ کے لئے کہا تو آپ نے بندوق کی جانب اشارہ کردیا۔ ٹکٹ چیکر خوف زدہ ہوکر ڈبّے سے اتر گیا اور ریلوے فورس کے ساتھ دوبارہ ڈبے میں آگیا اس بار ٹکٹ مانگنے پر اشاروں کا سلسلہ شروع ہوا اور آپ ہی پر ختم ہوا۔ آپ نے پہلے کی طرح پھر بندوق کی طرف اشارہ کردیا۔ بوکھلائے ہوئے ٹکٹ چیکر نے فورس سے ان سب کو گرفتار کرنے کا حکم دینا شروع کردیا۔ جب فورس آگے بڑھی تو آپ نے اپنی بندوق اٹھائی جس پر فورس نے بھی گھبرا کر اپنی بندوقیں سنبھال لیں۔ آپ نے بڑے اطمینان سے بندوق کے خول میں سے چار ٹکٹ اور بندوق کا لائسنس نکالا اور چیکر کی جانب بڑھا دیا۔ اس نے ٹکٹ لئے بغیر کہنا شروع کیا، اگر یہی بات تھی تو آپ نے پہلے ہی بتا دیا ہوتا میں تو آپ لوگوں کو خطرناک سمجھ کر ڈر گیا تھا۔ اس پر قہقہوں سے سارا ڈبہ گونج اٹھا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

نیابت حجۃ الاسلام

حجۃ الاسلام نے اپنے وصال ۱۷، رجمادی الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳ رمئی ۱۹۴۳ء) سے قبل اپنے دونوں صاحبزادگان مفسر اعظم حضرت محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں اور حضرت حماد رضا خاں نعمانی میاں (رحمۃ اللہ علیہم) کے لئے اپنی خلافت کا اعلان فرمادیا تھا اور اپنی وصیت کے مطابق حضور مفسر اعظم کو اپنا نائب مطلق خانقاہ عالیہ رضویہ کا سجادہ نشین اور دارالعلوم منظر اسلام کا مہتمم نامزد فرمایا تھا۔

سیاسی سرگرمی

حضور مفسر اعظم سیاست داں یا سیاسی لیڈر نہیں تھے اور نہ ہی کسی سیاسی پارٹی سے ان کا کوئی تعلق تھا۔ انھوں نے جو بھی سیاسی سرگرمی دکھائی صرف اور صرف قوم وملت کی خدمت کی خاطر۔

تقسیم ہند سے قبل انگریزوں نے مسلمانوں پر جو ظلم وستم ڈھائے اسے آپ برداشت نہ کر سکے اور حکومت برطانیہ کے خلاف احتجاج کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ آپکے بزرگوں، حضرت علامہ رضا علی خاں، حضرت علامہ نقی علی خاں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہم نے ہمیشہ انگریزوں کی مخالفت کی۔ ظالم فرنگیوں سے نفرت و مخالفت آپ کو ورثے میں ملی تھی۔

آپ کی دھواں دھار تقریروں نے عوام کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف شدید نفرت بھردی۔ آپ نے سول نافرمانی کی راہ کو ہموار کیا اور عوامی فلاح میں جٹ گئے ۱۹۴۵ء و ۱۹۴۶ء کے درمیاں انگریزوں نے آپ کو گرفتار کرنے کی بہت کوشش کی مگران کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوسکی اور آپ فرنگیوں کی گرفت سے محفوظ رہے۔ ۱۹۴۷ء میں ملک کی تقسیم عمل میں آئی۔ ہر طرف افراتفری مچ گئی۔ مسلمان وطن اور گھر بار و مال و دولت چھوڑ کر ہجرت کر رہے تھے۔ آپ نے ہجرت کرنے والوں کو حوصلہ دیا اور آپ کی مساعی سے۔ بریلی، بدایوں اور آس پاس کے قصبات کے بہت سے مسلم گھرانے ہجرت سے باز آئے۔

نئے بھارت میں نئی حکومت بنی تو موجودہ حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کو ملکی سیاست میں اتارنا چاہا اور عہدہ و منصب کی پیشکش بھی کی۔ لیکن آپ نے قبول نہ کیا اور عملی سیاست میں حصہ لینے سے بچے رہے۔

گوبند بلبھ پنت سے ملنے سے انکار

۱۹۵۲ء میں پنڈت گوبند بلبھ پنت بریلی آئے اور مفتی اعظم سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ مطلب خالص سیاسی تھا کہ اس طرح مسلمان ان کی پارٹی کی طرف مائل ہو کر ووٹ دیں گے۔ آپ نے ان سے ملاقات نہ کی اور پرانے شہر چلے گئے۔ وہیں سے اپنے مطالبات بھیج دئے جس میں سرفہرست بابری مسجد کی بازیابی کا مطالبہ تھا۔

امن و صلح کے داعی

اسلام امن و سلامتی، صلح اور رواداری کا مذہب ہے مفتی اعظم مبلغ اسلام تھے۔ وہ امن و صلح کے داعی تھے مسلمانوں کے لئے ملک میں امن و امان کی زندگی دیکھنا چاہتے تھے۔ مسلمان ہر موڑ پر ظلم اور فساد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ وہ اسی ظلم اور فساد کے انسداد اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے میدان سیاست میں آئے تھے بس!

امن و امان کے موضوع پر وہ تقریریں بھی کرتے تھے اور ماہنامہ اعلیحضرت میں مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔

ایک نمونہ:۔ (امن و امان)

عوام مسلمین کو امن و امان کی ضرورت ہے اور وہ مفقود ہے جیسا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش گوئی موجود ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ "الحرج والموج" پھر خود ہی بیان فرمایا۔" ای القتل" یعنی حرج اور مرج بہت ہوگا۔ یعنی قتل! تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ صالحین موجود ہوں گے تو بھی ایسا ہوگا۔ دیکھو برکت اصالحین ثابت ہوا نہ تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذا اظهر الخبیث" اور دوسری حدیث ہے۔ "اذا اکثر الخبیث" کہ جب خبیث ظاہر ہوگا اور دوسری حدیث ہے کہ جب خبیث بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ اس خبیث سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کیا مراد ہے؟ اس کو سمجھئے۔ تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ صالحین موجود ہوں گے تب بھی ایسا ہوگا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خبیث پیدا ہوگا یا کثرت سے ہو جائیں گے تو ایسا ہوگا، گروہ خبیث جو صالحین اور اولیاءِ کاملین سے جلتے ہیں اور برکت صالحین سے انکار کرتے ہیں۔ حدیث شاہد ہے کہ برکتِ صالحین سے ایسا نہیں ہونا چاہئے تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ایسا ہوگا کہ برکت صالحین کے منکر خبیث پیدا ہوں گے یا بکثرت ہوں گے اور تفاسیر میں بھی خبیث سے مراد منافقین لیا ہے۔ اور خبیث کے عدد ۱۱۱۲ تو شیخ نجدی جب مرا تو تاریخ لکھی۔ "اذا هلك الخبيث" اس تاریخ کو احمد زینی دحلان مکی نے لکھا ہے اپنی کتاب الدرر السنیہ میں۔ اب اس عدد کو بغور دیکھو ۱۲، ۱۱ دو کا زوج حاصل ہوا۔ ایک عدد کا زوج ۱۱ ہے اور دوسرے کا ۱۲ تو وہ برکت صالحین کا منکر معاند رسول اللہ ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سنہ ۱۱۰۰ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۲۰۰ھ میں مرا۔

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت وتذکرہ مشائخ قادریہ)

دارالعلوم منظر اسلام کے اہتمام کا مسئلہ

حضور حجۃ الاسلام کی حیات میں

دارالعلوم منظر اسلام کے نائب مہتمم حجۃ الاسلام کے داماد حضرت علامہ مفتی تقدس علیخاں صاحب (علیہ الرحمہ) تھے۔

حضرت مفتی تقدس علی خاں صاحب قبلہ پاکستان ہجرت فرما گئے تو دارالعلوم کا چارج فیاض نامی ایک شخص کو دے گئے۔

حضرت مفسر اعظم کے نیازمندوں اور مریدوں نیز رضوی حضرات کو یہ بات ناگوار لگی اور فیاض کا دارالعلوم کا انچارج بن جانا اچھا نہ لگا۔ آخر قانونی کارروائی کے بعد دارالعلوم مفسر اعظم کے قبضے میں آیا وہ مہتمم ہوئے اور حق دار کو اس کا حق حاصل ہوا۔

دارالعلوم کے اہتمام اور خانقاہ عالیہ رضویہ کی تولیت کی ذمے داری آپڑنے پر آپ نے بریلی ہی میں مستقل سکونت اختیار فرمالی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

دار العلوم کی حالت خزاں رسیدہ چمن کی مانند تھی۔ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب قدس سرہٗ اور دوسرے مشاہیر علماء و اساتذہ دار العلوم کو خیرباد کہہ چکے تھے۔ اور انھیں کے ساتھ ذہین و طباع طلبہ بھی دار العلوم سے رخصت ہو گئے تھے

مفسر اعظم بحیثیت مہتمم

جس وقت دار العلوم منظر اسلام کا اہتمام قانونی طور سے حضور مفسر اعظم کے قبضے میں آیا تو اس کی حالت بڑی خستہ تھی۔" اس یادگارِ رضا "منظر اسلام" کو آپ نے حیاتِ تازہ دینے کی خاطر سخت جدو جہد کی اور بڑی قربانیاں پیش فرمائیں۔

آپ نے قابل اساتذہ کو دار العلوم میں لانا شروع کیا۔ اپنے استاد گرامی محدثِ جلیل حضرت علامہ مولانا احسان علی صاحب فیض پوری وقت کے بہترین اور نامور مفتی حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب مونگیری (رحمۃ اللہ علیہم) اور ایک اور بہترین استاذ و مفتی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد جہانگیر خاں صاحب کو دار العلوم میں خاص خاص مناصب پر فائز فرمایا۔ دیگر ذی استعداد اور قابل اساتذہ کا بھی تقرر فرمایا اور خود بھی طلبہ کو درس دینے لگے۔

چونکہ شروع میں دار العلوم کی آمدنی نہیں کے برابر تھی۔ لہٰذا کئی بار ایسا موقع آیا کہ آپ نے مدرسین اور دیگر عملے کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے گھر کے زیورات تک بیچ دئے۔ دار العلوم ہی کی بہتری اور اس کی مالی بحالی کے لئے آپ نے جلسوں اور کانفرنسوں میں جانا شروع کیا اور ان سے جو یافت ہوتی تھی اس کا بیشتر حصہ دار العلوم کو دیدیتے تھے۔ ــــــــــــــ آپ کی علمیت، آپ کی خطابت، خاندانی وجاہت اور تقویٰ و دین داری نیز تعویذات وغیرہ کے اثر نے مسلمانان اہلسنت کو آپ سے بہت ہی زیادہ متاثر کرنا شروع کر دیا اور لوگ آپ کے دار العلوم کی طرف خصوصی توجہ دینے لگے۔ اس طرح دار العلوم کی مالی حالت بہتر ہوتی چلی گئی اور جلد ہی یہ دار العلوم نہ صرف یہ کہ پہلے کی حالت میں آگیا بلکہ ہند و پاک کا سب سے بڑا سنی دار العلوم بن گیا اور مرکز اہل سنت تسلیم کیا جانے لگا۔ مفسر اعظم اساتذۂ دار العلوم کا خود بھی احترام کرتے تھے اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایسا ماحول بنا دیا تھا کہ طلبہ اور دوسرے لوگ خود بھی ان کا احترام کرنے لگے۔ مفسر اعظم طلبہ کو اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھتے تھے۔ ہر ہر طالب علم کے کھانے، رہنے اور کتابوں، اور انکے کپڑے تک کا بڑا خیال رکھتے تھے۔

کئی طلبہ آپ کے دولت کدے واقع خواجہ قطب پر بھی رہتے تھے جہاں سے انھیں ناشتہ کھانا سبھی کچھ ملتا تھا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اگر آپ کے یہاں رہنے والے طلبہ میں کوئی طالب علم کسی کام سے دار العلوم میں رک جاتا تو ناشتہ دان میں اس کے لئے کھانا خود لے کر آتے۔

دار العلوم کے کلرکوں سے سختی کے ساتھ حساب کتاب کرتے تھے۔ حساب کتاب صحیح پانے پر بہت خوش ہوتے اور انھیں مٹھائیاں کھلاتے، ان کی دلدہی کرتے اور مزید محنت و دیانت سے کام کرنے کی ہدایت فرماتے۔

آپ نے دار العلوم کو مالی طور پر مضبوط بنانے کی خاطر کئی محصلین مقرر کئے تھے جو دار العلوم کے لئے مالی امداد فراہم کرتے اور شہروں شہروں دین و سنیت کی تبلیغ اور مسلک اعلیٰحضرت کی اشاعت کا فریضہ بھی انجام دیتے۔

آپ نے دار العلوم منظر اسلام کی آمدنی بڑھانے کے لئے کتب و رسائل تصنیف فرماکر نیز اعلیٰحضرت کی کتب کو چھپواکر سینوں میں تقسیم کرائے اور ان سے جو آمد ہوئی دار العلوم کو دے دیا۔ اس طرح دار العلوم کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوا اور عوام و خواص کو سنّی لٹریچر کے توسط سے دین کا علم بھی ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ آپ کے علم و قلم کی تابانی بھی بڑھی۔

یہ تمام امور آپ نے صرف اور صرف دین کی تبلیغ اور علم دین کی ترویج و اشاعت کے لئے انجام دئے۔

آپ دار العلوم میں آنے والی رقم کا حساب کتاب ہر ماہ رسالہ اعلیٰحضرت میں پیش فرما دیا کرتے تھے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ماہنامہ اعلیحضرت کا اجرا

اہلسنت کے پاس ذرائع ابلاغ کی بہت کمی تھی۔ آپ نے اس کمی کو شدت سے محسوس کیا اور مرکز سے انجام دیے جانے والے تبلیغی امور اور اعلیحضرت کی تعلیمات و نظریات کو عام کرنیکی خاطر ایک ماہنامہ بنام "اعلیحضرت" جاری کیا۔ آپ ہی اس کے مدیر اعلیٰ بھی تھے۔
جلد ہی ماہنامہ نے مقبولیت حاصل کرلی۔ خود آپ کی تفسیریں اور پر مغز علمی مقالات و مضامین اس پرچے میں ہر ماہ پابندی کے ساتھ شائع ہوتے، اور دیگر سنی قلم کاروں اور علماء و دانش وروں کے کارآمد علمی وعقائد سے متعلق تحقیقی و معلوماتی مضامین بھی چھپنے لگے اور اس کی وجہ سے بہت سے نئے قلمکار بھی صحافت اور تصنیف کے میدان میں اترے۔ اور اس طرح تحریری و تصنیفی کاموں میں تیزی اور سرگرمی آئی۔
ماہنامہ اعلیحضرت اہلسنت کا واحد رسالہ ہے جو آج تک کبھی بند نہیں ہوا اور روزِ اول سے اب تک برابر جاری ہے

حج و زیارت

۱۳۷۲ھ م ۱۹۵۳ء میں آپ حج و زیارت کے لئے گئے۔ وہاں حرمین طیبین کے علماء و مشائخ سے آپ کی ملاقات ہوئی اور ان لوگوں نے اعلیحضرت کی نسبت کی وجہ سے آپ کا بڑا احترام کیا اور از حد محبت سے پیش آئے، کئی حضرات نے آپ کو احادیثِ کریمہ، مختلف اوراد اور خاص طور سے دلائل الخیرات شریف اور حزب البحر شریف کی اجازتیں مرحمت کیں۔
مدینہ منورہ میں آپ کی ملاقات حضور اعلیحضرت کے خلیفہ، قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ سے بھی ہوئی۔
اس ملاقات کا واقعہ بھی خوب ہے۔ اور ایک طرح سے سرزمین مقدس مدینہ الطیبہ میں آپ کی دعا اور تمنا کی مقبولیت کی خوبصورت گواہی بھی ہے۔
ایک دن بعد فجر آپ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے سامنے غلامانہ انداز میں صلوٰۃ وسلام پیش کر رہے تھے کہ دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔
"کاش قطب مدینہ سے ملاقات ہوتی تو کسبِ فیض کا موقع ملتا۔"

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس خیال کے آتے ہی آپ نے سرکار ابد قرار کی بارگاہ اقدس میں درخواست پیش کردی اور سنہری جالیوں سے کچھ فاصلے پر سر بگریباں بیٹھ گئے۔ تقریباً نصف گھنٹہ بعد ایک بزرگ نے آپ کے شانوں پر ہاتھ رکھا۔ آپ نے چونک کر دیکھا تو قطب مدینہ موجود تھے۔ آپس میں سلام اور مصافحہ و معانقہ ہوا اور پھر دونوں حضرات نے ساتھ ساتھ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ پیش کیا اور پھر ساتھ ہی مسجد نبوی شریف سے باہر آئے۔ آپ نے قطب مدینہ سے سوال کیا۔

"حضور! خلاف معمول دن کے دس بجے یہاں آپ کی حاضری کیونکر ہوئی۔ جب کہ یہ وقت آرام کا ہے؟

انھوں نے جواب دیا۔" میں آرام کرنے کی تیاری کر رہا تھا کہ یک بیک سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے دل بے قرار ہوگیا۔ چنانچہ آرام کا ارادہ ترک کر کے حاضر ہوگیا۔ یہاں سب سے پہلے آپ پر نگاہ پڑی تو سوچا کہ آپ کی معیت میں سلام پیش کروں۔"

آپ نے قطب مدینہ سے دعا کی درخواست کی۔ انھوں نے فرمایا کہ حضور اس فقیر کو جو کچھ بھی ملا ہے آپ ہی کے گھر کا عطیہ ہے۔ سرکار اعلیحضرت نے مجھے جو کچھ عطا فرمایا ہے وہ سب آپ کو سونپتا ہوں۔

مدینہ منورہ میں آپ کی بڑی پذیرائی ہوئی اور اسی مقدس سرزمین پر آپ کے اندر اچانک بڑا حسین انقلاب آیا اور آپ نے خود کو تمام تر تکلیف اٹھانے اور ہر طرح کی قربانی دینے کے ساتھ دین و سنیت کی خدمت کا مکمل عہد کرلیا۔ آپ واپس لوٹے تو آپ کی دنیا ہی بدل چکی تھی۔

سجادہ نشینی کا مسئلہ

خاندان اعلیحضرت کا یہ دستور ہے اور اکثر خانوادوں اور خانقاہوں میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ صاحب سجادہ کے بعد بڑے صاحبزادے کو سجادہ نشینی ملتی ہے۔ البتہ علم و عمل کی شرط ہے۔ یہی دستور خانوادہ رضا کا بھی ہے۔ حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے بعد خانقاہِ

www.muftiakhtarrazakhan.com

عالیہ رضویہ کے صاحب سجادہ ومتولی اور یادگار رضا جامعہ رضویہ منظر اسلام کے مہتمم ان کے صاحبزادہ اکبر حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمہ ہوئے۔

اب ظاہر ہے کہ حجۃ الاسلام (برادر اکبر حضور مفتی اعظم) کے وصال کے بعد سجادہ نشینی اور تولیت وغیرہ ان کے صاحبزادہ اکبر مفسر اعظم علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب کی طرف منتقل ہو جانی چاہئے تھی۔

حجۃ الاسلام کے وصال کے بعد مریدانِ حجۃ الاسلام نے مفسر اعظم پر زور ڈالنا شروع کیا کہ آپ سجادہ نشین بنئے۔ لیکن انھوں نے انکار کر دیا کہ عم محترم سیدنا مفتی اعظم کے ہوتے ہوئے میں یہ جسارت نہیں کر سکتا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ نہیں تیار ہوں گے تو آپ کے چھوٹے بھائی نعمانی میاں صاحب کو ہی ہم لوگ صاحب سجادہ بنا دینگے اس پر آپ نے سختی سے منع فرمایا اور کہا۔ ”ہرگز نہیں!“

آخر مفسر اعظم نے یہ فرمایا کہ سجادہ نشینی کو دو حصوں میں بانٹ دو۔ حضور مفتی اعظم اپنے والد یعنی حضور اعلیحضرت امام احمد رضا کے صاحب سجادہ اور میں اپنے والد محترم حضور حجۃ الاسلام صاحب کا صاحب سجادہ۔

حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے چہلم کے بعد مفسر اعظم فارم (زمینداری پر کرتولی گاؤں) پر چلے گئے۔

مفسر اعظم اپنے چچا سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا از حد احترام کرتے تھے۔ انھوں نے ان کی حیات میں خود کو سجادہ نشین کہلوانے کی کوشش نہیں کی اور ان کی اسی محبت اور شرافت کا لوگوں نے ناجائز فائدہ بھی اٹھایا۔ لیکن صداقت پھر صداقت ہے۔ اعلیحضرت حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم کی دعاؤں کے طفیل آج انھیں کی اولاد سے خاندانِ رضا کا نام چل رہا ہے۔ اور کارنامۂ رضا عام ہو رہا ہے۔ اور دنیائے سنیت میں ڈنکا بج رہا ہے۔

مفسر اعظم ہند کی خطابت اور ملک گیر دورہ

دار العلوم منظر اسلام کے اہتمام اور خانقاہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضویہ کی تولیت وغیرہ کی ذمہ داریوں کے آنے کے بعد ابتداء میں آپ سخت مصروف اور مختلف انتظامی امور میں الجھے رہے۔ اور آپ نے خطابت و تقریر کی طرف زیادہ دلچسپی نہیں دکھائی حالانکہ آپ ابتداء سے ہی زبردست خطیب و مقرر تھے۔

لیکن جب منظر اسلام کی حالت کچھ بہتر ہوئی تو آپ نے ملک گیر تبلیغی دورے کا پروگرام بنایا۔ سلسلۂ رضویہ کے مریدین و معتقدین نے بھی آپ کو اصرار کر کے بلانا شروع کیا لہٰذا آپ نے دین متین کی خدمت اور تبلیغ اور دار العلوم منظر اسلام کی فلاح و بہبود کے جذبے کو لے کر دورہ شروع کر دیا۔ جلد ہی آپ بے انتہا مقبول ہو گئے۔ آپکی علمیت وقابلیت اور زہد و تقویٰ کا چرچا ہونے لگا اور خطابت کا ڈنکا بجنے لگا۔

آپ کی خطابت نے دنیائے سنیت میں ایک نئی روح پھونک دی۔ دام وہابیت میں پھنسے ہوئے ہزاروں بھولے بھالے افراد جال کاٹ کاٹ کر سنیت کی آغوش میں آگئے راہ سے بھٹکے ہوئے کتنے لوگوں کو منزل ملی اور اندھیرے کے مسافروں کو روشنی نصیب ہوئی عوام و خواص آپ کی طرف رجوع ہونے لگے اور لوگوں کے شدید اصرار پر آپ نے بیعت فرمانا بھی شروع کر دیا اور پھر دیکھتے دیکھتے سلسلہ وسیع ہوتا چلا گیا۔

صوبہ اتر پردیش کے اضلاع فیض آباد، رائے بریلی، سلطان پور، غازی پور، بلیا وغیرہ اور صوبۂ بہار کے اضلاع، مظفر پور، سیتامڑھی، دربھنگہ، مونگیر وغیرہ میں آپ کا حلقہ بہت بڑھا۔ بہار کی سرحد سے ملحقہ نیپال کے مختلف مقامات سے لوگ آآکر آپ سے مرید ہونے لگے اور پھر آپ نے ان علاقوں کا دورہ کر کے ایک انقلاب برپا کر دیا اور سنیت کا بول بالا ہو گیا۔

راجستھان میں بھی آپ بڑے مقبول تھے۔ جے پور، جودھپور، اودے پور، چتوڑ گڑھ، پالی وغیرہ علاقوں میں بھی آپ نے خطابت کی دھوم مچائی اور ہزاروں افراد کو اپنے دست حق پرست پر بیعت فرما کر مسلک حق کا مسافر بنا دیا اور سلسلہ رضویہ کو وسیع کیا۔ آپ نے خطابت کو بطور پیشہ نہیں اختیار کیا تھا بلکہ تبلیغ دین کی خاطر آپ نے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے تھے۔ کبھی نذرانہ یا زاد راہ کی پرواہ نہ کی۔ اکثر اپنے خرچ

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے جلسوں میں گئے اور اپنے ہی خرچ سے بغیر کوئی رقم یا نذرانہ لئے واپس آئے۔ یہانتک کہ بہت سے جلسوں میں اپنے پاس سے چندے بھی دیئے۔

آپ جلسوں میں جاتے تو لاؤڈ اسپیکر اور پرانے زمانے کا بڑا ساٹیپ ریکارڈ اور دوسرے جلسے کے ضروری سامان ساتھ میں رکھتے۔ مختلف مقامات پر آپ خود گئے اور اپنے پاس سے جلسے کا انتظام کیا اور لوگوں کو اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بتائیں اور عقائد سے روشناس کراکر اعمال کی تلقین کی۔

مدرسہ عظمتیہ کلکتہ کے سامنے جلسہ

مدرسہ عظمتیہ کلکتہ نزد ناخدا مسجد زکریا اسٹریٹ دیوبندیوں کا ایک مدرسہ ہے۔ یہ مدرسہ دیوبندیت کی تبلیغ اور سنیوں کو گمراہ کرنے کا کام بڑی شدومد سے کر رہا تھا۔ مفسر اعظم نے اس مدرسہ کے گمرہی کے مشن کو توڑنے کی خاطر دیوبندیوں کے گڑھ میں اپنے خرچ سے زبردست جلسے کا انعقاد کیا۔ کلکتہ کے علماء کو اکٹھا کیا، ان کی تقریریں کرائیں۔ اپنے پاس سے انھیں نذرانے دیئے اور آخر میں خود زبردست خطابت کا مظاہرہ کیا اور ردّ بدعقیدگی کا ایسا حق ادا کیا کہ عوام وخواص اصل مذہب، مذہب سنیت سے واقف ہو گئے۔ کتنے تائب ہوئے اور سیکڑوں آپ کے مرید ہوئے۔ دیوبندیوں نے جلسہ ناکام کرانے کی اس رات بڑی کوشش کی مگر وہ خود ناکام رہے۔ یہ آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

مفسر اعظم ہند کا خطاب

آپ کو علم وقلم کے شہنشاہ سرکار اعلیٰحضرت نے اپنی زبان فرمایا تھا۔ ظاہر ہے بے سبب نہیں کہا تھا۔ معلوم تھا کہ ان کا لاڈلا پوتا اپنی زبان سے وہ وہ علمی نکات پیش کرے گا جسے برسوں کی ریاضت اور تحقیق کے بعد اچھے اچھے قلم سے بھی نہیں پیش کر سکتے

زبانِ اعلیٰحضرت، مفسر اعظم کی زبان سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ قرآن وسنیت کا ترجمان، اور علم وادب کی آن بان ہوا کرتا تھا۔ ان کا ہر ہر لفظ شریعت کا قانون ہوتا تھا۔ آپ کی خطابت الفاظ کی جادوگری نہ ہو کر قرآن وحدیث کی سچی ترجمانی اور سچائی کی روشنی اور علم کا نور ہوا کرتی تھی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اپنی تقریروں میں آپ قرآن کریم کی تفسیر بڑے والہانہ انداز میں بیان کرتے۔ آپ خطبہ کے بعد دس دس بیس بیس آیات قرآنی کی تلاوت کرتے اور پھر اعلیٰحضرت کے ترجمہ کنزالایمان سے ان کے تراجم پیش کرتے اور دیگر مترجمین سے ان تراجم کا موازنہ کرتے۔ اعلیٰحضرت کے ترجمے کے اسرارونکات بیان کرتے۔ احادیثِ کریمہ سے اس کی توثیق کرتے۔

آپ کی تفسیر کا ماخذ عموماً۔ روح البیان، نسیم الریاض، شفاء قاضی عیاض اور خزائن العرفان ہوتے۔ احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نکات شارح مسلم شریف، امام نووی اور شیخ محقق کے مدارج النبوۃ اور اشعۃ اللمعات وغیرہ کے اقوال کی روشنی میں بیان کرتے۔

وہابیہ دیوبندیہ کے رد میں اپنے جدِ کریم سیدی اعلیٰحضرت کی مختلف تصانیف نیز دیگر محققین کی کتب خاص سے سیف الجبار اور الدرر السنیہ وغیرہ کو حوالہ بناتے آپ دو دو تین تین گھنٹے روانی کے ساتھ بولتے رہتے اور پورے مجمع کو اپنی خطابت سے مست و نہال کر دیتے۔ آپ کے جلسوں میں آپ کے علاوہ آپ کے عصر کے ممتاز ترین علماء و خطباء بھی شرکت فرماتے تھے اور ہر کوئی آپ کی تقریر کے جمال و جلال پر عش عش کر اٹھتا۔ کلکتہ، کانپور، مظفرپور وغیرہ میں مہینوں آپ کے تقریری پروگرام چلتے رہتے

خانوادہ اشرفیہ کے روشن چراغ سیدنا محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان آپ کی تقریر سے بہت متاثر تھے اور اسی تاثر کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن جن جلسوں اور کانفرنسوں میں آپ اور حضور محدث اعظم ہند ساتھ میں رہے وہاں حضور محدث اعظم نے آپ کا تعارف خود کرایا۔

ملک کی کئی بڑی سنی کانفرنسوں میں سیدنا محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے آپ کو مفسر اعظم ہند کہہ کر یاد فرمایا اور اس لقب سے انھوں نے اتنی بار مختلف جلسوں میں آپ کو یاد فرمایا کہ اب عوام و خواص اور علماء و طلبہ ہر کسی نے بجائے جیلانی میاں یا علامہ ابراہیم رضا بریلوی یا بریلی والے مولانا صاحب یا پیر صاحب کہنے کے بجائے مفسر اعظم ہند ہی کہنا شروع

کردیا۔

حضور محدث اعظم نے سب سے پہلے کلکتہ کی ایک عظیم الشان کانفرنس میں آپ کو اس لقب سے یاد فرمایا اور موجود علمائے کرام نے اس کی تائید کی اور علماء و سامعین نے تکبیر و رسالت اور مسلک اعلیٰحضرت و نبیرۂ اعلیٰحضرت زندہ باد کے نعروں سے خوشی کا اظہار کیا۔
اب ہر پوسٹر میں آپ کے لئے مفسر اعظم ہند چھپنے لگا۔ آپ کے اس لقب اور اس کی شہرت سے کچھ لوگوں کو بڑی ناگواری اور تکلیف ہوئی لیکن آپ نے نہ تو اس لقب کی عظمت اور شہرت پر کبھی فخر کا اظہار کیا نہ ہی مخالفین و معاندین کی تنقید و نکتہ چینی کی پرواہ کی۔
آپ ہمیشہ یہی فرماتے رہے ''ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ'' یہ سب درود اسم اعظم کی برکت ہے اور میرے رب اور سرکار ابد قرار کا فضل و کرم ہے۔ میں تو شیخ قاضی عیاض، علامہ حجر عسقلانی اور اپنے جد کریم سیدی اعلیٰحضرت کو اپنا امام بنائے ہوئے ہوں، ان بزرگان دین کے کتب و رسائل کے مطالعے سے جو اسرار و نکات روشن ہوتے ہیں انھیں کو بیان کرتا ہوں۔ اگر یہ تفسیر بالرائے ہے تو یہ حضرات بھی اس الزام میں برابر کے شریک ہیں اور اگر نہیں تو بحمدہٖ تعالیٰ میں اپنے اسلاف کا پیرو اور متبع ہوں

خطابت سے متعلق دو واقعات

(۱) قصبہ بہیڑی ضلع بریلی شریف میں آپ ایک جلسے میں خطابت کا نور چمکا رہے تھے تاریک دلان زمانہ وہابیہ دیوبندیہ اور بدمذہبوں میں ایک کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ بالآخر انھوں نے اپنے چند دلال بجلی والوں کو بلوا کر لاؤڈ اسپیکر کے تار کٹوا دئے اور بہت خوش ہوئے کہ اب تقریر گئی! لیکن آواز اور بھی گھن گرج کے ساتھ گونجنے لگی۔ یا حیرت! بدمذہب سخت پریشان!

دوبارہ مستریوں نے پھر تاروں کو چیک کیا۔ تار تو پہلے سے کاٹے جا چکے تھے۔ پھر آواز کیسے آرہی ہے۔ اس کے بعد ان دشمنان دین و سنیت نے بجلی فیل کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ابھی ان کی حیرانی و پریشانی کم بھی نہ ہوئی تھی کہ زبانِ رضا سے تیز آواز ابھری۔
ظالمو! تم حق کی صدا کو کیسے کم کر سکتے ہو یا دبا سکتے ہو۔ نہ تم آواز کا گلا گھونٹ سکتے ہو نہ تم روشنی کو مٹا سکتے ہو۔

سامعین اسے تقریر کا ہی حصہ سمجھتے رہے مگر سازشی سمجھ گئے کہ ان کی پول اللہ کے سچے بندے اور شیر رضا پر کھل چکی ہے۔ سازشی اور بدمذہبوں کے بڑے بڑے سرغنہ تو دُم دبا کر بھاگ گئے۔ لیکن ان کے وہ بھولے بھالے ساتھی جنھیں یہ سنّی علماء اور سنّیت سے برگشتہ کئے ہوئے تھے شیر رضا کی یہ کرامت دیکھ کر خود ان ظالموں سے برگشتہ ہو گئے، اور جلسہ ختم ہونے پر حضور مفسر اعظم کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔

بعد میں جب سنّیوں کو سازش کا علم ہوا تو سخت مشتعل ہوئے مگر آپ نے انھیں کسی بھی طرح کا ہنگامہ برپا کرنے سے روک دیا۔

عوام آپ کی اس کرامت اور امن پسندانہ رویہ سے بہت متاثر ہوئے اور سنّیوں میں بھی ایک خاص تعداد نے آپ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔

جلسہ بڑا کامیاب رہا اور یہ جلسہ بہیڑی کا ایک کامیاب ترین اور تاریخ ساز جلسہ تھا۔

(۲) رائے بریلی میں حضور مفسر اعظم کے تھوڑے سے مریدین تھے۔ وہاں آپ اپنے حلقۂ ارادت میں تشریف لے گئے تو چند لوگوں نے مل کر آپ کی تقریر کا پروگرام رکھا۔

بدمذہبوں نے لوگوں کو جلسہ میں جانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن جب آپ کی ایمان افروز باتیں لوگوں نے دور سے سنیں تو وہ جوق در جوق پنڈال میں جانے لگے اور روکنے والوں کو للکار دیا۔ جب بدمذہب اس میں ناکام رہے تو انھوں نے مجمع میں گڑبڑی کی کوشش کی۔ اسٹیج کی طرف ڈھیلے اور پتھر پھینکے۔ لیکن آپ ذرا بھی ہراساں نہ ہوئے آواز میں اور جوش پیدا ہو گیا اور رد کا انداز آپ نے اور بھی سخت کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ عوام کو ان بدمذہبوں کا انھیں کے انداز میں جواب دینے اور کسی بھی طرح کی ہنگامہ آرائی سے روک دیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ جلسہ بھی بڑا کامیاب رہا اور آپ کے مریدین میں اضافہ ہوا۔

(۵) پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ حضور مفسر اعظم ہند کی خطابت کسی دنیوی غرض سے نہیں تھی بلکہ خالص دینی غرض سے تھی۔ تبلیغِ دین اور مسلکِ حق۔ مسلک اعلیٰحضرت کی اشاعت کی خاطر تھی۔ وہ اپنی تقریروں کو خود اپنے ٹیپ ریکارڈ میں ٹیپ کر کے مختلف علاقوں خاص طور سے دیہاتوں میں گھوم گھوم کر لوگوں کو سنواتے۔ انھیں عقائد دینیہ سے آگاہ فرماتے۔ نماز، روزہ اور دوسرے فرائض وعبادات کی پابندی سے ادائیگی کی تلقین کرتے۔ غسل اور وضو کے طریقے بتاتے وغیرہ وغیرہ!

لہٰذا مفسر اعظم جب کبھی کسی خاص پروگرام یا کسی بزرگ کے مزار وغیرہ کی زیارت کو جاتے تو لوٹتے وقت آس پاس کے دیہاتی علاقوں میں تبلیغ کے لئے ضرور جاتے۔

آپ فرمایا کرتے تھے "اس وقت ملک میں تبلیغ کی جتنی سخت ضرورت ہے شاید اعلیٰحضرت کے دَور میں بھی نہ رہی ہو۔ ہمارے علماء حصولِ زر کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ امراد اشاعت دین سے لاپرواہ ہیں۔ اور سنّی عوام سُنّ ہو گئے ہیں۔"

آپ نے بریلی شریف میں ایک تبلیغی مشن قائم فرمایا تھا۔ جس میں دارالعلوم کے فارغینِ نَو کے علاوہ پرانے اور ذی اثر علماء کی خدمت بھی حاصل کی گئی تھیں۔

بریلی کے مضافات میں جب اہل قرآن کا فتنہ اٹھا تو آپ اس کی سرکوبی میں پیش پیش رہے۔ آپ نے مختلف دیہاتوں میں اپنی طرف سے تبلیغی جلسے رکھے اور عوام کو اس مذہبی فتنے سے محفوظ رکھا۔ آپ نے اس فتنے کے سدّباب میں اپنی معاونت کے لئے نانپارہ ضلع بہرائچ سے مفتی رجب علی صاحب کو خاص طور سے مدعو کیا۔

آپ کے جلسے کے چند مزید واقعات

ایک بار آپ اپنے چہیتے مرید و شاگرد اور خلیفہ حضرت مولانا مفتی عبدالواجد صاحب کے ساتھ برائے تبلیغ سہارنپور کی طرف نکل گئے۔ اکثر دیہاتوں میں تقریر کرتے ہوئے کلیر شریف پہنچ کر حاضری دی اور پھر وہاں سے چل کر مختلف دیہاتوں کا دورہ کرتے ہوئے ایسے گاؤں میں پہنچے جہاں نمازیوں کی کثرت تھی۔ آپ نے بعد نماز اعلان کیا

www.muftiakhtarrazakhan.com

کر بھائیو! سنتوں کی ادائیگی کے بعد تھوڑی دیر کے لئے رک جائیں تاکہ اصلاح و عمل کی کچھ باتیں گوش گزار کر سکوں۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا دو تین آدمیوں کے علاوہ سبھی جا چکے ہیں۔ آپ ان ہی سے گفتگو میں مصروف ہو گئے۔ مولانا عبدالواجد صاحب مسجد سے باہر پان کھانے کے لئے گئے تو کچھ لوگوں کو بلا کر کہا کہ بھئی یہاں کے لوگ کتنے بے حس ہیں کہ دور دراز سے ایک اتنے بڑے عالم بغیر کسی غرض یا لالچ کے آپ لوگوں کو دین کی باتیں بتلانے آئے ہیں اور آپ لوگ ہیں کہ ان کی بات سننا بھی گوارہ نہ کیا۔

لوگوں نے ان سے پوچھا کہ وہ کون صاحب ہیں؟ تو مولانا عبدالواجد صاحب نے بتایا کہ ہم لوگ بریلی شریف سے صرف تبلیغ دین کی غرض سے آئے ہیں۔ وہ عالم دین اور بزرگ شخص میرے استاذ اور شیخ ہیں اور بریلی کے دارالعلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں۔

مولانا عبدالواجد صاحب نے فوراً کھل کر یوں نہیں بتایا کہ یہ اعلیٰحضرت کے نبیرہ مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں ہیں کہ یہ علاقہ دیوبند سے متصل تھا اور مبادا یہ گاؤں والے بریلی شریف اور حضور اعلیٰحضرت کے تعلق کو سن کر ہم لوگوں کو کوئی گزند پہنچائیں۔ لہٰذا رک رک کر جواب دیتے رہے۔ لیکن دیہاتیوں نے باصرار حقیقت جاننی چاہی تو آپ نے حقیقت ظاہر ہی کر دی۔ اس پر گاؤں والوں نے پوچھا کیا وہی جیلانی میاں ہیں جو اعلیٰحضرت کے پوتے ہیں۔ تو مولانا عبدالواجد صاحب نے کہا ہاں۔ وہ لوگ اتنا پوچھ کر چلے گئے۔ اور مولانا عبدالواجد صاحب نے آکر مفسر اعظم صاحب سے تمام باتیں بتائیں تو انھوں نے فرمایا خدا اچھا ہی کرے گا۔ لاؤ تمہیں شفا شریف پڑھاؤں شفا شریف پڑھاتے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ مسجد میں لوگوں کی آمد کا تانتا بندھ گیا اور پندرہ بیس منٹ میں مسجد مسلمانوں سے کچھا کھچ بھر گئی۔ حضرت انتہائی انہماک کے ساتھ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کی تفسیر بیان فرما رہے تھے۔ یہ لوگ بڑے غور سے سن رہے تھے اور جب حضرت نے لَكَ کے اسرار و نکات بیان کرتے ہوئے شد و مد کے ساتھ وہابیت

www.muftiakhtarrazakhan.com

کارد فرمایا تو ان دیہاتیوں کے چہرے کھل اٹھے۔ اب حضرت ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور تقریباً پون گھنٹہ تک سنیت کی حقانیت اور بدمذہبیت کے رد میں تقریر فرمائی۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام اور دعا ہوئی اور نماز عشاء کی ادائیگی۔ اس کے بعد بستی کے چند سربرآوردہ لوگ آئے اور حضرت سے یہ کہہ کر معافی مانگی کہ حضور لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوگئی تھی کہ شاید تبلیغی جماعت والے آئے ہیں۔ لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ آپ تو ہمارے اعلیٰحضرت کے پوتے ہیں تو ہم لوگ خوش ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ بدمذہبوں کے مرکز کے قریب رہ کر بھی ہم لوگ سنّی ہیں اور مسلک اعلیٰحضرت کے ماننے والے ہیں۔

رات میں بستی والوں نے قیام وطعام کا انتظام بستی ہی میں احترام ومحبت کے ساتھ کیا اور ۱۴، ۱۵ اشخاص حضرت سے مرید ہوئے۔

کانپور کا دورہ

مفسر اعظم صاحب کے کانپور میں متعدد پروگرام ہوئے اور آپ کی تقریر کا بڑا اثر ہوا۔ کانپور میں آپ نے مفتی اعظم کانپور مفتی رفاقت حسین صاحب سے بھی ملاقات کی۔ وہ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔

حضرت نے خدمت دین کے لئے جو جانفشانی اٹھائی اور جس طرح کا ایثار پیش کیا وہ آفرین کے لائق ہے۔ لیکن آپ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تبلیغ کا موقع بہت کم ملا۔ آپ نے بہار و نیپال کے کوردہ علاقوں میں پیدل، سائیکل اور بیل گاڑیوں تک سے سفر کیا ہے۔ صرف سنیت کی اشاعت اور دین کی تبلیغ کی خاطر!

درس وتدریس

دارالعلوم منظر اسلام کا اہتمام سنبھالتے ہی حضور مفسر اعظم نے خود بھی درس دینا شروع کر دیا۔ آپ جب بریلی شریف میں ہوتے تو بڑی پابندی سے دارالعلوم میں آتے۔ دفتری حساب کتاب کی دیکھ بھال کے بعد طلبہ کو درس دیتے۔ آپ چونکہ عربی زبان وادب میں مہارت رکھتے تھے۔ لہٰذا طلبہ کو عربی زبان وادب میں دلچسپی لینے کی تلقین کرتے اور صرف ونحو وغیرہ سے لے کر انشاء وغیرہ کے درس میں خاصی دلچسپی لیتے۔ طلبہ سے عربی میں گفتگو فرماتے اور انھیں بھی عربی بولنے کی حوصلہ افزائی کرتے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مسلم شریف، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، شفا شریف اور کتاب التوحید از ابن عبد الوہاب نجدی بہت ہی انشراحِ صدر اور مناظرانہ انداز میں پڑھاتے اور طلبہ کو اعتراض وارد کرنے کا موقع دیتے اور جب انھیں اعتراض وارد کرنے میں عاجز پاتے تو خود اعتراض کرتے اور طلبہ سے جواب طلب فرماتے اور بعدہٗ خود وضاحت فرماتے کبھی کبھی کتب متوسطات بھی بڑے ذوق و شوق سے پڑھاتے۔ دار العلوم کی چھٹی کے بعد تفسیر جلالین کا عام درس دیتے۔ جس میں مختلف درجوں کے طلبہ شریک ہوتے۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی اساتذہ بھی آپ کے درس میں شریک ہو جاتے اور محظوظ ہوتے۔

بیعت و ارشاد

آپ کو الحمد للہ حضور اعلیحضرت، حضور حجۃ الاسلام اور سیدنا مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہم تینوں سے خلافت و اجازت حاصل تھی اور آپ ہر اعتبار سے اپنے ان بزرگوں کے علم و فضل کے وارث اور زہد و تقویٰ کے امین تھے۔

عوام آپ کی وجاہت اور چہرے کی نورانیت، علم و فضل، زہد و تقویٰ اور خلوص و اخلاق سے بیحد متاثر ہوتے تھے اور خود کو آپ کے حلقۂ ارادت میں دیکر خوش نصیب سمجھتے تھے۔ بریلی شریف میں بھی علاقائی سنی آآکر آپ سے مرید ہوتے اور دورے میں تو تقریری پروگرام کے بعد لوگ کثرت سے بیعت حاصل کرتے۔ یوپی میں سلطان پور فیض آباد، رائے بریلی، غازی پور، کھیری، پیلی بھیت، کاشی پور، نینی تال وغیرہ کے علاقوں میں آپ کے مریدین کی اچھی خاصی تعداد تھی۔ راجستھان میں جے پور، اودے پور اور چتوڑ گڑھ کے علاقوں میں بھی کافی لوگ آپ کے دامن سے وابستہ تھے۔ بہار کے مختلف اضلاع بالخصوص دربھنگہ، مدھوبنی، سیتامڑھی، مظفر پور کے علاقوں اور ان اضلاع سے ملحق نیپال کے کئی ضلعوں میں آپ کے مریدین کثرت سے تھے۔ کلکتہ، ہوڑہ ہوگلی وغیرہ بنگال کے ضلعوں میں بھی مریدین کی تعداد خاصی تھی۔

آپ نے سلسلۂ رضویہ کو کافی فروغ دیا اور ہزاروں افراد کو سنیت پر مضبوطی سے قائم کیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہزاروں بدعقیدہ افراد نے آپ کے ہاتھوں پر توبہ کی ہے اور صحیح العقیدہ سنی ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔

عرب صاحبان کا بیعت ہونا

حضور مفتی اعظم گنگٹی ضلع سیتامڑھی میں قیام فرما تھے کہ دو عرب صاحبان تشریف لائے اور ٹوٹی پھوٹی اردو میں آپ کی بابت دریافت فرمایا۔ لوگوں نے قیامگاہ کی نشان دہی کردی اور وہ صاحبان وہاں پہنچ گئے۔ آپ کو دیکھتے ہی سلام کیا اور دست بوسی کر کے بیٹھ گئے۔ آپ نے بسکٹ اور چائے سے ان کی تواضع کی اور آمد کا مقصد دریافت فرمایا۔ وہ حضرات بولے کہ ہم لوگ عرب سے چل کر بریلی آئے اور جب معلوم ہوا کہ آپ کلکتہ تشریف لے گئے ہیں تو کلکتہ آئے وہاں معلوم ہوا کہ آپ یہاں ہیں گے تو ہر پریشانی جھیلتے ہوئے یہاں حاضر ہوئے۔ حضور مقصد ہے آپ کے دامن سے وابستگی اور شرف بیعت۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو سفر میں بڑی تکلیف ہوئی ہے۔ دو ایک روز آرام کرلیں پھر جو اللہ کو منظور ہوگا وہ ہوگا۔

تیسرے روز آپ نے ان عرب صاحبان کے نام پوچھے۔ ایک صاحب نے اپنا نام۔ جمال اللیل شیخ بتایا (یہ شیخ جمال اللیل صاحب وہی ہیں جو بہت پہلے ہندوستان سے حاجیوں کو برائے حج و زیارت لے جایا کرتے تھے اور لکھنؤ میں ان کا حج دفتر قائم تھا) دوسرے صاحب نے اپنا نام محمد شیخ بتایا۔ آپ نے ان دونوں صاحبان کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت فرمایا۔ آپ کے میزبان گماشتہ عبدالغفور خاں صاحب نے مٹھائی منگا کر تقسیم کی۔ بیعت ہونے کے بعد ان عرب صاحبان سے حضور مفتی اعظم کے ایک چہیتے خادم امام عبدالوحید خاں صاحب حامدی نے دریافت کیا کہ آپ حضرات عربی ہیں وہ ایسی کیا خاص بات تھی جو ایک ہندی شیخ سے مرید ہونے کے لئے اتنی دور سے اسقدر صعوبت برداشت کر کے یہاں آئے۔

یہ سوال سن کر ان حضرات کے چہرے گلابوں کی طرح کھل گئے۔ شیخ جمال اللیل صاحب نے بتایا کہ ہم دونوں جگری دوست ہیں اور ہم میں یہ عہد و پیمان تھا کہ ایک۔۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہی مرشد سے بیعت ہوں گے۔ بہت سے پیرانِ طریقت سے ملاقات ہوئی لیکن کوئی بچا نہیں۔ ایک روز ہندوستان سے دوران حج مکہ مکرمہ تشریف لائے ایک شیخ سے مرید ہونے کا ارادہ کیا مگر اتفاق سے اس دن میرے یہ دوست محمد شیخ مدینہ منورہ میں تھے۔ لہٰذا ایک ساتھ ایک ہی مرشد سے مرید ہونے کے عہد و پیمان کو یاد کرکے میں نے اس وقت مرید ہونے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور محمد شیخ کا انتظار کرنے لگا۔ اس طرح چار دن گزر گئے۔ اسی دوران مسلسل دو بار سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ "اس شخص سے مرید ہو جاؤ" اور خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرشد کی شبیہ پیش کی وہ ان ہندوستانی پیر صاحب سے مختلف تھی میں سخت پریشانی میں مبتلا تھا کہ میرے دوست یہ شیخ محمد بھی مدینہ شریف سے واپس آ گئے اور پہلی فرصت میں مجھ سے مل کر انہوں نے یہ بتایا کہ دو شب ایک ہی خواب دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ "اس شخص سے مرید ہو جاؤ" لیکن جس مرشد کی شبیہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی بیدار ہونے کے بعد انکی صورت کہیں نظر نہ آئی۔ چنانچہ میں دربار نبوی میں حاضر ہوا اور التجا کرنے لگا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اس مرشد کا پتہ بتا دیجئے جس کے دامن سے وابستگی کا حکم فرمایا ہے۔ رات میں پھر تقدیر جاگی اور خواب میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا پھر شرف حاصل ہوا۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شخص یعنی تمہارا مرشد شہر بریلی ملک ہندوستان کا رہنے والا ہے اور نام ہے ابراہیم رضا جیلانی۔ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

بیدار ہوتے ہی مکہ مکرمہ آیا اور پھر ہم دونوں نے ہندوستان کا سفر شروع کر دیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا مقصد پورا ہوا۔

معلم حج حضرت شیخ جمال اللیل صاحب آپ سے مرید ہونے کے بعد اور بھی زیادہ عقیدت مند ہو گئے۔

ہندوستان بالخصوص بریلی شریف یا مفسر اعظم کے مخصوص عقیدت مند یا

www.muftiakhtarrazakhan.com

جاننے والے جب بھی کبھی مکہ معظمہ میں شیخ جمال اللیل صاحب سے ملتے تو وہ اپنے پیر و مرشد برحق کی تعریف و توصیف رو رو کر بیان کرتے اور کہتے کہ "میں کس قدر خوش نصیب ہوں کہ مجھے پیر سارے جہاں کے سردار اور مالک و مختار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کیا اور جس شخص کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق پیر سمجھا وہ شخص کس قدر عظیم اور کیسا خوش نصیب ہے اور وہ ہے میرا شیخ، مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا جیلانی

شیخ جمال اللیل نے خود مکہ معظمہ میں مفسر اعظم کے چہیتے شاگرد اور مرید و خلیفہ مفتی عبدالواجد صاحب سے مفسر اعظم کے فضائل بیان کئے اور بار بار آبدیدہ ہو گئے۔

جنوں کی مفسر اعظم کے دامن سے وابستگی

مفسر اعظم ہند کے مریدین میں سکیئ جن بھی شامل تھے۔ ایک کافر جن کے مسلمان ہونے اور آپ کے سلسلہ میں داخل ہونے کا واقعہ اس طرح ہے:۔

"قصبہ رام نگر ضلع بنارس میں آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اچانک آپ کا تقریری پروگرام رکھ لیا۔ بعد جلسہ کثرت سے لوگ مرید...... ہوئے۔ دیر رات تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ صبح محمود نامی ایک خستہ حال شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ ایک سرکش اور خبیث جن اسکی بیوی کو پریشان کرتا ہے۔ محمود کے رونے پر خود آپ بھی آبدیدہ ہو گئے آپ نے فرمایا جاؤ آج سے تمہاری تقدیر بدل گئی اور انشاء اللہ ساری پریشانی دور ہو جائے گی۔ سنیت پر قائم رہنا۔ نماز اور درود شریف کی کثرت کرنا۔

اسی دن آپ اپنے خادم خاص اور شاگرد رشید مولانا عبدالواجد صاحب کے ساتھ بنارس ہوتے ہوئے بریلی شریف لوٹ آئے۔ رات میں مولانا عبدالواجد صاحب نے حضرت سے اجازت چاہی کہ وہ خواجہ قطب سے محلہ سوداگران چلے جائیں مگر حضرت نے اجازت نہ دی۔ آپ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور مولانا عبدالواجد صاحب نے سوچا دوسری کھاٹ پڑی ہوئی ہے اس پر وہ سوجائیں کہ دیکھا عجیب وضع قطع کا لمبا تڑنگا شخص حضرت مفسر اعظم کے سرہانے آن کر کھڑا ہوگیا مولانا عبدالواجد صاحب کی چیخیں نکلتے نکلتے رہ گئیں۔ اتنے میں حضرت کی آنکھیں کھل گئیں اور انھوں نے انگشت شہادت داہنے کان کے گرد گھمانا شروع کردیا۔ پھر وہ شخص آپ کے پائینتی آگیا۔ آپ اسے پلک جھپکائے بغیر برابر دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ پائینتی سے ہٹ کر آپ کی بائیں طرف سینے سے متصل آگیا۔ آپ نے اپنی شہادت کی انگلی کو تین بار گردش دی اور جیسے اس کو لپیٹ کر باہر پھینک دیا ہو۔ فوراً اسی وقت آپ کے قریب کے ایک غیر مسلم سندھی کے مکان سے کسی بچے کے چیخنے کی آواز بلند ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے وہ شخص پھر آن کھڑا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا ارادہ ہے؟ اس نے جھکتے ہوئے عرض کی حضور مجھ سے غلطی ہوگئی۔ اب میں تائب ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "ظلم و زیادتی اللہ کو پسند نہیں آئندہ کے لئے احتیاط لازم ہے۔" وہ شخص زار و قطار رونے لگا۔ آپ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اپنے ہاتھوں میں اس کے ہاتھوں کو لے کر مسلمان کیا پھر بیعت فرمایا اور فرمایا۔" اب تم ہمارے ہوگئے، خبردار! ہمارے اعلیٰحضرت کی بدنامی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے بعد وہ شخص نظروں سے غائب ہوگیا۔ مولانا عبدالواجد صاحب اپنی چارپائی پر بے چینی سے کروٹیں بدل رہے تھے۔ حضرت کے پوچھنے پر کہ کیوں نیند نہیں آتی۔ انھوں نے عرض کی۔" حضور ایسے میں کس کو نیند آتی"؟ حضرت نے فرمایا۔" یہ رام نگر کا دھی بدمعاش جن تھا جو محمود کی بیوی کو پریشان کرتا تھا۔ اسے میں نے اس عورت کو چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا۔ مگر اس نے یہاں آکر مجھ سے زور آزمائی کرنی چاہی۔ مگر جد امجد سیدی اعلیٰحضرت کے فیضان اور درود دائم

www.muftiakhtarrazakhan.com

اعظم کی برکت سے وہ خود زیر ہوا۔ اس نے کفر سے توبہ کی، ایمان لایا اور مرید ہوا۔

مولانا عبدالواجد صاحب کے یہ پوچھنے پر کہ کسی بچے کے چیخنے کی آواز کیسی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ وہ جن جب زیر ہوا تو غصّے میں آکر اس نے پڑوس کے بچے کو دبوچ لیا۔ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہوا؟ اس کے بعد فرمایا تم جاؤ اور درود اسم اعظم پڑھتے پڑھتے سو جاؤ۔

درود پاک سے شغف

درود پاک اللہ اور فرشتوں کی سنت ہے اور مومن کو درود پڑھنے کا اللہ عز وجل نے حکم بھی صادر فرمایا ہے۔ درود سے شغف کا شرف غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ یہ رب کی بندگی بھی ہے اور رب کے حبیب اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی بھی، ان سے والہانہ وابستگی کی دلیل بھی اور ان کے عشق و عقیدت میں دن بہ دن اضافہ کرنے کا وسیلہ بھی۔

خانوادۂ رضا کو تو غلامیٔ شہ کونین پر فخر ہے۔ درود و سلام کو جس طرح اعلحضرت اور ان کے خانوادہ کے افراد نے رواج دیا ہے اور سینوں میں عشق نبوی کی شمع فروزاں کی ہے وہ آپ اپنی نظیر ہے۔

حضور مفسر اعظم کو نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی طرح ان کا ذکر بھی محبوب تھا۔ آپ کو درود پاک سے بے انتہا شغف تھا اور ہمہ وقت آپ اسی پاک وظیفے میں مصروف رہا کرتے تھے۔

درود اسم اعظم

حضور مفسر اعظم اس درود پاک کو پڑھتے تھے اور لوگوں کو پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اور اسے اسم اعظم سے یاد فرماتے تھے:

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

آپ نے اس درود پاک کے بارے میں فرمایا کہ اس کے بعض کلمات مجھے کہیں یکجا نظر

www.muftiakhtarrazakhan.com

نہیں آئے۔ درود اسم اعظم کے یہ صیغے۔ "اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا" اعلیٰ حضرت کی بعض تصانیف اور دلائل الخیرات شریف سے میں نے اخذ کیا۔ سفر حج و زیارت سے پہلے میں ہمیشہ اس کو پڑھا کرتا تھا۔ جب حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو حالتِ طواف میں دوسری دعاؤں کے ساتھ اس کو بھی پڑھا کرتا تھا۔ جب مقام ابراہیم علیہ السلام پر دوگانہ ادا کیا تو دل میں خیال گزرا کہ کاش اس مبارک مقام پر حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی دیکھا کہ ایک سفید پوش بزرگ میرے پاس سے گزر رہے ہیں جنھوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور بلند آواز سے فرمایا:۔

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

وہ بزرگ رکے بغیر چلتے رہے جب دس پندرہ ہاتھ کے فاصلے پر وہ چلے گئے تو میں نے انکے کلمات پر دھیان دیا تو اسے اپنے درود پاک کے ہم وزن پایا۔ میرا دل پکار اٹھا" کہ یہی حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ میں جلدی سے اٹھ کر انھیں دیکھنے لگا تو وہ کہیں نظر نہ آئے۔ بس اسی وقت سے میں نے پورا درود شریف اس طرح پڑھنا شروع کیا۔

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

مفسر اعظم نے اس درود پاک کی برکتوں کو دیکھ کر اسے درود اسم اعظم کہا۔ آپ نے فرمایا کہ بزرگوں نے اَللّٰہُ، رَبُّ کو منجملہ اسمائے اعظم کے شمار کیا ہے۔ لہٰذا یہ انکے خلاف بھی نہیں ہے۔

درود اسم اعظم کی کرامتیں

مفسر اعظم نے اس درود پاک سے بڑے بڑے کام لئے ہیں اور اس کی بے شمار برکتیں اور کرامتیں دیکھنے میں آئیں۔

(۱) شب پور تکیہ پاڑہ ہوڑہ (مغربی بنگال) میں ایک شخص کا بخار تقریباً ۱۰۸ ڈگری پہنچ گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ مریض کے گھر والوں نے مفسر اعظم سے مریض کا حال بتا کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

کچھ کرنے اور دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ مریض کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے جسم پر ہاتھ رکھ کر درود اسم اعظم پڑھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد مریض کے جسم کی گرمی گھٹنا شروع ہوئی اور خود آپ کا جسم گرم ہونا شروع ہوگیا۔ ایک گھنٹے تک یہ عمل جاری رہا۔ مریض کا بخار ختم ہو چکا تھا۔ مگر خود آپ کی وہی کیفیت ہوگئی اور ایسا لگنے لگا کہ جیسے آپ گر جائیں گے۔ مریدین و معتقدین آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر سخت پریشان ہوگئے۔ آپ نے ان کی حالت کو بھانپ کر تسلّی دی —— کچھ دیر بعد آپ کی حالت آہستہ آہستہ اعتدال پر آگئی اور بالآخر پہلے جیسی صحیح حالت میں آگئے۔ مریدین و معتقدین آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر نعرہ ہائے تکبیر ورسالت اور نعرۂ مفسر اعظم زندہ آباد لگا کر خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ درود اسم اعظم کی برکت نے لاعلاج بخار بھی اتار دیا اور خود میری جو حالت ہوگئی تھی اس سے ہر کس و ناکس کا نکلنا مشکل ہو جاتا۔

(۲) انگلس ضلع ہوگلی (مغربی بنگال) ایک شخص پر کسی بری شے کی وجہ سے ایسے دورے پڑتے تھے کہ لگتا تھا وہ ختم ہوگیا۔ ایک بار آپ کی موجودگی میں اس شخص کی ایسی ہی حالت ہوگئی۔ لوگ اسے اٹھا کر آپ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ نے اس پر بھی درود اسم اعظم کا عمل پڑھنا شروع کیا۔ کافی دیر بعد مریض کے جسم میں حرکت ہوئی اور پھر اس نے زور سے تڑپنا شروع کر دیا اور جسم سے عجیب سی بدبو پھیلنے لگی۔ آپ نے درود کا ورد اور تیز کر دیا اور مریض کو جکڑ لیا۔ کچھ دیر بعد بدبو ختم ہوگئی اور وہ شخص پرسکون ہوگیا۔ آپ کی یہ حالت تھی کہ پسینہ پسینہ تھے۔ پھر آپ نے ہاتھ دھویا۔ دوبارہ وضو کیا۔ اب مریض ایسے بیٹھا تھا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ آپ کو دیکھ کر سلام کیا اور مرید ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ مسکرائے اور پھر اسے مرید کیا اور لوگوں سے فرمایا۔ اب انشاءاللہ یہ بالکل درست رہے گا۔ اور اس کا مرض اللہ نے اپنے نبی پاک کے درود کی برکت سے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا اور وہ بری شے نابود ہوگئی۔

(۳) سنہ ۱۹۷۶ء میں یہ واقعہ شہزادۂ مفسر اعظم حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا جو ان کے بچپن میں پیش آیا تھا،

"محلہ سوداگران سرکار مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کے دفتر کی بیٹھک میں کچھ شخص ایک شخص کو لائے جس کے سر میں سخت درد تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے ہوئے تھا اور اس سے پاخانہ سے بھی بدتر بدبو اٹھ رہی تھی۔ ہر شخص نے اپنی ناک بند کرلی۔ مفسر اعظم موجود تھے۔ آپ کو بلایا گیا۔ آپ نے اس کے سر کو پکڑ کر درود اسم اعظم کا عمل شروع کر دیا۔ ابھی یہ عمل شروع کئے مشکل سے دو تین منٹ ہوئے ہوں گے کہ مولانا ریحان رضا خاں صاحب جو ابھی کم عمر تھے عرض کی:

"ابا لائیے اس طرح یہ عمل میں کروں۔"

آپ نے غصے سے انھیں دیکھا اور پھر غصے ہی کے عالم میں کہا۔"لے تو ہی یہ عمل کر۔" اور خود وہاں سے ہٹ گئے۔

مولانا ریحان رضا خاں صاحب اپنے والد سیدی مفسر اعظم کی طرح انھیں کی نقل میں درود پڑھ پڑھ کر عمل کرتے رہے۔

کچھ دیر بعد کسی شئے کے دھماکے کے ساتھ پھٹنے کی آواز آئی جیسے کوئی شئے اس کمرے سے نکل کر باہر جاکر دھماکے سے گری ہو، ساتھ ہی ساتھ زبردست بدبو پھیلی اور پھر اچانک غائب ہوگئی۔ باہر کسی کے کربناک چیخ کی آواز بھی سنائی پڑی۔ اس آواز اور بدبو پھیلنے کے ساتھ ہی مریض کا درد کافور ہوگیا اور مولانا ریحان رضا خاں صاحب رحمانی میاں چکرا کر گر پڑے اور حالت غیر ہونے لگی۔ لوگ گھبرا اٹھے اور بھاگے بھاگے گئے حضور مفسر اعظم ہند کو بلا کر لائے۔ وہ آتے ہی بولے۔" اس کی یہ حالت تو ہونی ہی تھی۔ خبیث ختم ہوتے ہوتے وار کر گیا۔ پھر آپ نے پانی منگایا اسے رحمانی میاں صاحب پر چھڑکا اور درود اسم اعظم کا ورد شروع کیا۔ جلد ہی وہ ہوش میں آگئے اور پھر وہ بھلے چنگے ہوگئے۔

آپ نے فرمایا۔" بہت بڑا خبیث تھا۔ یہ بدبو اسی کی تھی۔ درود اسم اعظم کی برکت سے وہ خبیث ختم ہوگیا۔ میں باہر سے رحمانی کا دماغ کر رہا تھا ورنہ اس کا کام

www.muftiakhtarrazakhan.com

تمام ہو گیا ہوتا۔"

اس طرح کے جانے کتنے واقعات حضور مفسر اعظم علیہ الرحمۃ کی کرامات اور درود اسم اعظم کی برکات سے بھرے ہوئے ہیں۔

اولیائے کرام کے آستانوں کی حاضری

آپ کے اجداد نے تو اولیائے کرام کی عقیدت کا زمانے کو درس دیا اور ان کی عظمت و پاکیزگی کی تحفظ کی تحریک چھیڑی۔ وہ خود بھی مرتبۂ ولایت پر فائز تھے اور ان کا یہ بیٹا مفسر اعظم خود بھی ولی تھا۔ لہذا ولیوں کے مزارات کی حاضری اور ان سے عقیدت و محبت کا اظہار ایک قدرتی امر تھا۔ مفسر اعظم علیہ الرحمہ نے اجمیر و کلیر وغیرہ کی حاضری تو کئی بار دی اور سرکار خواجہ حضور صابر کلیری وغیرہ اولیائے کرام سے تو عقیدت و محبت تھی ہی مگر خصوصیت کے ساتھ آپ حضرت محقق دہلوی علیہ الرحمہ کے بہت معتقد تھے۔

شیخ محقق دہلوی کے دربار گہر بار میں

مولانا عبد الماجد صاحب کی روایت ہے کہ:۔

"دہلی میں سیدنا بختیار کاکی نور اللہ مرقدہ کے یہاں کی حاضری کے بعد باہر آئے تو حضور مفسر اعظم نے فرمایا چلو تم کو ایسی جگہ دکھلادوں جہاں سے مجھے اور میرے اعلیٰ حضرت کو بہت کچھ ملا ہے۔ میں حضرت کے ساتھ خاموشی سے چل دیا۔ مہرولی شریف کی آبادی سے باہر ایک قبرستان میں کافی دوری پر ایک قبہ دار مزار کے اندر حاضر ہوا جس کے اندرونی و بیرونی حصوں میں کوئی آرائش و زیبائش نہیں تھی۔ فاتحہ خوانی کے بعد حضرت نے مشکوٰۃ شریف لے کر کتاب العلم کی حدیثوں کو پڑھنا شروع کیا۔ تقریباً آدھ گھنٹے بعد کتاب مجھے دے کر فرمایا لو تم بھی ان حدیثوں کو پڑھ لو۔ میں نے حسب الحکم پڑھنا شروع کیا۔ کہیں کہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ مجھے روک کر حدیث پاک کی تشریح فرماتے اور بیچ بیچ میں کہتے جاتے کہ حضرت شیخ محقق نے "اشعۃ اللمعات" میں اس حدیث پاک کی بابت یوں فرمایا۔ جب میں نے تمام حدیثیں پڑھ لیں تو فرمانے لگے کہ آج تم نے جیلانی سے یہ حدیثیں نہیں پڑھی ہیں بلکہ شیخ محقق نے خود تم کو پڑھایا ہے۔ اس بات کا مطلب پوچھنے پر فرمایا کہ یہ مزار اقدس حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ میں نے بڑی دشواری کے بعد اس کا پتہ لگایا تھا۔ چند بار میں آپ سے مشکوٰۃ شریف پڑھ چکا ہوں اور حضرت نے میری دشواریوں کو حل فرمایا ہے۔ خدا کا شکر ادا کرو کہ تم نے میری معیت میں وہ نعمت حاصل کرلی جو برسوں کی کوشش کے بعد بھی حاصل ہونا مشکل تھا۔"

سفیروں سے روابط

دہلی میں مسلم ممالک کے سفیروں سے حضرت مفسر اعظم کے بڑے اچھے روابط تھے۔ حضرت کی تقریروں سے سفارت خانوں کے افسران اور عملے کے دوسرے لوگ بھی بڑے متاثر تھے۔ ممالک عرب و مصر کے سفارت خانوں کے علاوہ امریکہ اور انڈونیشیا کے سفارت خانوں کے عہدیداران بھی آپ سے ملاقات کو آیا کرتے تھے۔

آپ کی عربی دانی سے ممالک عرب کے سفراء و دوسرے عہدیداران بہت متاثر تھے۔ مصری سفارت خانہ میں آپ کا خاص اثر تھا۔

منظر اسلام کے لئے مصری عالم کا تقرر

آپ نے دار العلوم منظر اسلام کے لئے مصری سفارت خانے کے توسط سے ایک مصری عالم طلبہ کی عربی زبان و ادب میں مہارت کے لئے رکھا تھا۔

ان عالم صاحب نے کئی سال تک دار العلوم میں تدریسی خدمت انجام دی

www.muftiakhtarrazakhan.com

جامعہ ازہر سے رابطہ

مصری سفارت خانے سے رابطے کی وجہ سے دنیا کی قدیم اور مشہور عربی یونیورسٹی الجامعہ الازھر قاہرہ (مصر) کے شیوخ سے بھی آپ کے روابط ہو گئے تھے۔ اور آپ نے اپنے لائق و فائق شہزادے حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب (جانشین مفتی اعظم علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری) کو دار العلوم منظر اسلام سے فراغت کے بعد مزید تعلیم کے لئے مصر بھیجا۔

آپ نے بچپن ہی میں حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب سے عربی میں گفتگو شروع کردی تھی اور عربی انشاء کی طرف متوجہ کرا دیا تھا۔ لہٰذا وہ پہلے سے ہی عربی زبان و ادب میں خاصے ماہر ہو گئے تھے۔ تین سال بعد جامعہ ازہر سے دینیات اور عربی ادب میں ایم۔ اے کی ڈگری لے کر ہند واپس آئے۔ مفسر اعظم کو عربی زبان از حد عزیز تھی۔ اور کیوں نہ ہو کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے۔ جنت کی زبان ہے اور قرآن مقدس کی زبان ہے۔

قطب بریلی اور مفسر اعظم

ایک بار حضور مفسر اعظم رضا مسجد کی منڈیر پر نماز عصر کے لئے وضو فرما رہے تھے کہ معاً داہنی جانب سے ایک تندرست و توانا سانولے رنگ کا شخص جذب کی کیفیت میں نمودار ہوا اور آپ کے سامنے سڑک پر آن کھڑا ہوا۔ آپ وضو سے فارغ ہو کر منھ ہاتھ پونچھنے جا ہی رہے تھے کہ اچانک اس شخص پر نظر پڑ گئی۔ وہ سڑک پر ہی رقص کرنے لگے اور کچھ بڑبڑانے بھی لگے۔ حضرت نے منھ ہاتھ پونچھنے کے بعد کہا:۔ "وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔" ان کلمات کو سنتے ہی وہ شخص تڑپا اور وہاں سے فوراً بھاگ لیا۔ آپ آبدیدہ ہو گئے۔ عصر کی نماز ادا کی اور خواجہ قطب چلے گئے۔ پوچھنے پر بتایا کہ وہ بریلی کے قطب تھے جو مجھے کچھ ہدایت کرنے آئے تھے۔ میرے کلمات سن کر وہ مطمئن ہو گئے اور وہاں سے چلے گئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ڈائن دنیا اور مفسر اعظم

ایک بار آپ شام کو دارالعلوم منظر اسلام میں آئے اور فرمایا بستر کا انتظام کر دینا آج یہیں لیٹوں گا۔ بعد عشاء حضرت سے کھانے کے لئے پوچھا گیا تو آپ نے کھانے سے بھی منع کر دیا۔ طلبہ سمجھے شائد گھر سے کچھ ناراضگی ہو گئی ہے۔ مولوی عبدالواجد اور مولوی حسیب الرحمٰن صاحبان نے مل کر چائے بنائی اور آپ کی خدمت میں پیش کی جسے آپ نے قبول فرمالیا۔

آپ نے طلبہ سے بھی وہیں سو جانے کے لئے کہا۔ آپ صحن میں لیٹ گئے آدھی رات کے قریب زیور سے لدی ہوئی ایک سفید پوش عورت آتی ہوئی نظر آئی۔ طلبہ سمجھے شاید امی حضور (آپ کی اہلیہ رحمۃ اللہ علیہا) تشریف لائیں حضرت کو منانے کے لئے۔ لہذا وہ وہاں سے ہٹ گئے۔

طلبہ اس بات پر بھی حیران تھے کہ دروازہ بند ہے تو یہ خاتون کیسے آگئیں؟ اتنے میں حضرت کی آواز آئی۔ "بیٹھ جاؤ، آگے بڑھنے کی کوشش مت کرنا۔" اس کے بعد آواز دی عبدالواجد ادھر آؤ اور اس عورت سے پوچھو کیوں آئی ہو؟ مولوی عبدالواجد کے پوچھنے پر اس عورت نے بتایا کہ مسلمان ہونے آئی ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ انکے عمامہ کا ایک کنارہ اس عورت کے ہاتھ میں پکڑا دو۔ جب عمامہ کا گوشہ اس عورت کے ہاتھ میں پکڑا دیا گیا تو حضرت نے اس سے بتوں اور دیوی دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کرائی، پھر اسلام کی بنیادی باتیں بتائیں اور اسے داخل سلسلہ کیا اور جانے کا حکم دیا۔

حضرت نے مولوی عبدالواجد صاحب سے دروازہ بند کرنے کو کہا وہ گھبرائے ہوئے گئے تو دیکھا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ تعجب ہوا کہ دروازہ کیسے کھلا اور وہ عورت کہاں گئی۔ انھوں نے باہر نکل کر دیکھا مگر وہ عورت کہیں نظر نہ آئی۔ ان کا جسم کانپنے لگا ہمت کر کے آئے اور دروازہ جیسے تیسے بند کیا اور پھر صحن میں آگئے۔ حضرت نے ان کو اپنی چارپائی پر بٹھا کر پوچھا۔ خیریت ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کی حضور بڑی حیرانی ہے۔ یہ عورت

www.muftiakhtarrazakhan.com

کون تھی ؟ وہ تو سڑک تک جاتے جاتے غائب ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا۔"گھبرانے کی کوئی بات نہیں! خدا کا شکر و احسان ہے کہ میں دنیا سے محفوظ و مامون ہوگیا۔ اب وہ مجھے اپنے دام میں گرفتار نہیں کرسکتی بلکہ مجھ سے مغلوب رہے گی۔

آخر باصرار پوچھنے پر بتایا کہ وہ ڈائن دنیا تھی جو عورت کے روپ میں تھی، خدا تمہیں بھی اس سے محفوظ رکھے۔ درود اسم اعظم کثرت سے پڑھا کرو۔

مفسر اعظم کا علم وفضل

حضرت مفسر اعظم اپنے بزرگوں کے علم وفضل کے وارث اور زہد و تقوٰی کے امین تھے۔ اردو فارسی کی طرح عربی زبان و ادب پر بھی عبور رکھتے تھے۔ اور اہل زبان کی طرح بولتے اور لکھتے تھے۔ علم حدیث میں بڑا درک تھا۔ اور تفسیر میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی تفسیریں ہر ماہ ماہنامہ اعلیحضرت میں پابندی سے شائع ہوتی تھیں۔ ابتداء میں آپ گاؤں کی دیکھ بھال میں مصروف رہے۔ والد محترم سیدنا حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد کئی سال تک دار العلوم منظر اسلام کی بحالی اور مختلف انجمنوں میں گرفتار رہے۔ اس طرح تقسیم ہند کے کئی سال تک آپ حاسدین و معاندین کی دی ہوئی پریشانیوں اور دار العلوم کی مالی بحالی، علماء سے روابط، تبلیغی دوروں وغیرہ میں مصروف رہے

اس پر گھریلو ذمے داریاں علیحدہ۔ لہذا آخر دم تک اپنی تفاسیر کو کتابی شکل نہ دے سکے۔ ویسے اگر اب بھی انھیں یکجا کر کے شائع کیا جائے تو قرآن کریم کی متعدد سورتوں اور آیتوں کی تفسیر پر سیکڑوں صفحات پر مشتمل جلدیں تیار ہوسکتی ہیں۔

عقائد و کلام و علم مناظرہ میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا۔ سیر و تاریخ اور جرح تعدیل و علم اسماء الرجال پر بھی گہری نظر تھی۔ آپ کو فقہ کی جزئیات اور سیکڑوں مسائل ازبر تھے۔ یادداشت بہت قوی تھی۔

لفظ عبادت کی بحث

آپ اپنی تقریروں میں وہابیت کا زبردست رد فرماتے تھے۔ عقائد سے متعلق جو بھی گفتگو

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرماتے وہ بڑی مدلل ہوتی تھی۔ حضور رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب، تصرفات و اختیارات وغیرہ پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریر فرماتے۔ اس پر ملک کے وہابی سخت پریشان رہتے۔ اور کسی بھی مسئلے میں آپ پر گرفت کرنے کی تلاش میں تلملاتے رہتے

ایک بار پرسونی ضلع سیتامڑھی بہار کے چند وہابی مولویوں نے آپ سے علمی بحث کی ہمت جٹائی وہ بھی اس لئے کہ کسی طرح انھیں گھبرا دیا جائے تاکہ اس علاقے میں جو زوردار کانفرنسیں ہو رہی ہیں اور ان کی دھواں دھار تقریروں سے وہابیت جو روز بروز گھٹتی جا رہی ہے اسے روکا جا سکے اور مولانا کو یہاں سے بھاگنے پر مجبور کیا جا سکے۔ چنانچہ ایک دن عصر کی نماز کے بعد چند لمبے لمبے کرتوں اور جن سنگھی مارکہ نیکر نما پاجاموں والے وہابی جوکر بحث و مباحثہ کے لئے تسبیحیں گھماتے ہوئے آن پہنچے اور حضرت کے روبرو آکر سوال کیا۔ آپ جو یہ پڑھتے ہیں نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو اس کا معنی کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا۔ "ہم غلامانِ محمد ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا درود و سلام ہو"

وہابی مولوی:۔ عِبادُ یا عبدُ کی اضافت غیر اللہ کی طرف جائز ہے؟

مفسر اعظم ہند:۔ (مسکراتے ہوئے) ہاں عبادُ اور عبدُ دونوں کی اضافت غیر اللہ کی طرف جائز ہے۔

وہابی مولوی:۔ حدیث سے اس کا ثبوت دینا ہوگا۔

مفسر اعظم:۔ بحمدہ تعالیٰ میں حدیث کے علاوہ قرآن کریم، فقہ اور اقوال سلف سے بھی اس کا ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔ مگر تم لوگ اسے تسلیم بھی کروگے یا نہیں؟

وہابی مولوی:۔ اگر حدیث سے ثبوت ملے گا تو ضرور مان لیں گے۔

مفسر اعظم:۔ اور اگر قرآن سے ثبوت دوں تو؟

وہابی مولوی:۔ تو اس کو بھی مان لیں گے۔

مفسر اعظم:۔ العیاذ باللہ! تم اپنے جواب پر غور کرو۔ کیا اس کا یہ کھلا ہوا مطلب نہیں کہ قرآن مجید معاذ اللہ ماننے کی چیز نہیں ہے۔ مگر حدیث شریف کی موافقت میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کو بھی مان لیں گے۔

وہابی مولوی اس پر بغلیں جھانکنے لگا اور چڑ کر بولا اچھا تو بتائیے۔ مفسر اعظم نے فرمایا میں دلیل نہیں، دلائل کے سامنے دلائل پیش کروں گا مگر پہلے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کلمہ پڑھنا ہوگا۔ اس پر مجمع سے قہقہہ بلند ہوا۔

مولوی:۔ کلمہ کیوں پڑھوں گا۔ مجھے کلمہ ولمہ نہیں آتا۔

مفسر اعظم نے مجمع کی طرف مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگ آئے ہیں دلیل مانگنے اور کلمہ شریف بھی نہیں آتا اور قرآن مجید کے ماننے میں بھی تامل ہے۔

عوام نے ان مُلّوں پر نفرت کی بوچھار شروع کردی۔ اسی پر اسی لمبے کرتے والے نے برافروختہ ہوکر کہا لو بھائیو۔ سنو!

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

پھر کہا اب تو دلیلیں پیش کیجئے۔

اب مفسر اعظم نے فرمایا۔ ہاں! مسائل کی ضرورت ایمان لانے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ سنو حکم ربی ہے: "وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ" (پارہ ۱۸)

"یعنی بے شک عورتوں کو بیاہ دو اور تمہارے عباد (غلام) اور باندیوں میں جو لائق ہوں ان کا نکاح کردو۔"

اس آیت کریمہ میں ہمارے غلاموں کو لفظ عباد کے ساتھ ہماری طرف مضاف فرمایا۔ بخاری ومسلم اور دیگر صحاح نے روایت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہٖ صدقۃ" الخ"

یعنی مسلمانوں پر اس کے بندے (غلام) اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔ یہاں بھی عبد کی اضافت مسلمانوں کی طرف فرمائی گئی ہے جس سے ثابت ہوا کہ عبد یا عباد کی اضافت غیر اللہ کی طرف جائز ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

عنہ کے حوالے سے سیدنا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بر سر منبر یہ اعلان فرمانا نقل کیا :۔

"کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و کنت عبدہ وخادمہ" یعنی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دراں حالیکہ میں آپ کا بندہ (غلام) اور خدمت گزار تھا۔" پھر سیدنا صدیق اکبر رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا واقعہ (حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزادی پر) مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی میں اس طرح بیان ہے :۔

؎ گفت ما دو بندگانِ کوئے تو ❊ سحر دمش آزاد ہم بروئے تو

پھر حضرت علامہ روم قدس سرہٗ نے دوسرے مقام پر فرمایا ؎

بندۂ خود خواند احمد در رشاد ❊ جملہ عالم را بخواں قل یا عباد

یہ دلیلیں سن کر وہابی مُلّے بھاگنے لگے کہ ایک لمبے کرتے والے جوکر کا دامن پکڑ کر مولوی عبد الواجد صاحب نے کھینچا اور پکڑ کر بٹھالیا۔ پھر پوچھا کہ اس کی "عَبْدُ اَبِیْکُمْ فِی الدَّار" ترکیب کرو۔

ملا بولا۔" یعنی اس نے کہا تمہارے باپ کا غلام گھر میں ہے۔"

مولوی عبد الواجد صاحب بولے میں ترجمہ نہیں ترکیب پوچھ رہا ہوں۔ اس پر ملّا جھنجھلا کر بولا۔ "عَبد مضاف 'اَب' مضاف اِلیہ۔" اس پر مولوی عبد الواجد صاحب نے کہا تو اب یہ بتاؤ کہ عبد کی اضافت تمہارے باپ کی طرف ہوئی یا نہیں ؟ ملّا بولا۔" ہوئی تو کیا یہ قرآن تھوڑا ہی ہے۔" مولوی عبد الواجد صاحب نے کہا تو اب خداوندی نہیں تمہارے سلیمان ندوی کی بولی ہے۔ اب بولو غلط ہے یا صحیح ؟ یہ سننا تھا کر دامن تڑا کے بھاگا۔

اس مذاکرے کے بعد حضور مفسر اعظم نے میزبانوں راجہ نصیر الدین حیدر خاں اور راجہ انیس الدین حیدر خاں دونوں برادران کو بلا کر فرمایا۔" جب آپ لوگوں کو جلسے میں بدمذہب وہابیوں کو بلانا تھا تو مجھے کیوں بلایا ؟ اب مجھے جانے دیجئے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں ایسے مخلوط جلسوں میں شرکت نہیں کرتا۔ اس پر دونوں بھائیوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ حضور ان لوگوں کو بھگائے دیتا ہوں۔ ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔ ان کی نہیں!

تصانیف مفسرِ اعظم

۱۔ ترجمہ تحفۂ حنفیہ مصنفہ مولانا اشرف علی گلشن آبادی

۲۔ ترجمہ الدرر السنیہ مصنفہ علامہ احمد زین دحلان مکی۔ مطبوعہ

۳۔ نعمۃ اللہ۔ مطبوعہ

۴۔ رحمۃ اللہ۔ مطبوعہ

۵۔ ذکر اللہ۔ مطبوعہ

۶۔ حجۃ اللہ۔ مطبوعہ

۷۔ فضائل درود شریف۔ مطبوعہ

۸۔ تفسیر سورہ بلد

۹۔ تشریح قصیدۂ نعمانیہ مطبوعہ

۱۰۔ معارف القرآن

۱۱۔ زیارتِ قبور۔ مطبوعہ

۱۲۔ نور الصفا۔ مطبوعہ

۱۳۔ آیاتِ متشابہات

۱۴۔ گلزار احادیث

۱۵۔ چہل انوار رسالت

مفسر اعظم کے مضامین کی تعداد بہت کثیر ہے۔ وہ مختلف موضوعات، عظمتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وانبیاء واولیا۔ ردّ وہابیت۔ مسلمانوں کے عقائد و اعمال اور امن وامان وغیرہ کے موضوع پر ہر ماہ ماہنامہ اعلیٰحضرت میں لکھا کرتے تھے مضامین

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں۔ معارف القرآن، معارف الحدیث، ہفوات مودودی جیسے عنوانات پر آپ نے بہت کچھ لکھا ہے۔ (خاص طور پر دیکھئے ماہنامہ اعلیحضرت اپریل و مئی ۱۹۶۴ء)

(۱) رحمۃ اللہ:۔ مفسر اعظم کا ایک ایسا رسالہ ہے جس میں "قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" کی تفسیر قابل دید ہے۔ اسی رسالے سے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر کا ایک مختصر سا نمونہ پیش ہے۔

اے محبوب ہم نے تمہارے ذکر کو بلند فرمایا۔ اور ذکر بمعنی عزت کے بھی ہے۔ جیسے آیہ کریمہ "وفیہ ذکرکم" اس قرآن میں تمہاری عزت ہے (اگر ایمان لاؤ گے معزز رہو گے) تو اے محبوب ہم نے تمہاری عزت کو تمہارے لئے بلند فرمایا۔

اس آیت کی تفسیر میں شفا شریف میں فرمایا کہ جب اذان و اقامت میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا جائے گا تو ساتھ میں محمد رسول اللہ بھی کہا جائے گا۔ اور ایسے ہی کلمہ طیبہ میں اور ہر دعا میں درود اور ہر نماز کے لئے قعدۂ اخیرہ میں درود شریف اور التحیات میں "السلام علیک ایھا النبی اور حدیث شریف میں آیا ہے جو ایک بار درود شریف بھیجے تو اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ اور کسی کے لئے اس سے زیادہ رفعت ذکر کیا ہوگی کہ خود اللہ تعالیٰ اس کا ذکر فرمائے۔ تو یہ حاصل ہوتی ہے ایک ادنیٰ غلام کو اس نبی پر درود بھیجنے سے ان کے صدقہ و طفیل اور اسی سلسلہ میں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح (دیکھئے الدرر السنیہ) جب حضرت آدم علیہ السلام نے توسل کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی دعا میں تو رب تعالیٰ نے فرمایا تو نے اسے کیسے جانا؟ تو عرض کی جب میری آنکھ کھلی تو جنت و عرش و آسمان پر ہر جگہ تیرا نام "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" دیکھا تو ساتھ میں "محمد رسول اللہ" بھی دیکھا۔ "العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لا یعلمون" عزت اللہ و رسول اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

مومنوں (اولیائے کرام) کے لئے ہے۔ لیکن منافقین نہیں جانتے (جب ہی تو اس کے منکر ہیں)

"اما ان کان من اصحاب الیمین فسلام لك من اصحٰب الیمین" اگر مرنے والا اصحاب یمین سے ہے تو سلام ہے تیرے لئے اصحاب یمین کی طرف سے اور اصحاب یمین کنایہ ملک یمین سے اور ملک یمین کہتے ہیں غلام کو تو معنیٰ ہوئے اگر مرنیوالا آپ کا غلام ہے تو سلام ہے اے محبوب آپ کے لئے آپکے غلاموں کی طرف سے (دیکھئے حجۃ اللہ)

مگر بدنصیب منافق آپ کی غلامی سے متنفر اور اسے شرک سمجھ رہے ہیں۔ "ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ" اور عنقریب آپکا رب آپ کو اتنا دیگا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔ جب یہ آیت اتری تو آپ نے فرمایا "اذا لا ارضی و واحدۃ من امتی فی النار" تب تو میں راضی نہوں گا اگر ایک امتی بھی میرا آگ میں ہو۔

یہ ہے شفاعت بالوجاہت، شفاعت بالمحبۃ جس کا منافقوں کو انکار ہے۔"

(رحمۃ اللہ ص ۲۴، ۲۵)

(۲) **حجۃ اللہ:** بھی آپ کا معرکۃ الآرا رسالہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت ظاہر کی گئی ہے۔ اور منکرین عظمت رسول، منافقین اور وہابیوں دیوبندیوں کا بلیغ رد ہے۔

(۳) **الدرر السنیہ** حضرت علامہ زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ کی عربی زبان میں تصنیف ہے جس میں نجدیت کی تاریخ اور ابن عبدالوہاب نجدی کا کھلا رد ہے۔ ابن عبدالوہاب نجدی وہی بدنصیب شخص ہے جسنے دین و شریعت اور سنت مصطفےٰ علیہ السلام میں فساد برپا کیا۔ انبیاء سید الانبیاء اور اولیاء کی عظمتوں کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کی کوشش کی اور شیخ نجدی کی راہ پر چلا۔ اسی نے وہابی مذہب کی بنیاد ڈالی دیوبندی مذہب اسی کے مذہب وہابیہ کی ایک شاخ ہے۔ اور دیوبندی اس کے پیرو ہیں۔ اس مشہور تصنیف الدرر السنیہ کا بہت ہی نفیس ترجمہ حضور مفسر اعظم ہند نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرا! ہے جسے پڑھ کر غیر عربی داں زبان اردو کے توسط سے بخدی اور بخدیت وہابیت

ونا اور کفری چہرہ بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔

۴ **نور الصفا بعبد المصطفیٰ رد تردید فتویٰ:** حضور مفسر اعظم کی ایک

الآرا تصنیف ہے۔ یہ کتاب عبد المصطفیٰ اور عبد النبی وغیرہ نام رکھنے کے جواز

ہے اور ایسے ناموں کو شرک کہنے والوں کا رد ہے اور ان کی بدعقیدگی کا آئینہ بھی ہے۔

حضور محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ سے

ترض نے مندرجہ ذیل سوالات کئے تھے۔

۱) ہر درود میں صلی کے بعد اللہ کا آنا ضروری ہے۔ مگر اس درود "اللہ

رب محمد صلی علیہ وسلما۔ نحن عباد محمد صلی علیہ

وسلما" میں ایسا نہیں ہے۔

۲) نحن عباد محمد۔ عباد لفظ ضرور اللہ یا اس کے اسماء کے ساتھ آتا ہے۔ اللہ

کے سوا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا کسی دوسرے پیغمبر یا رسول کے ساتھ نہ آنا چاہیئے۔

۳) یہ درود کسی حدیث میں درج نہیں ہے۔ اگر ہے تو اس کا حوالہ مطلوب ہے۔

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا ہی مسکت جواب دیا تھا اور معترضین کو لاجواب کر دیا

تھا مگر وہابیت کی خصلت عجیب ہے اور ابلیسیت کی اس پر پوری چھاپ قائم ہے۔ لہذا

اس جواب کے جواب میں اس معترض نے بنام "تردید فتویٰ" ایک رسالہ لکھا اور پھر

وہی بھونکنا اور رینکنا شروع کیا۔ تب اس کے جواب میں مفسر اعظم نے یہ کتاب لکھی۔

ایک نمونہ ملاحظہ کیجئے۔

"**النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم**" نبی کو مومنوں کا اختیار انکے

نفسوں سے زیادہ ہے تو کافر ہے اور مومن عبد الرسول ہے کہ احکام حلال و حرام کا پابند

ہے۔ لیکن درحقیقت وہ بھی حر نہیں رہا۔ ہاں مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا منکر

ہے۔ وہ عبد ہے شیطان کا، عبد ہے درہم و دینار کا۔ اسے عبد الدرہم، عبد الدینار

خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:" **وجعل منھم القردۃ والخنازیر**

www.muftiakhtarrazakhan.com

وعبد الطاغوت" اللہ نے ان میں سے بندر اور سور اور شیطان کے بندے بنا دے۔

شیطان کا مطیع عبد الشیطان ہے۔ رسول کا مطیع عبد الرسول ہے ؂

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض ؎ ہم ہیں عبد المصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرھم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی اللہ لم یعط سخط مختصراً۔ رواہ البخاری

ہلاک ہوا عبد الدینار، عبد الدرہم، عبد الخمیصہ (عمدہ کپڑے) اگر دیا جائے راضی ہو نہ دیا جائے ناراض ہو۔ روایت کیا بخاری نے

وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرھم۔ رواہ الترمذی۔ عبد دینار، عبد درہم، ملعون ہوا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے۔

آخر مفسر اعظم نے قرآن وحدیث اور اقوال بزرگان بالخصوص ارشادات اعلیٰحضرت سے ثابت کر دیا ہے کہ عبد الرسول، عبد النبی، عبد المصطفیٰ وغیرہ نام رکھنا جائز ہے اور ہر مسلمان غلام مصطفیٰ ہے اور یہی غلامی اصل ایمان اور اخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔

(۵) حجۃ اللہ: میں سورہ بلد کی تفسیر ہے۔

نعمۃ اللہ: میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں۔

تحفہ محمدیہ:۔ وہابیت کی تاریخی حیثیت، ان کے خیالات، وعقائد پیش فرمائے گئے ہیں اور سب کا رد بلیغ ہے۔

فضائل درود وسلام: حضور جانِ نور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی فضیلت اور برکات ونعمتوں کے حصول وغیرہ پر لاجواب تصنیف ہے۔

(۶) زیارت قبور: میں آپ نے اولیائے کرام وغیرہ کی قبروں کی زیارت کا ثبوت دیا ہے۔ عام مسلمانوں کی قبر پر بھی فاتحہ وغیرہ کا ثبوت دیا ہے۔ عورتوں کے لئے مزارات کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

حاضری کو منع فرمایا ہے۔

آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و وصال کے حوالے سے ان ک
عرس ثابت کیا ہے اور اسی کے صدقے میں بزرگوں کے اعراس کو بھی جائز بتایا ہے۔

(۷) **گلزار احادیث**:۔ احادیث کے ترجمے اور تشریح پر مشتمل ہے۔

(۸) **قصیدہ امام اعظم** مع تشریح و ترجمہ و تفسیر آیات متشابہات پر مشتمل ہ
امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی لولاک صلی اللہ علیہ وسلم ک
شانِ رفیع میں بزبان عربی ۵۳ اشعار پر مشتمل بہت ہی خوبصورت اور فصیح و بلیغ قصید
کہا ہے۔ مفسر اعظم نے اس قصیدہ مبارکہ کے اشعار کا ترجمہ اور بعض اشعار کی تشری
فرمائی ہے اور سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت ظاہر کی ہے۔

مفسر اعظم ہند اور ذوق شعری

مفسر اعظم کا تعلق اس خانواد
سے ہے کہ علم جس کا پہریدار او
زبان جس کی باندی ہے۔ آپ کے خاندان سے شاعری کو ایک نئی راہ ملی ہے۔ امام احمد ر
حضرت علامہ حسن بریلوی، حجۃ الاسلام اور مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ شعر
ادب کے آسمان کے آفتاب و ماہتاب ہیں۔ اور امام احمد رضا جیسا شاعر ارد
نعت گوئی کی تاریخ میں آج تک پیدا نہیں ہوا۔ ظاہر ہے اگر مفسر اعظم کو شعر گوئی او
تشریح اشعار میں ملکہ حاصل رہا ہو تو حیرت کی کوئی بات نہیں۔ آپ کوثر تخلص فرماتے تھے
خانوادۂ رضا کے کچھ افراد اور علمائے بریلی کا کہنا ہے کہ عرس رضوی کے نعتی
مشاعرہ میں مفسر اعظم اپنا کلام پڑھا کرتے تھے۔ ان کے کلام کا کوئی نمونہ تو دستیاب نہی
ہے۔ البتہ ان کی کہی ہوئی ایک مناجات ضرور دستیاب ہے۔ اس مناجات کو بطور وظیف
پڑھنے سے بہتوں کو ان کی مرادیں ملی ہیں اور دعائیں قبول ہوئی ہیں۔

مناجات از مفسر اعظم

سوا تیرے یارب مرا کون ہے　　گنہ گار مجھ سا ترا کون ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

الٰہی یہی ہے مرا مدعا
نہیں مطلبِ دل ہے بخشش سوا

میرا مدعا تجھ کو معلوم ہے
کوئی شے نہیں غیر مفہوم ہے

تو مالک ہے معبودِ کون و مکاں
اطاعت میں تیری ہیں دونوں جہاں

لقب جن کو بخشا ہے تو نے خدا
شفیع الوریٰ احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تو خالق ہے اے میرے پروردگار
نہ کرنا مجھے تو ذلیل اور خوار

سوا تیرے میں عرض کس سے کروں
میں بندہ ہوں تیرا گنہگار ہوں

در بدر یوں پھرا نہ مجھے اے خدا
بحقِ رسول اور آلِ عبا

یہ اب حال میرا ہے ہر دم خدا
نہیں کچھ غرض مجھ کو زاری سوا

گناہوں کے دریا میں ہوں غوطہ زن
لگا دے کنارے مجھے ذوالمنن

جب آویں مرے پاس منکر نکیر
تیرا رحم ہووے مرے دستگیر

کہوں صاف اس دم بفرطِ خوشی
کہ ہوں بندۂ حق غلام نبی

فزوں ہے دم تیغ سے بھی جو راہ
بآسانی اس پر سے گزروں الٰہ

اے خطاپوش اے محیطِ عطا
اے غفور اے سحابِ لطف وسخا

ہنگام آموزگار ہے تیرا
عفو کرنا شعار ہے تیرا

میں خطاکار ہوں کریم ہے تو
میں گنہگار ہوں رحیم ہے تو

مجھ کو تیری جناب سے نسبت
ذرہ کو آفتاب سے نسبت

لیکن اس دل میں جلوہ گر ہے تو
باعثِ فرحتِ جگر ہے تو

نور تیرا ہے میری آنکھوں میں
جس طرح آفتاب ذروں میں

دل میں ہمت جو اپنے پاتا ہوں
ہاتھ بہر دعا اٹھاتا ہوں

جسم فانی ہے روح تیری ہے
بس یہی کائنات میری ہے

ذاتِ پاک رسول کا صدقہ
زیارتِ بتول کا صدقہ

خلفائے راشدین کا صدقہ
تابع تابعین کا صدقہ!

اپنے شیر حربی کے صدقہ میں
مرے مولا علی کے صدقہ میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہادیِ زہر نوش کا صدقہ
حسن سبز پوش کا صدقہ

شاہِ گلگوں قبا کے صدقہ میں
تشنۂ کربلا کے صدقہ میں

حلقِ اصغر کے تیر کا صدقہ
کربلا کے اسیر کا صدقہ

غوث پیران پیر کا صدقہ
حضرتِ دستگیر کا صدقہ

صدقہ منصور و شمس و سرمد کا
صدقہ ہر عاشقِ محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے بندے کی التجا سن لے
سن لے سن لے میری دعا سن لے

گردشِ روزگار نے لوٹا
دہر ناپائیدار نے لوٹا !

قرض کا مجھ پہ بار ہے مولا
دل میرا غم سے زار ہے مولا

گڑگڑاتا ہوں اور روتا ہوں
داغ اشکوں کے دل کے دھوتا ہوں

اور بڑھتے ہیں میری رقّت سے
یہ دھلیں گے تو آبِ رحمت سے

تیرے دربار میں جو جاتا ہے
ہاتھ خالی کبھی نہ آتا ہے !

بے زر ہوں میں اور غنی ہے تو
میں طلب گار ہوں اور سخی ہے تو

یہ تو کیوں کر کہوں مجال نہیں
کر مجھے کچھ مرا خیال نہیں

عزتِ عقبیٰ کی مجھکو دولت دے
اپنے محبوب کی محبت دے

سب سے بڑھ کر مری یہی ہے دعا
میرے دشمن بھی خوش رہیں مولا

بزمِ عالم میں مجھ کو عزت دے
دشمنوں کو بھی مجھ سے الفت دے

بھول جاؤں بھلائیاں اپنی
نظر آئیں برائیاں اپنی

دل نہ اس ہاتھ سے کسی کا دکھے
کوئی غیبت بھی میری نہ کرے

مجھ کو حق نمک کا پاس رہے
قلب میرا وفا شناس رہے

جاں کنی کا الم نہ ہو مجھ کو
اپنے مرنے کا غم نہ ہو مجھ کو

تیرے ملنے کی آرزو میں کروں
تیرے پیار کی جستجو میں کروں

قبر میں جب ہوں پرسشِ اعمال
نظر آجائے مصطفےٰ کا جمال

پھر زباں سے میری یہ کہلانا
میں اسی شکل کا ہوں دیوانہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

قبر میری ویں بنا دینا — مجھ کو آرام سے سُلا دینا
پھر دوبارہ جو پاکے جان اٹھوں — حشر کے روز باایمان اٹھوں
لب پہ ہو احمد الرسول اللہ — بعد از لا الٰہ الا اللہ!

یادگارِ جہاں کلام رہے
بعد مرنے کے کوثر کا نام رہے

چند مشاہیر تلامذہ

(۱) حضرت مولانا سید عارف علی نانپاروی شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف (۲) حضرت مولانا منظر حسن قادری بدایونی (۳) حضرت مولانا عبد الرحمن پورنوی (۴) حضرت مولانا شمس الدین دیناجپوری (۵) حضرت مولانا مفتی عبد الواجد صاحب۔ (۶) حضرت مولانا محمد داؤد مظفر پوری (۷) حضرت مولانا حافظ راحت علی نانپاروی، (۸) حضرت مولانا جرار حسین کندرکوی (مراد آباد) (۹) حضرت مولانا برکت اللہ نانپاروی، (۱۰) حضرت مولانا معین الدین دمکاوی (۱۱) حضرت مولانا سید آفاق احمد اسلام پوری (ماہنامہ اعلحضرت۔ بابت سال ۱۹۶۲ء، ۱۹۶۳ء)

مندرجہ بالا حضرات کے علاوہ ان کے تین صاحبزادگان (۱) ریحان ملت حضرت علامہ مولانا محمد ریحان رضا خاں علیہ الرحمہ
(۲) حضرت مولانا تنویر رضا خاں صاحب مدظلہ
(۳) جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری قبلہ کا بھی شمار ان کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔

چند مشاہیر خلفاء

۱۔ حضرت مولانا شیخ جمال اللیل صاحب مکی علیہ الرحمہ
۲۔ ریحانِ ملت حضرت علامہ مولانا محمد ریحان رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

۳۔ جانشینِ مفتی اعظم حضرت علاّمہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری

۴۔ حضرت مولانا مفتی عبدالواجد صاحب

۵۔ حضرت مولانا شمس اللہ صاحب حشمتی

۶۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب انگس (دھوگلی)

۷۔ حضرت مولانا سید آفاق احمد صاحب اسلام پوری

(ماہنامہ اعلیحضرت بریلی شریف بابت سال ۱۹۶۲ء، ۱۹۹۳ء)

خلافت مفتی اعظم

حضور مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ کو ان کے جد کریم مجدد اعظم اعلیحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہٗ نے بچپن ہی میں بیعت و خلافت و اجازت سے نواز دیا تھا۔ وہ تو زبانِ رضا اور ثانیٔ رضا تھے۔

ان کے والد ماجد حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انھیں اپنی نیابت خلافت سبھی کچھ عطا فرما دی تھی۔

علاوہ ان دو برکتوں والی خلافت کے آپ کو آپ کے عم مکرم اور خسر محترم سیدنا سرکار مفتی اعظم قدس سرہ العزیز سے بھی خلافت و اجازت حاصل تھی۔ یہ خلافت و اجازت سیدنا مفتی اعظم نے اپنے برادر اکبر حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد عطا فرمائی تھی۔

قبل وفات کے چند واقعات

مفسر اعظم ہند کے آخری ایام میں زبان بند ہو گئی تھی۔ مگر آپ تحریر کے ذریعے دین وسنیت اور خلق کی خدمت انجام دیتے رہے۔ زبان دشمن کے جادو سے بند ہو گئی تھی۔

وصال سے کچھ ماہ قبل آپ کافی کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود مندرجہ ذیل مقامات کے دورے کئے اور دین وسنیت کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ اللہ اکبر! ایسا ایثار اور تبلیغِ دین کا ایسا جذبہ! لکھیم پور، دارانگر، کچھوچھہ شریف، فیض آباد

www.muftiakhtarrazakhan.com

آباد، کانپور، فیض الرسول براؤں شریف (بستی)، شمس پور ضلع دینا جپور (مغربی بنگال)۔

مفسر اعظم ہند کے وصال سے قبل کلکتہ سے ایک مرید کا خط آیا کہ انھوں نے حضور مفسر اعظم کو تین بار سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا۔

حضرت مفسر اعظم نے یہ خط دیکھا اور مسکرائے۔ یہ خط حضرت مفسر اعظم کی تیسری صاحبزادی نے بھی پڑھا اور انھیں ایسا لگا کہ اب ان کے پیارے ابا جان جلد ہی دنیا سے جدا ہونے اور پردہ فرمانے والے ہیں۔

۲۔ اسی کلکتہ والے مرید نے اسی دوران ایک اور خواب دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مفسر اعظم کے سرہانے تشریف لاکر ان کا شانہ ہلاتے ہوئے فرمارہے ہیں:۔

"اٹھو اور شہادت دو۔"

مفسر اعظم ازحد مسرت اور سرشاری کے عالم میں اٹھ بیٹھے ہیں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بجالاتے ہوئے عرض کرتے ہیں، "اللہ ایک ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں"۔

(۳) مفسر اعظم ہند کے ایک مرید (بہار بارڈر سے ملحق نیپال سے تعلق رکھنے والے) نے خواب میں دیکھا کہ مفتی اعظم ہند اور مفسر اعظم ہند (رحمۃ اللہ علیہم) ایک ساتھ تشریف فرما ہیں۔ تھوڑی دیر بعد مفسر اعظم اٹھ کر چلنے لگے تو اسی مرید نے خواب ہی میں کہا حضور پان تو کھاتے جائیے۔ مفسر اعظم نے مڑ کر پان لے لیا اور چلے گئے۔

مرید بڑا فکرمند ہوا اور وہ بریلی شریف آیا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ حضور مفسر اعظم پردہ فرما چکے ہیں۔

سفرِ آخرت

حضور مفسر اعظم نے اپنے وصال شریف ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ باوجود شدید کمزوری کے اٹھ کر استنجا و وضو کیا اور پھر نماز فجر سے فارغ ہوکر بستر پر لیٹ کر اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے۔

وقتِ وصال۔ وصال سرور صلی اللہ علیہ وسلم ہو ہی گیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

نشانِ مردِ مومن با تو گویم ❁ چو مرگ آید تبسم بر لب او

شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کا یہ شعر حضور مفسر اعظم پر خوب صادق آیا۔ انھوں نے وقت وصال سرور دو عالم حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھلی آنکھ سے دیدار کیا۔ شرف زیارت سے مشرف ہوئے تو لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ سبحان اللہ! اس تبسم کا کیا عالم رہا ہوگا۔ بھلا اس حسین اور تاباں مسکراہٹ کا بیان کوئی کیسے کر سکتا ہے۔

صاحبزادہ مفسر اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری قبلہ نے اس تبسم کو مصر میں دیکھ لیا۔ تبھی تو یہ کہہ اٹھے ع

مثلِ گل ہنگامِ رخصت مسکراتے ہی رہے

مفتی مظفر احمد صاحب داتا گنجوی صاحب نے بھی خوب کہا ہے ؎

ذکرِ حق کرتا ہوا، مسکراتا ہوا جاتا رہا

حضور مفسر اعظم باہر سے تشریف لائے تھے۔ چونکہ برف اور ٹھنڈک و ٹھنڈی چیزوں سے انھیں بہت شوق تھا برف کے استعمال کی وجہ سے نمونیہ کا اثر ہو گیا۔ علاج و معالجہ شروع ہوا۔

اسی علالت کے دوران ایک دن جبکہ حضور مفسر اعظم بستر پر آرام فرما تھے۔ حضرت رحمانی میاں صاحب (قدس سرہٗ) یہ آپ کے پلنگ کے بائیں طرف کھڑے تھے اور داہنی طرف ان کی چھوٹی صاحبزادی صاحبہ کھڑی تھیں۔ حضرت مفسر اعظم نے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے اور اسی وقت ان کے ماتھے پر کوئی ا، ½ انچ اوپر روشنی چمکی سبز اور دائرہ نما جس سے منور شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔ اسی میں سے ایک لمبی سی شعاع آپ کی پیشانی مبارک کی طرف اور ایک کرن چہرۂ اقدس پر چھا گئی اور ہوتے ہوتے ان کی آنکھوں میں نور بھر گیا۔ آنکھیں پوری کھلی ہوئی تھیں اور پتلیاں تیر رہی تھیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت رحمانی میاں صاحب نے کہا۔ ابا، ابا! کیا بات ہے؟ اسی وقت انھوں نے سر ہلایا اور چہرہ جلدی سے قبلے کی طرف کر لیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت رحمانی میاں ڈاکٹر کو لینے کے لئے چلے گئے یا کسی سے ڈاکٹر کو بلوانے کیلئے چلے گئے۔ آپا صاحبہ (حضور مفسر اعظم کی اہلیہ محترمہ) جلدی جلدی خمیرہ اور دودھ کی پیالی لے کر آئیں۔ لبوں سے چمچہ لگایا تو ایک چمچہ لے کر دوسری نہیں لی۔ آنکھیں بند تھیں۔ لب ہل رہے تھے۔ رحمانی میاں صاحب کے کچھ پوچھنے پر صرف سر ہلا دیا۔ صبح ۷ بجے کا وقت تھا۔ اس وقت انکا چہرہ پہلے سے بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ لبوں پر تبسم کی کرنیں مچل رہی تھیں۔

بالآخر وقت رخصت مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا چہرہ زیبا سامنے رہا۔

بقول حضرت علامہ حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی علیہ الرحمہ ؎

بند جب خواب اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

اس منظر کے دیکھنے والوں نے بتایا کہ سرکار ابد قرار کے وہاں آمد کی روشنی تھی۔ ایسا ہی واقعہ بوقت وصال سرکار اعلیحضرت بھی پیش آیا تھا۔ اس روشنی کی بابت علماء نے بتایا کہ اس وقت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور مفسر اعظم کو دیدار سے شرف بخشا۔ مفسر اعظم کے وصال کے ۱۲ دن بعد عرس رضوی شروع ہو گیا۔ حضرت رحمانی میاں صاحب نے مفسر اعظم کے نام سے کارڈ چھپایا تھا۔

حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس بار زائرین بہت آئے اور چادریں بھی بہت پڑھیں۔

دراصل اس عرس میں عقیدت کیشان مفسر اعظم خصوصیت کے ساتھ انھیں عقیدت کا خراج پیش کرنے آئے تھے۔ عوام اہلسنت کی آپ سے عقیدت و محبت دیکھکر لوگ حیران رہ گئے اور کچھ کو حسد ہوا۔ وصال کی خبر پورے شہر اور اطراف و جوانب میں بجلی کی طرح دوڑ گئی۔ انسانوں کا اژدحام ہونے لگا۔ پورا مکان (زنانخانہ) عورتوں سے بھر گیا۔

جس دن حضرت کا وصال ہوا۔ موسم بڑا خوشگوار تھا۔ اچانک ٹھنڈک ہو گئی تھی۔ حالانکہ جون کا مہینہ تھا۔

بات دراصل یہ تھی کہ آپ اللہ کے ولی تھے۔ اور آپ کو اپنی زندگی میں تازہ اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

خوشگوار ہوا سے بڑا شوق تھا۔ اور اس لئے آپ کے کمرے میں کھڑکیاں اور روشندان زیادہ تھے۔ اور آپ ہمیشہ روشن دان کھلوا کر سوتے تھے۔ پنکھوں کا بھی انتظام رکھتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اللہ کے ایسے تازگی پسند ولی کے وصال کے اور گرمی اور دھوپ کا کیا کام

بعد نماز مغرب غسل شریف ہوا۔ غسل شریف آپ کے صاحبزادہ اکبر ریحان ملت حضرت علامہ ریحان رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی سید افضال حسین مونگیری قدس سرہ، حضرت علامہ احسان علی صاحب محدث بہاری علیہ الرحمہ (شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف) حضرت مفتی محمد احمد جہانگیر خاں صاحب، سید حمایت رسول بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ سید محمد عارف نانپاروی وغیرہ نے کرایا اور دس بجے شب فراغت پائی۔ پوری رات نعت خوانی ہوتی رہی۔

دوسرے روز یعنی ۱۲؍ صفر المظفر / ۱۳؍ جون بروز یکشنبہ بعد نماز فجر جلوس جنازہ نومحلہ مسجد کے لئے چلا۔ دفاتر، کچہری، مدارس اور اسلامیہ کالجوں میں چھٹی ہوگئی تھی۔ جنازہ میں آدمیوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ راستے میں جدھر جدھر سے جنازہ گزرتا تھا، عورتیں چھتوں پر کھڑی ہو کر عاشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آخری برات کو دیکھ رہی تھیں۔

جنازہ نومحلہ مسجد کے قریب پہنچا تو لوگ درختوں پر چڑھ گئے۔ نومحلہ مسجد میں جگہ ناکافی تھی۔ اس لئے جنازہ اسلامیہ کالج کے گراؤنڈ میں لے جایا گیا اور تقریباً ۸ بجے نماز جنازہ ہوئی۔

نماز جنازہ نائب مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب نے پڑھائی

بعد نماز جنازہ خانقاہ عالیہ رضویہ سوداگران لایا گیا۔ صبح تقریباً ½ ۹ بجے حضور اعلیٰحضرت امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ کے مزار اقدس کے داہنی جانب آپ کو آپ کی قبر اطہر میں مفتی محمد احمد جہانگیر خاں، مرحوم سید اعجاز حسین بریلوی مرید اعلیٰحضرت اور دیگر احباب نے اتارا اور اس رضوی دولہا کو آرام سے لٹا دیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مادہ ہائے تاریخ وفات

از:۔ راقم الحروف ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

نوٹ:۔ اس کتاب کو مرتب کرتے وقت یہ مادے فقیر راقم الحروف نے استخراج کئے۔

۱۔	ثانیٔ رضا رحمۃ الجلیل الوہاب	۱۹۶۴ء
۲۔	زبانِ رضا نورالاوّل	۱۳۸۵ھ
۳۔	مفسرِ اعظم قدس سرہ الباقی	۱۹۶۴ء
۴۔	بہشت مکانی سیدناشاہ حاجی جیلانی	۱۳۸۵ھ
۵۔	شمع شبستانِ علم وزہد	۱۳۸۵ھ
۶۔	ماہتاب علم ومعرفت	۱۳۸۵ھ
۷۔	شاہزادۂ مجدد اعظم	۱۳۸۵ھ
۸۔	آہ عبد مصطفےٰ مولائی شاہ ابراہیم رضا	۱۹۶۴ء
۹۔	آہ بہارِ چمن مولا رضا	۱۳۸۵ھ
۱۰۔	نائب شیخ عبدالقادر	۱۳۸۵ھ
۱۱۔	رضی الحلیم الملیک عنہ	۱۳۸۵ھ
۱۲۔	رخصت ولی الحی	۱۳۸۵ھ
۱۴۔	رفت جنت قطب اعلےٰ	۱۳۸۵ھ
۱۵۔	رفت جنت قطب عالی	۱۳۸۵ھ
۱۶۔	نازش رضا قدس سرہ المہیمن	۱۹۶۴ء
۱۷۔	عبد مصطفےٰ شاہ محمد ابراہیم رضا	۱۹۶۴ء
۱۸۔	الوداع شہنشاہ خطبار	۱۳۸۵ھ
	تاج المفسرین شہ جیلانی میاں	۱۳۸۵ھ

www.muftiakhtarrazakhan.com

مادہ ہائے تاریخ وفات

(۱) از: محبوب ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محبوب علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(ا) رفت جنت نبیرۂ مرشدی ——— ۱۹۶۴ء

(ب) سیدنا ابراہیم رضا ——— ۱۳۸۵ھ

(۲)

قطعہ تاریخ وصال

از: حضرت سید شریف احمد شرافت قادری سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ ساہن پال شریف گجرات (پاکستان)

چوں ز دنیا رفت جیلانی میاں — داخل جنت شدہ با اولیاء
خلف والا حجۃ الاسلام بود — زینت سجادۂ احمد رضا
صاحب تدریس و ترویج علوم — جامع علم و عمل فخر الوریٰ
ماہر تفسیر ہم شیخ الحدیث — آفتاب دین حق شمع ہدیٰ
اہلسنت والجماعت را قویم! — مذہب حنفیہ را بودہ ضیاء
فیض یابان علومش صد ہزار — زاہد و عابد ولی و پارسا

چوں شرافت جست سال رحلتش
گفت ہاتف انور مولٰنا رضا
۱۳۸۵ھ

تعزیتی خطوط اور تاثرات

(۱) برہان ملت حضرت علامہ مولانا محمد برہان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضور اعلیحضرت

عزیز القدر سعادت شعار مولینا ریحانی میاں۔ سلام و دعاء

مزید حیات و ترقی درجات مولیٰ عزوجل آپ سب بھائیوں بہنوں اور آپ کی محترمہ والدہ کو صبر جمیل کی توفیق جلیل مرحمت فرمائے۔ انتہائی غم واندوہ کے ساتھ اپنے

www.muftiakhtarrazakhan.com

محترم آقا زادہ، آپ کے والد ماجد حضرت مولینٰا جیلانی میاں علیہ الرحمہ کے وصال کی پرحزن وملال خبر تار میں پڑھ کر آنکھوں سے بے پناہ آنسو رواں ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

میرے بچو! باوجود بخار کے اسی وقت کلکتہ میل سے روانہ ہونے کی تیاری کی، فون پر انکوائری سے معلوم ہوا کلکتہ میل دو منٹ میں چھوٹ رہا ہے۔ تو کلکتہ میل سے روانہ ہونے پر بھی کسی طرح دفن کے وقت نہ پہنچ سکتا تھا

برخوردارم! مرحوم کے ضعف اور مرض کی حالت جو فقیر نے آخری ملاقات کے وقت دیکھی، مایوس کن تھی۔ بہر حال ایک سایۂ عاطفت تھا جو نہ صرف آپ صاحبزادوں پر سے بلکہ اہلسنت پر سے اٹھ گیا۔ علیہ رحمۃ ربنا الرحیم۔ آپ تمام بھائیوں کو صبر وہمت لازم ہے۔ اور اپنی دکھیا ماں کے دل کو ڈھارس دینا بھی۔ میری طرف سے بہت دعا کہنا اور حتی الامکان اپنے محترم والد علیہ الرحمۃ کے وقار کا خیال رکھنا۔ حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ سے ایسا طرز عمل اختیار کیجئے کہ ان کے ہاتھ مضبوط ہوں اور آپ لوگوں پر انھیں پورا اعتماد ہوجائے۔ پھر وہ آپ کے نانا ہیں اور دادا بھی۔ لہذا ان کی سرپرستی ہی انشاء العزیز آپ لوگوں کے لئے باعث عزت وافتخار ہوگی۔ ۱۲ر صفر کو صبح یہاں بہت بڑے اجتماع میں ختمات قرآن کریم وفاتحہ کے بعد تبرک تقسیم ہوا۔ فقیر نے حضرت ممدوح علیہ الرحمہ اور خاندان سے دیرینہ وابستگی اور تعلقات کا ذکر کیا۔ پورا مجمع چشم پرآب آہ برلب تھا انشاء العزیز عرس اقدس میں اگر صحت نے اجازت دی تو حاضر ہوکر قبر شریف سے استفادہ کروں گا۔

فقیر آستاں برہان الحق قادری رضوی غفرلہ جبل پور

استاذ العلماء حضور حافظ ملت علامہ مولانا حافظ شاہ عبد العزیز قبلہ محدث مراد آبادی ثم مبارک پوری، بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

مکرم ومحترم ومحتشم جناب مولانا اختر رضا خاں صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

www.muftiakhtarrazakhan.com

طویل سفر سے واپسی پر آپ کے والد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی خبرِ رحلت ملی حضرت موصوف صوری و معنوی تمام خوبیوں کے جامع تھے، جامع الکمالات تھے۔ دینِ متین کی بڑی زرّیں خدمت انجام دیتے تھے۔ حضرت مرحوم کا وجود بڑا ہی قیمتی وجود تھا۔ ان کی رحلت سے ایک خلا محسوس ہو رہا ہے۔ سخت صدمہ ہے۔ نہایت افسوس ہے۔ مشیتِ ربانی میں بجز صبر چارہ نہیں۔ لہٗ ما اعطا ولہ ما اخذ وکل شیٔ باجل مسمّی فلتصبر والتحتسب۔ آپ صبر کریں، متعلقین کو صبر کی تلقین فرمائیں۔ مولائے کریم آپ کو صبر جمیل، اجر جزیل عطا فرمائے اور حضرت موصوف کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے فیوض و برکات آپ سے جاری فرمائے۔ آمین! حضرت قبلہ کیلئے دار العلوم اشرفیہ میں جلسۂ تعزیت منعقد ہوا۔ ۲۲ ختم مجید اور ۱۷ پارہ کا ایصال ثواب کیا گیا۔ مولائے کریم قبول فرمائے اور حضرت موصوف کے لئے رفعت درجات کا سبب قرار دے۔ آمین! جملہ احباب، کو سلام مسنون و تعزیت

عبد العزیز عفی عنہ

۲۔ حضرت مولینا سید شاہ محمد عارف اللہ صاحب میرٹھی۔ صدر جمعیۃ العلما پاکستان

سٹیلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی (پاکستان)

محترمی! زیدت معالیکم۔ سلام مسنون، نیاز مشحون

۲ بجے شب آپ کا مرسلہ تار موصول ہوا۔ حضرت جیلانی میاں صاحب مرحوم و مغفور کی رحلت نے دنیائے سنیت میں خلا پیدا فرما دیا۔ حضرت حق جل مجدہ اس کو پورا فرمائے اور صاحبزادگان خانوادہ رضویہ کو خدمت دین و اشاعت سنیت کا صحیح اہل بنائے اور آپ سب حضرات کی سرپرستی اور تمام اہل سنت کی قیادت کے لئے حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ کو عمر طویل عطا فرمائے۔ حضرت مبرور ایک بار راولپنڈی تشریف لائے تھے۔ اور ان کی پاکیزہ صحبت کے اثرات آج تک دل پر نقش ہیں۔

میں نے آج صبح تمام مقامی اخبارات میں اس خبر کی اشاعت اور ۱۶؍جون بعد جمعہ آستانہ جات اور مساجد میں بالعموم اور فقیر کدے پر بالخصوص ایصالِ ثواب کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

قرآن خوانی کی مجالس کے انعقاد کا اعلان بھیج دیا ہے۔

میری طرف سے متعلقین و پسماندگان سے اظہار تعزیت فرما دیجئے۔ پاک و ہند کی باہمی کشمکش مخل ہے ورنہ تعزیت کے لئے حاضر ہونے کی سعادت پاتا۔ احباب اہلسنت سے سلام فرما دیجئے۔

دعاگو: شاہ محمد عارف اللہ قادری

۴۔ ضیغم اہلسنت حضرت مولانا محب رضا ابوالظفر محبوب سبحانی
جامع مسجد مدن پورہ بمبئی ۸

شاہزادۂ مکرم مولانا محمد ریحان رضا خاں صاحب زید مجدہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حادثہ فاجعہ کا قلبی و روحی صدمہ ہے۔ حکم الٰہی میں کیا چارہ سوائے صبر کے اور صبر کرنے والوں کے لئے ہی اجر ہے۔ اعظم اللہ تبارک و تعالیٰ اجرکم فی اعطا الصبر۔ خدا تعالیٰ آپ اور والدہ ماجدہ اور جملہ اخوان و اخوات و اعزا کو صبر عطا فرمائے۔ آمین آمین! اور حضرت سیدنا ابراہیم رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کے درجات بلند فرمائے اور جنات علیا میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کے قرب میں جگہ بخشے۔ آمین

رفت جنت نبیرۂ مرشدی
۱۳۸۵ھ

سگ رضوی فقیر ابوالظفر محب الرضا رضوی لکھنوی غفرلہٗ
۱۹۶۴ء
سنی بڑی مسجد، مدنپورہ، بمبئی ۸

۵۔ شہزادہ محدث اعظم حضرت مولانا سید محمد مدنی صاحب اشرفی الجیلانی
کچھوچھہ شریف۔ فیض آباد (یو۔پی)

شہزادگانِ والا تبار! ——— سلام و رحمت!

والد محترم حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار شریف کے قریب بیٹھا ہوا تھا، ڈاکیہ نظر آیا۔ تار دیا، اس کو کھولا، بے ساختہ زبان سے نکلا انا للہ وانا الیہ راجعون ط ... آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا — یہ حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

آفتاب غروب ہوا کرتا ہے، فنا نہیں ہوتا اور غروب ہو کر بھی جس دنیا سے غروب ہوتا ہے وہاں چاند ستاروں کے ذریعے اپنی روشنی پہنچایا کرتا ہے۔ گویا اس کا ربط اس دنیا سے ختم نہیں ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ پہلے بے واسطہ فیضانِ نور کر رہا تھا اور اب بذریعہ واسطہ وتوسّل ـــــ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر ہے کہ آفتاب کا یہ غروب بھی اپنی جگہ ہے، جسے ہم اپنی دنیا کا غروب کہتے ہیں وہ کسی اور دنیا کا طلوع ہے ـــــ اس بات کی صداقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نفس الامر میں آفتاب ہمیشہ نصف النہار پر رہتا ہے، خواہ وہ ہمارا نصف النہار ہو یا کسی اور کا۔ اِس دنیا کا نصف النہار ہو یا اُس دنیا کا۔ مگر یہ حقیقت بھی ناقابلِ انکار ہے کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو ساری دنیا پر غم والم کا اندھیرا چھا جاتا ہے، دل کی زبانِ حال پکار اٹھتی ہے کہ میرے آفتاب! مجھے یقین ہے کہ تو میری دنیا سے غروب ہو کر کسی اور دنیا کے نصف النہار پر ضیا باریاں کر رہا ہے۔ لیکن تیری جدائی سے یہ جو اندھیرا چھا گیا ہے، اسے کیسے دور کیا جائے۔ آسمان تو ستاروں سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے، لیکن زمین کے ذرّوں میں تابانی کہاں سے لائی جائے۔ تو نے چاند کے ذریعے فیضانِ نور کیا تو ہمیں چاندنی ملی جو ہماری نگاہوں کا نور اور دل کا سرور بنی۔ لیکن تیرے رہنے سے ذروں میں جو تابانی تھی وہ نظر نہیں آتی۔ حقیقت تو یہی ہے ؎

سحر کے جلوے نہ ہوں گے پیدا ہزار چمکا کریں ستارے
طلوعِ خورشید ہی سے آفاق کو نئی زندگی ملے گی

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہمارا جانے والا علم و فضل کا آفتابِ نیمروز، خاندانِ رضویہ کا باوقار شہزادہ وچشم وچراغ اور اپنے آبا و اجداد کی ایسی سچی یادگار تھا کہ دنیا اسے مفسرِ اعظم کہنے پر مجبور ہو گئی۔ اس لئے کہ یہ وہ حقیقتیں ہیں جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں ـــــ لیکن اتنا کہنے پر جی نہیں مانتا کہ خدا جانے اس امتِ مسلمہ کی آزمائش کی انتہا کیا ہے جو اپنے سچے بہی خواہوں سے رہنماؤں سے محروم ہوتی جا رہی ہے ؎

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

www.muftiakhtarrazakhan.com

میرے شہزادو! آپ اپنے شفیق باپ سے جدا ہو گئے اور قوم مسلم اپنے ایک مہربان دوست سے۔ مگر غم والم کی اس تاریکی میں بھی یہ تصور ہمارے دل ودماغ کے لئے اطمینان بخش ہے کہ ہم تو اپنے جانے والے سے دور ہو گئے لیکن ہمارا جانے والا آج بھی ہم سے قریب تر ہے۔ آپ پر اس کا فیضان خاص ہوگا اور آپ لوگ انشاء اللہ آسمان علم وہدایت پر نجم وقمر بن کر چمکیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والد محترم کا سچا جانشین بنائے اور آپ کے ذریعے ساری قوم آپ کے والد محترم کے فیضان سے فیضیاب ہوتی رہے۔ میں آپ لوگوں اور جملہ متعلقین کی خدمات میں کلمات تعزیت پیش کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مفسر اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور ان کے اخلاف کے ذریعے ان کے فیضان کو ہم میں جاری رکھے، اور آپ لوگوں اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یا مجیب السائلین بحق طٰہٰ ویٰسٓ بحرمۃ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

(غمزدہ محمد مدنی)

(۸) حضرت مولینا مولوی عبد المصطفیٰ صاحب اعظمی دھوراجی

حضرت مخدوم زادہ محترم جناب مولٰینا ریحان رضا رحمانی میاں صاحب۔ زید مجدکم

السلام علیکم والرحمۃ .... مزاج گرامی!

آپ کے والد ماجد نبیرۂ اعلیحضرت علامہ شاہ مولٰینا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے ارتحال پر ملال کی خبر تار سے ملی۔ انتہائی رنج وصدمہ ہوا کہ حضور مرشد برحق حضرت اقدس مولٰینا شاہ حجۃ الاسلام صاحب قدس سرہ العزیز کی ایک بڑی نشانی سے ہم لوگ محروم ہو گئے اور دنیائے سنیت ایک بہت بڑے کامیاب مدرس ، پُرتاثیر مقرر و صاحب قلم عالم دین کے فیضان کے فقدان سے غمزدہ وسوگوار ہو گئی۔ افسوس صد افسوس، لیکن بہرحال رضا بالقضا، لازم ایمان ہے۔ اس لئے میں آپ کے اس رنج وغم میں شریک ہوتے ہوئے آپ سب عزیزان کو صبر کی تلقین و تعزیت تحریر کرتا ہوں۔ ان

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ ما اخذ وما اعطیٰ وکل شیئ عندہ باجل مسمّیٰ۔ ان فی اللہ عزمن کل مصیبۃ وخلفا من کل غایت فباللہ فثقوا وایاہ فارجوا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے متعلقین کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔ یہاں کے قرب وجوار میں ہر جگہ یہ خبر بھیجدی گئی ہے اور ہر جگہ ایصال ثواب کا اہتمام بھی ہوا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور حضرت قبلہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ عزیزان کو ان کا خلف الصدق بنائے۔ آمین۔ قبر شریف پر مجھ فقیر اور دھوراجی کے برادران اہل سنت زید مجدہم کا سلام عرض فرما دیجئے۔ والسلام!

۷۔ فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولٰنا محمد رجب علی صاحب قادری رضوی نانپاروی

مخدومی حضرت شاہزادۂ گرامی   اَلسّلام علیکم

حضرت اقدس مخدومنا الکریم علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر جانکاہ نے دلوں کو پاش پاش کر دیا۔ آہ! وہ پیکرِ اخلاص، حامیٔ سنت، ماحیٔ ضلالت، مفسر اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان اب ہم سے بظاہر جدا ہو گئے۔ مولیٰ کریم وکارساز اپنے جوارِ کرم میں حضرتؒ علیہ الرحمۃ کو مراتب عالیہ بخشے اور آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ فقیر بے مایہ کے دل پر جو گزری، وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ مرضیٔ مولیٰ تعالیٰ از ہمہ اَولیٰ واعلیٰ۔ مولیٰ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور اسی کا ہے جو اس نے لے لیا۔ ہر شئے کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے جس سے کمی بیشی نا متصوّر۔ مخدوما و عزیزا! اب آپ اس مسلک مبارک کی ترویج اور اس کے نشر واشاعت میں بجان ودل متوجہ ہو جائیں جس کی تعلیم آپکے گھر سے دنیائے اہلسنت کو ملی ہے۔ اپنے علم وعمل سے عالم کو سنواریئے اور اب سنی دنیا میں ایک نیا انقلاب برپا کیجئے۔

کام کر جائے جو دینِ پاک کا   ہو گیا وہ کامیابِ زندگی
ٹوٹ جاتا ہے ہوا کی ٹھیس سے   کتنا نازک ہے حبابِ زندگی

۸۔ مخدومی ومحترمی جناب سید حمایت رسول صاحب رضوی
صدر ریلیف کمیٹی کل ہند جماعت رضائے مصطفےٰ۔ بریلی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اپنے آستانۂ مبارکہ محلہ خواجہ قطب. بریلی میں تین سال کی طویل علالت کے بعد اس کے دوران خدمت دینِ متین مسلسل جاری رکھی) بعمر ۶۰ سال نبیرہ اعلیحضرت مفسر اعظم ہند الحاج مولٰنا مولوی شاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں نے صبح ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ ۱۲ جون ۱۹۶۵ء یوم شنبہ کو شدید کمزوری کے باوجود حسب معمول خود اپنے قدموں چل کر استنجا و وضو وغیرہ سے فراغت کے بعد نماز فجر ادا کی۔ بعدہٗ بستر علالت پر لیٹے لیٹے اوراد و وظائف میں مصروف تھے کہ اسی حالت میں صبح ۷ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ وصال مبارک کی خبر شہر میں بجلی کی طرح اُڑ گئی۔ آناً فاناً جوق در جوق مخلوق آنے لگی۔ دن بھر یہ سلسلہ جاری رہا۔ عورتوں کا اژدھام الامان والحفیظ۔ آستانہ مبارکہ اپنی وسعت کے باوجود اس مجمع کا کفیل نہ ہوسکا۔ ایصال ثواب اور زیارت کا سلسلہ جاری رہا مخلوق اپنے محبوب دینی پیشوا کی زیارت کرنے اور خراج عقیدت پیش کرنے آتی جاتی رہی۔ بعد مغرب غسل شریف ہوا۔ جناب مولٰنا مفتی سید محمد افضل حسین، مولٰنا حافظ محمد احمد جہانگیر صاحب، جناب مولٰنا محمد احسان صاحب، جناب مولٰنا سید عارف علی صاحب نانپاروی، جناب مولٰنا ادریس رضا خاں صاحب، جناب مولٰنا احسان علی صاحب جناب احمد حسین خاں صاحب، جناب خلیل الرحمٰن خاں صاحب، جناب فضل الرحمٰن خاں صاحب، جناب ریحان رضا خاں صاحب، جناب امید رضوی صاحب، جناب سید اعجاز حسین صاحب، جناب سجاد حسین صاحب، جناب ناصر میاں صاحب رضوی، جناب ضیاء الرحمٰن صاحب، یہ فقیر سید حمایت رسول اور بہت سے حضرات موجود تھے۔ غسل شریف سے دس بجے شب میں فراغت ہوئی۔ آنے والے مرد عورتوں کی کثرت شب بھر رہی۔ اِدھر شب بھر نعت خوانی و ایصالِ ثواب اُدھر تیاری قبر —— اب دوسرے دن ۱۲ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ ۱۳ جون ۱۹۶۵ء یوم یکشنبہ کو صبح ۱/۲ ۶ بجے حسب مجوزہ پروگرام میت کو نماز جنازہ کیلئے نعت خوانی ہوتے ہوئے مسجد نو محلہ لے جایا گیا۔ باوجود اس کے گزشتہ دن ماہ کا دوسرا ہفتہ ہونے کے باعث دفاتر اور کچہری کی چھٹیاں تھیں، لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے اعلان نہ ہوسکا۔ پھر بھی بے پناہ مجمع تھا۔ اس مجمع کثیر کے باعث مسجد کا مخصوص حصہ نمازِ جنازہ کے لئے ناکافی

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھا۔ اس لئے اسلامیہ کالج کے میدان میں سایہ دار جگہ میں نماز جنازہ مقررہ وقت پر صبح ۸ بجے ہوئی۔ جناب مولانا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ زیارت کرائی گئی، پھر جنازہ کو خانقاہ عالیہ رضویہ لایا گیا۔ بعد نماز جنازہ عوام کے بے پناہ ہجوم میں اور زیادہ اضافہ ہو چکا تھا۔ جاتے اور لوٹتے وقت نعت خوانی ہوتی رہی۔ اور کوٹھے، بالاخانے اور چھتیں اپنے محبوب دینی پیشوا کی زیارت کے لئے عورتوں سے پٹی پڑی تھیں۔ باوجودیکہ دولانبے بانس پلنگ میں اس لئے باندھ دئے گئے تھے کہ زائد سے زائد لوگوں کو کاندھا دینے میں آسانی ہو، لیکن کثیر مجمع کے باعث بہت مخلوق کاندھا دینے سے محروم رہ گئی۔ پروگرام کے مطابق صبح ۹½ بجے ہی قبر اطہر میں (دائیں جانب جوار اعلیحضرت رضی اللہ عنہ میں) جناب مفتی سید محمد افضل حسین صاحب، جناب مولانا محمد احسان علی صاحب جناب مولانا سید عارف علی صاحب نانپاروی جناب سجاد حسین صاحب اور اس فقیر سید حمایت رسول نے جسد مبارک کو جناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب جہانگیر جناب سید اعجاز حسین صاحب جناب محمد غوث خاں صاحب جو قبر منور کے اندر تھے اتارا اور آرام سے لٹا دیا۔ ۱۰ بجے سے قبل قبر شریف کو بند کر دیا گیا۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ خاندان رضویت خصوصاً شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ اور ان کی اہلیہ محترمہ مبارکہ جنابہ چھوٹی بی صاحبہ شاہزادی حضرت مفتی اعظم ہند اہلیہ محترمہ حضرت جیلانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے شہزادگان و شہزادیوں کو و نیز ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جنت الفردوس۔ آمین بجاہ حبیبك سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم۔

فقیر سید محمد حمایت رسول قادری رضوی مصطفوی
صدر ریلیف کمیٹی مرکزی جماعت رضائے مصطفےٰ
بریلی شریف

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک تاثراتی تقریر

شہزادۂ مفسر اعظم ریحانِ ملت حضرت علامہ مولانا ریحان رضا خاں صاحب رحمانی (رحمۃ اللہ علیہ)

محترم المقام! السلام علیکم

یوں تو ہمیں یقین ہے کہ حضرت والد محترم ان ہستیوں میں سے تھے جو کبھی نہیں مرتے کیونکہ انھوں نے اپنی زندگی ایسے سانچے میں ڈھال لی تھی کہ سوائے خدا اور رسول کی مدح کے کوئی مشغلہ ہی نہ تھا۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ذکر اللہ و ذکر رسول میں رطب اللسان رہتے تھے۔ "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" پر ان کا ایمان تھا اطاعت رسول و اتباع پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے دل میں جاگزیں تھی تو اس آیت کے مصداق وہ اللہ کے محبوب ہو گئے تھے۔ ایسے حضرات مرتے نہیں بلکہ "یَنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ" ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال فرماتے ہیں اور ان کے فیوض و برکات کی نہریں حسب سابق جاری رہتی ہیں بلکہ ان کے جوش و تموج میں پہلے کی بہ نسبت بدرجہا زیادتی ہو جاتی ہے۔ مگر اس ظاہری جدائی اور مفارقت سے جو صدمہ اور ٹھیس دل کو پہنچتی ہے وہ قابل برداشت نہیں ہوتی۔ یہی حال ہمارا بھی ہے کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ حضرت والد محترم آج بھی زندہ ہیں، وہ آج بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ دل کو قرار نہیں آتا۔ ہماری آنکھیں ان کی صورت دیکھنے کے لئے ترس رہی ہیں۔ ہمارے کان ان کی آواز سننے کے لئے بیقرار ہیں

افسوس! آج ہمیں بیٹا کہہ کر پکارنے والا نہ رہا۔ یا اللہ! ہم سے کیا ایسی خطا ہوئی تھی جس کی پاداش میں ہمارے شفیق باپ کو ہم سے جدا کر لیا گیا۔ آج ہر فرد ہمارا غمگسار ہے، ہمارا ہمدرد ہے، چارہ گر ہے۔ جد امجد حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ ہمارے سرپرست ہیں اور ہمارے غم میں شریک، مگر پدرانہ شفقت ہمیں کس سے حاصل ہو، بیٹا کہہ کر ہمیں کون سینے سے لگائے۔ ابا کہہ کر ہم کس کی قدم بوسی کریں۔ آہ! اس درد کی دوا

www.muftiakhtarrazakhan.com

کسی چارہ گر کے پاس نہیں۔ اس غم کا مداوا کوئی غمگسار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ ہم پر رحم کرے اور ہمیں صبر و سکون عطا فرمائے۔ آمین

منظوم تاثرات

از: جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری قبلہ

نوٹ: مفسر اعظم علیہ الرحمۃ کے وصال پر حضرت جانشین مفتی اعظم ہند جامعہ ازھر قاہرہ میں زیر تعلیم تھے۔

(۱)

نت نئی روز ایک الجھن ہے — اُف غمِ روزگار کا عالم
کیف و مستی میں غرق ہے دنیا — جانے کیا دلفگار کا عالم
اے خدا تجھ پہ خوب ظاہر ہے — ہے جو مجھ سوگوار کا عالم
جانِ گلشن نے ہم سے منھ موڑا — اب کہاں وہ بہار کا عالم
اب کہاں وہ چھلکتے پیمانے — اب کہاں وہ خمار کا عالم
ہائے کیا ہو گیا گھڑی بھر میں — وہ شکیب و قرار کا عالم
دارِ فانی سے کیا غرض اس کو — جس کا عالم قرار کا عالم
اب وہ رنگینیاں نہیں یارب — کیا ہوا بزمِ یار کا عالم

یاد آتا ہے وقتِ غم اختر
رخصتِ غم گسار کا عالم

(ب)

حامیٔ دینِ ہدیٰ تھے شاہ جیلانی میاں — بالیقین مردِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں
مثلِ گل ہنگامِ رخصت مسکراتے ہی رہے — پیکرِ صبر و رضا تھے شاہ جیلانی میاں
چل بسے ہم کو دکھا کر راہ سیدھی خلد کی — دینِ حق کے رہنما تھے شاہ جیلانی میاں
ہجر کی لائے نہ تاب اور آخرش جا ہی ملے — عاشقِ خیر الوریٰ تھے شاہ جیلانی میاں
مال و زر سب کچھ نچھاور راہِ حق میں کر گئے — کیسے مخلص پیشوا تھے شاہ جیلانی میاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہم کو بن دیکھے تمہیں اب کیسے چین آئے حضور — تم شکیبِ اقربا تھے شاہ جیلانی میاں

صبر و تسلیم و رضا کی اب ہمیں توفیق دے — یترے بندے لے خدا تھے شاہ جیلانی میاں

شور کیسا ہے یہ برپا غور سے اختر سنو

پر تو احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں

(۳) از: جناب محمد رضا خاں بنگش بریلوی

دے کے ہم کو صدمۂ جانکاہ جیلانی میاں — آج لی جنت کی تم نے راہ جیلانی میاں

آسمانِ رضویت کے تھے چمکتے آفتاب — حجۃ الاسلام کے تھے ماہ جیلانی میاں

اہلسنت آپ کی فرقت سے سب بے چین ہیں — کس طرح چین آئے ان کو آہ جیلانی میاں

چپکے چپکے خلد کی تیاریاں کرتے رہے — آج رخصت ہو گئے ناگاہ جیلانی میاں

خوب کی تبلیغ اوصاف رسول اللہ کی — اور دکھائی سب کو سیدھی راہ جیلانی میاں

منکرینِ نعت کے منھ میں زبانیں گنگ تھیں — ماحیٔ بدعت تھے تم واللہ جیلانی میاں

درس حق دیتے رہے تقریر سے تحریر سے — آپ تھے حق بین و حق آگاہ جیلانی میاں

سب عزیز و اقربا چھوٹے بڑے ہیں سوگوار — ہے کچھ ایسا یہ غم جانکاہ جیلانی میاں

بنگش عاصی بھی ہے اس خانوادے کا غلام

یاد رکھنا حشر میں یا شاہ جیلانی میاں

حضور مفتی اعظم ہند کی تعزیت

حضور مفسر اعظم ہند کے وصال پر سیدنا حضور مفتی اعظم بریلی شریف میں موجود نہیں تھے بلکہ کنہواں ضلع سیتامڑھی کے مدرسہ رضاء العلوم کے جلسے میں موجود تھے۔ وہاں ٹیلیگرام پہنچا تو آپ اپنے بھتیجے اور بڑے داماد کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر آبدیدہ ہو گئے حقہ سامنے سے فوراً ہٹا دیا اور بریلی شریف واپسی کی تیاری شروع کر دی۔

حضرت مفتی اعظم براہ مظفر پور دوسرے دن بریلی شریف پہنچے اور گھر نہ جا کر سیدھے مفسر اعظم کے مکان واقع محلہ خواجہ قطب پہنچے، نواسیوں اور نواسوں کو تسلی

RAMPUR RAZA LIBRARY
41983
13.2.97

www.muftiakhtarrazakhan.com

دی اور تعزیت کر کے محلہ سوداگران رضا مسجد آگئے۔ دیر تک فاتحہ خوانی میں مصروف رہے اور پھر دولت کدے پر تشریف لے گئے۔

اولاد امجاد

۱۔ صاحبزادی۔ کراچی (پاکستان) میں ہیں۔
۲۔ صاحبزادی۔ انتقال کر گئیں۔
۳۔ ریحانِ ملت حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد ریحان رضا خاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ صاحبزادی
۵۔ مولانا محمد تنویر رضا خاں صاحب مدظلہ۔ مفقود الخبر
۶۔ جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ
۷۔ مولانا محمد قمر رضا خاں صاحب مدظلہ
۸۔ مولانا محمد منان رضا خاں صاحب مدظلہ، مہتمم دار العلوم نوریہ رضویہ بریلی شریف

مفسر اعظم ہند اور معاصر علمائے اہلسنت

یوں تو حضور مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں ہندوپاک کے بڑے بڑے اور مشاہیر علماء تھے۔ اور سب کے سب دنیائے سنیت کی آبرو تھے۔ ان میں چند شخصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضور مفتی اعظم ہند
۲۔ خلیفہ اعلیحضرت حضرت مولانا برہان الحق جبل پوری
۳۔ سید العلما حضرت مولانا سید آل مصطفےٰ مارہروی
۴۔ محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد میاں اشرفی کچھوچھوی
۵۔ صدر العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

۶۔ حافظ ملت حضرت مولانا حافظ عبد العزیز مبارک پوری

۷۔ شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں پیلی بھیتی

۸۔ مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اڑیسوی

۹۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب لائلپوری

۱۰۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی

۱۱۔ صاحبزادہ صدر الشریعہ حضرت مولانا عبد المصطفٰے ازہری

۱۲۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین

۱۳۔ حضرت مولانا قاری مصلح الدین

۱۴۔ حضرت مولانا مفتی سید افضل حسین وغیرہ۔ رحمۃ اللہ علیہم

یہ تمامی حضرات مفسر اعظم سے محبت اور ان کی عزت کرتے تھے۔ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تو خیر بہت ہی متواضع عالم تھے۔ وہ تو اپنوں سے بہت چھوٹوں کا بھی اس طرح خیال رکھتے تھے اور ایسی قدر و منزلت کرتے تھے کہ بس لگتا تھا کہ ہر عالم ان کا مرشد زادہ ہے۔ حالانکہ وہ آل رسول تھے۔ انھیں خانوادۂ رضا کے ہر ہر فرد سے بڑی محبت تھی یہاں تک کہ وہ اس خانوادہ اور آستانۂ رضویہ کے خدام تک کا احترام فرماتے تھے۔ انھیں حضور مفسر اعظم سے بڑی محبت تھی۔

حضور مفسر اعظم علیہ الرحمہ جب پاکستان تشریف لے گئے تھے تو جن جن شہروں میں وہ گئے وہاں کے علماء نے زبردست استقبال کیا۔ لیکن ملتان میں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب قدس سرہٗ نے جس پیمانے پر استقبال کیا وہ ان کے امام احمد رضا اور شہزادۂ رضا سے محبت کی ایک حسین مثال ہے۔ مفسر اعظم کے مدرسہ انوار العلوم ملتان پہنچنے پر علامہ احمد سعید کاظمی صاحب نے حسب ذیل خیر مقدمی اشعار بزبانِ فارسی پیش فرمائے۔

خیر مقدم (حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ)

ایکہ از شہر بریلی سوئے ملتان آمدی
شکر احسانت کہ در احباب مہماں آمدی

www.muftiakhtarrazakhan.com

مرحباً اہلاً و سہلاً چوں نگویم از خلوص — از رہِ الطاف چوں سوئے مہماں آمدی
شد فروزاں از نزولت شانِ انوار العلوم — لطف فرمودی کہ اے مہماں ذیشاں آمدی
ظلِ اعلیٰحضرت اقدس بشد گویا عیاں — چوں بایں شانِ کرم در بزمِ یاراں آمدی
ما ہمہ از زمرہ خدام اعلیٰ حضرتیم — با یقیں میداں کہ در خدمت گزاراں آمدی
چونکہ عرف تست جیلانی میاں پس از کشش — جانب ما بندگانِ شاہِ جیلاں آمدی
کے او اگر دوزما شکرِ قدوم و لطف تو
اے جزاک اللہ کہ سوئے عزیباں آمدی

خیر مقدم

حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خاں صاحب مفسر اعظم ہند (علیہ الرحمہ) کے لائلپور ورود مسعود کے موقع پر

از: حضرت مولانا محمد ابراہیم خوشتر صاحب صدیقی

سلام اے حامی سنت سلام اے محسنِ اعظم — سلام اے ماحیٔ بدعت سلام اے محسنِ اعظم
تری ہستی متاعِ اہلسنت کی نگہباں ہے — کہ تو نورِ نگاہ حضرت حامد رضا خاں ہے
ترے افعال سے گلشن مہکتے ہیں شریعت کے — ترے اعمال سے روشن منازل ہیں طریقت کے
ترے ہر قول سے بے باکیٔ مسلم نمایاں ہے — ترے حسنِ عمل سے لوحِ انسانی درخشاں ہے
تری تقریر سے دیوبند کا ایوان لرزاں ہے — تری تحریر سے خود نجد کا شیطاں لرزاں ہے
ترا نقشِ قدم ایقان مستحکم کی راہیں ہیں — ترا جوشِ عمل مردِ مجاہد کی نگاہیں ہیں!
تری تقریر کا ماخذ کلام اللہ کیا کہیے — بجا ہے گر کہوں تجھ کو ولی اللہ کیا کہیے
ترا نظم سیاست درس ہے تنظیم عالم کا — ترا جوشِ تدبیر ہے سبق ایقانِ محکم کا
ترا ہر لفظ دشمن کے لئے اک تازیانہ ہے — ترا جوشِ ارادت فی الحقیقت عارفانہ ہے
خوشا قسمت کہ تم آئے نگاہوں کو قرار آیا — ہجوم زندگی لیتا ہوا دورِ بہار آیا
گھٹا امڈی گھرے بادل ہوائے خوشگوار آئی — صبا یہ مژدہ سرشار عالم میں پکار آئی
یہ دیکھو ابنِ حضرت حجۃ الاسلام آ پہنچے — پلانے کے لئے احمد رضا کا جام آ پہنچے

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہی احمد رضا جس کا یہ پیارا نام نامی ہے
وہی جو دینِ مصطفوی کا ناصر اور حامی ہے

وہی جس کا ہمارا منظرِ اسلام مظہر ہے
وہی جو دین و ملت کا مجدد اور رہبر ہے

دعا کیجئے کہ ہم تبلیغِ دیں کا کام کر جائیں
زمانے میں سرِ احمد رضا کا نام کر جائیں

مرے سر پر مرے سردار احمد کا رہے سایہ
ہمارا جامعہ ہوتا رہے بالا سے دو بالا

تری آمد مری تاریخ کا اک باب روشن ہے
بحمد اللہ لائلپور تیرا آج مسکن ہے

اسی موقع پر بعنوان خطاب ترحیب مندرجہ ذیل اشعار بزبانِ اردو پیش فرمائے گئے تھے۔

از: جناب غلام مصطفےٰ رضوی

مرحبا اب واردِ ملتان ہیں جیلانی میاں
حلقۂ احباب کے مہمان ہیں جیلانی میاں

کیوں نمایاں ہو نہ جائے شانِ انوار العلوم
اس کے مہمانِ عظیم الشان ہیں جیلانی میاں

اعلیحضرت کے نبیرے صاحبِ فضل و کمال
عزت و اکرام کے شایان ہیں جیلانی میاں

خیر مقدم کیوں نہ اخلاص و ادب سے ہم کریں
آپ کے ہم شاکرِ احسان ہیں جیلانی میاں

ہو نہیں سکتا ادا شکرِ قدومِ آں جناب
آپ کے بس ہم دعا گویاں ہیں جیلانی میاں

مندرجہ بالا علمائے کرام میں سے دو حضرات سے حضور مفسر اعظم کے بڑے خصوصی تعلقات تھے۔ حضور محدث اعظم[1] آپ کی علمیت اور خطابت کے بڑے معترف تھے۔ اکثر جلسوں میں حضور محدث اعظم اور حضور مفسر اعظم کا ساتھ رہتا تھا۔ بالخصوص کلکتہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں۔ حضور محدث اعظم کے جانشین حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ بھی حضور مفسر اعظم سے بڑے متاثر تھے اور بارہا لوگوں سے آپکی خطابت کی تعریف کر چکے ہیں۔ آج بھی وہ علمی خطابت کے معاملے میں سب سے زیادہ متاثر حضور مفسر اعظم ہے۔

---

[1] محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ

حضور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے ہی خلیق اور متواضع تھے۔ ان کا تو یہ عالم تھا کہ کوئی عام سنّی بھی جب ان کے ہاتھ چومتا تھا تو وہ خود بھی اس کے ہاتھ چوم لیا کرتے تھے۔ حضور مفسر اعظم تو خیر ان کے مرشد زادہ تھے۔ وہ حضور مفسر اعظم سے زبردست عقیدت رکھتے تھے۔

حضرت مولانا نعیم اللہ خاں صاحب موجودہ صدر المدرسین دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف نے خود حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے زبان مبارک سے سنے ہوئے مندرجہ ذیل واقعے کو کئی بار بیان کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اور حضور مفسر اعظم کی عظمت ولایت کے بھی قائل ہوں اور ان سے مجاہد ملت کی عقیدت بھی دیکھیں:۔

"حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ صرف نام کے مجاہد نہیں بلکہ وہ حقیقۃً مجاہد تھے۔ مسلم مسائل سے متعلق حکومت سے مطالبات کے سلسلے میں انھیں کئی بار جیل بھی جانا پڑا اور سخت اذیتیں برداشت کرنی پڑیں۔ لیکن حق گوئی سے باز نہیں آئے۔ انہوں نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے سامنے بھی بیباکی اور حق گوئی کا اظہار کیا۔ وہ اللہ کے شیر تھے اور اللہ کے شیروں کو روباہی نہیں آتی ؎

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ایک بار وہ اسی حق گوئی کی پاداش میں جیل بھیجے گئے۔ آپ جیل کے جس وارڈ میں تھے اسی میں ایک دن کسی منسٹر کا لڑکا قتل کے الزام میں آیا۔ کچھ دنوں بعد اسکی ضمانت ہوگئی اور اسے جیل سے نکال دیا گیا۔ حضور مجاہد ملت نے سوچا۔ یا اللہ! حکومت تو میری عزت کی ہے اور میں مہینوں سے جیل میں پڑا ہوں۔ اور یہ منسٹر کا لڑکا قتل جیسے مقدمہ میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مجھ سے بہت بعد میں آیا اور چھوڑ دیا گیا۔ اسی شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ زینے سے اتر رہے ہیں اور جب آخری زینے پر آگئے تو اوپری زینے پر حضور مفسر اعظم نظر آئے جن کے پیروں میں کچھ تکلیف تھی۔ انھوں نے نیچے آکر مجاہد ملت کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور فرمایا حکومت ہمارے عزت ہی کی ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کے بعد مجاہد ملت کی آنکھ کھل گئی۔ نماز فجر کا وقت تھا۔ آپ نے نماز ادا کی۔ اوراد و وظائف میں مشغول ہوگئے۔ صبح ۹۔ ۱۰ بجے کے قریب جیلر نے آپ کو رہائی کی خوشخبری دی۔ اور آپ جیل سے باہر آگئے۔

اس خواب پر تبصرہ کرتے ہوئے مجاہد ملت نے فرمایا کہ میرے مرشد زادہ کو غوث اعظم کی نیابت عظمیٰ حاصل تھی۔

مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا یہ واقعہ مفتی عبدالواحد صاحب نے بیان فرمایا:۔

"حضور مفسر اعظم نماز عصر ادا کر کے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور مجاہد ملت تشریف لے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے بڑی گرم جوشی سے ملے۔ مجاہد ملت نے فرمایا میں نماز عصر ادا کر لوں۔ پانی آیا اور وہ وضو کرنے لگے۔ مفسر اعظم نے مفتی عبدالواحد صاحب سے ان کے اعضاء پر پانی ڈالنے کا اشارہ کیا جسے وہ سمجھ نہ سکے۔ اس پر حضرت کے تیور چڑھ گئے بالآخر مفتی عبدالواحد صاحب اشارہ سمجھ گئے اور اعضائے مجاہد ملت پر پانی ڈالنے کی ہر چند کوشش کی مگر انھوں نے اس کا موقع نہیں دیا۔ بعد وضو وہ تولیہ سے ہاتھ منھ پونچھنے لگے۔ مفسر اعظم نے اشارہ فرمایا کہ رومال سے ان کے پاؤں پونچھو۔ مجاہد ملت صاحب نے اس کا بھی موقع نہیں دیا۔ وہ حضرت مفسر اعظم کی کرسی کے پاس پہنچ گئے۔ مفسر اعظم نے فوراً اپنی دوپلی ٹوپی سر سے اتار کر ان کے قدموں پر ڈال دیا۔ مجاہد ملت چیخ پڑے اور روتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے ٹوپی کو اٹھایا، بوسہ دیا، آنکھوں سے لگایا اور حضرت کے سامنے پیش کرتے ہوئے ان کی دست بوسی کی اور قدم بوسی کے لئے جھکے مگر مفسر اعظم نے اس کا موقع نہ دیا۔ مفسر اعظم بھی آبدیدہ ہو گئے۔ اس درمیان مفتی عبدالواجد صاحب نے لپک کر اپنے رومال سے حضور مجاہد ملت کے پاؤں پونچھ دیئے۔ مجاہد ملت نے نماز عصر ادا فرمائی۔ اس کے بعد چائے پی اور مفسر اعظم کی دست بوسی اور قدم بوسی کر کے چلے گئے۔

مفتی عبدالواجد صاحب نے حضور مفسر اعظم سے ماجرا پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجاہد ملت صاحب عالم قبض میں ایک مقام پر جا کر پھنس گئے تھے جس کی عقدہ کشائی کے لئے بریلی شریف آئے تھے۔ حضور حجۃ الاسلام کے مزار اقدس پر عرضی لگائی مگر مسئلہ وہاں بھی حل نہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوا۔ بعدہ ایک جگہ اور بھی گئے وہاں بھی عقدہ کشائی نہ ہوئی۔ اخیر میں میرے پاس آئے میں ان کے ارادے سے واقف ہو چکا تھا۔ میں نے دعا کی لیکن شنوائی نہ ہوئی۔ پھر میں نے اپنی ٹوپی ان کے قدموں میں اس ارادے سے ڈال دی کہ مولائے قدیر اس کی لاج رکھ لے اور ان کے پیروں کی زنجیر کاٹ دے۔ آخر مولائے کریم نے میری لاج رکھ لی۔ وہ جس ارادے سے آئے تھے اس میں کامیاب ہو گئے۔ جس کا اندازہ انھیں نماز ہی میں ہو چکا تھا۔ ابھی وہ سرکار حجۃ الاسلام کے مزار شریف پر حاضری کے لئے گئے ہیں۔ ہو سکے تو جا کر ان سے دریافت کر لو۔ اس پر مفتی عبد الواجد صاحب نے عرض کی کہ حضور جو فرما رہے ہیں اس پر مجھے قطعاً شک نہیں ہے کہ اس کی تصدیق کروں۔ البتہ آپ کا ان کے قدموں میں ٹوپی رکھنا اچھا نہیں لگا۔ اس پر حضور مفسر اعظم نے فرمایا۔ تم نہیں جانتے ہو کہ مجاہد ملت کا کیا مقام ہے۔ وہ میرے والد حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے اجلّہ خلفاء میں ہیں اور اس وقت پورے ملک میں خلوص، وللّٰہیت اور معرفت و خشیت میں سب سے آگے ہیں۔

پھر دیر تک مجاہد ملت صاحب کی تعریف و توصیف کرتے رہے۔

کشف و کرامات

درود اسم اعظم کی برکات کے حوالے سے چند کرامات مفسر اعظم کا ذکر ہو چکا ہے۔ علاوہ ان کے دوسرے واقعات میں بھی آپ کی کرامتیں ذکر ہو چکی ہیں۔ یہاں چند مزید واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

دین و شریعت پر حضرت مفسر اعظم کی استقامت اور تمامتر تکلیف، مخالفت و دشمنی کے باوجود صبر و شکر کرتے ہوئے رضائے الٰہی اور رضائے رسالت پناہی کی خاطر غلبۂ اسلام اور فلاح و صلاح ملت کے واسطے بے لوث دین کی خدمت اور سنیت کی تبلیغ و اشاعت، یہ سب کرامت ہی کرامت ہیں۔

بہر حال حضور مفسر اعظم کی ولایت میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اور کرامت کا صدور اولیائے کرام ہی سے ہوتا ہے۔ حضرت مفسر اعظم سے بھی بہت سی کرامتوں کا صدو

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) ۱۹۵۰ء کا واقعہ ہے۔ آپ کے چھوٹے صاحبزادے منانی میاں صاحب تقریباً چھ ماہ کے تھے۔ شب برأت کے موقع پر مفسر اعظم نے موضع کرتولی (ضلع بدایوں جہاں خاندان اعلیحضرت کی زمینداری تھی) میں اپنی ننیا ساس (حضور مفتی اعظم ہند کی ساس و چچی اور اعلیحضرت کے برادر اصغر حضرت مولانا محمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ العزیز کی اہلیہ محترمہ) کی قدمبوسی کی اور ان سے معافی طلب کی۔ مفسر اعظم علیہ الرحمہ شب برأت کے موقع پر ہر چھوٹے بڑے یہاں تک کہ خادموں سے بھی معافی مانگتے تھے۔ (دراصل شب برأت میں ایسا کرنا دستور ہے۔ اور خاندانِ اعلیحضرت میں خاص طور سے ایسا ہوتا ہے) مفسر اعظم اس شب پوری رات عبادت ذکر و فکر اور توبہ و استغفار میں گزارتے تھے۔

مفسر اعظم نے اپنی ننیا ساس یعنی اماں صاحبہ سے ملاقات اور قدم بوسی وغیرہ کے بعد اپنے مکان آکر اپنی اہلیہ محترمہ (آپا صاحبہ، سرکار مفتی اعظم کی بڑی صاحب زادی) سے فرمایا کہ اماں صاحبہ کی جتنی خدمت کرسکو کرلو وہ جلد ہی (اسی سال) رخصت ہونے والی ہیں۔ حالانکہ وہ اس وقت بالکل تندرست تھیں۔ آپا صاحبہ حضور مفسر اعظم کے الفاظ سن کر خاموش رہیں اور یہ بات راز میں ہی رہی۔ بعد میں مفسر اعظم صاحب حج و زیارت کو چلے گئے۔ ۲۹ر ذی الحجہ کو اماں صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔

اللہ اکبر مفسر اعظم نے چار ماہ قبل ہی ان کے انتقال کی خبر دیدی تھی۔

جب اماں صاحبہ کا انتقال ہوا تو مفسر اعظم کی بڑی صاحبزادی صاحبہ (الحمد للہ حیات ہیں اور کراچی میں ہیں) نے اپنی نانی صاحبہ یعنی چھوبی صاحبہ اہلیہ سیدنا مفتی اعظم سے یہ بات بتائی کہ ابا صاحب نے شب برأت کے موقع پر والدہ صاحبہ سے کہہ دیا تھا کہ اماں صاحبہ جلد ہی ہم سب سے جدا ہونے والی ہیں۔

چھوبی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے یہ سنا تو بے چین ہوگئیں اور فرمایا تم لوگوں کو یہ بات اسی وقت بتادینی چاہیے تھی۔ جب اماں صاحبہ کا انتقال ہوا تو مفسر اعظم علیہ الرحمہ نے مکہ معظمہ میں خواب میں دیکھا کہ حضور چھوبی صاحبہ کی آنکھ میں زخم ہے اور آپا صاحبہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

(اہلیہ مفسر اعظم) از حد متاثر ہیں۔ وہ سمجھ گئے کہ اماں صاحبہ پردہ فرما گئیں۔

(یہ واقعہ حضرت شبنم کمالی نے بیان کیا)

حضور مفسر اعظم علیہ الرحمہ کی اہلیہ محترمہ یعنی سرکار مفتی اعظم قدس سرہٗ العزیز کی صاحبزادی خود بھی ولیہ تھیں۔ ان سے بھی متعدد کرامتوں کا صدور ہوا ہے اور ان کی تمام پیش گوئیاں سچ ثابت ہوئی ہیں۔

حضور مفسر اعظم کے صاحبزادہ اکبر ریحان ملت حضرت علامہ مولانا الحاج محمد ریحان رضا خاں رحمانی میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنے وصال سے تقریباً ڈیڑھ دو سال قبل آپا صاحبہ یعنی اپنی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا سے ملنے کے لئے پرانے مکان واقع محلہ خواجہ قطب گئے تھے۔ وہ والدہ سے مل کر لوٹنے لگے تو والدہ صاحبہ ان کے قدموں کو دیکھتی رہیں اور انھیں محسوس ہوا کہ اب یہ اس گھر میں ان کے آخری قدم ہیں۔ آخر اس کے بعد قبلہ رحمانی میاں صاحب پھر اس مکان میں نہیں گئے۔ اور پھر ۱½، ۲ سال کے اندر پردہ فرما گئے۔ (شہزادی مفسر اعظم کی زبانی یہ واقعہ معلوم ہوا۔

(۲) صاحبزادہ مفسر اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری اور مولانا شمیم اشرف صاحب ازہری ساتھ ساتھ مصر تعلیم کے لئے گئے تھے۔ شمیم اشرف صاحب مصر ہی میں تھے کہ انڈیا میں ان کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ شمیم صاحب نے اس سانحے کی اطلاع بذریعہ خط حضرت مفسر اعظم کو بھی دی۔ ان کے خط سے بے پایاں صدمہ اور اضطراب کا اظہار ہو رہا تھا۔ شمیم اشرف صاحب کا خط دیکھنے کے بعد مفسر اعظم نے فرمایا کہ اختر رضا کا بھی یہی ہوگا۔ وہ میرے انتقال پر موجود نہیں ہوں گے۔

آخر ایسا ہی ہوا۔ جب مفسر اعظم کا وصال ہوا تو حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ (جانشین مفتی اعظم ہند) مصر ہی میں تھے۔ (شہزادی مفسر اعظم نے روایت فرمایا)

(۳) گونگا بولنے لگا:۔ ایک بار ایک شخص اپنے گونگے بچے کو آپ کی خدمت میں دعا کرانے کے لئے لایا۔ آپ نے درود اسم اعظم پڑھ کر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا فرمائی۔ بچے پر دم کیا۔ وہ بچہ اسی وقت بولنے لگا۔ اس کھلی کرامت کو دیکھ کر گاؤں

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے بکثرت دیوبندی تائب ہو کر آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔
(تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۵۶)

(۴) **خون کے جرم سے برأت پائی**:۔ کانپور کے قیام کے دوران ایک شخص اپنی بہن کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ میری بہن ہے جس کے دو بچے ہیں ان بچوں کا باپ اور میری بہن کا شوہر قتل کے جھوٹے مقدمہ میں ماخوذ ہو گیا ہے۔ اگلی پیشی پر فیصلہ ہے۔ اس کی رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے پوچھا کیا وہ سنی ہے۔ جواب ملا۔ الحمد للہ وہ سنی ہے۔ آپ نے ایک کاغذ پر درود اسم اعظم
"اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی علیہ وسلما۔ نحن عبادُ محمدٍ صلّی علیہ وَسلّما"
لکھا اور فرمایا اپنی بہن کو کہو کہ اس درود پاک کو یاد کرلے اور کثرت سے اسے پڑھا کرے اور جب شوہر سے ملنے جیل جائے تو یہ کاغذ اسے دے کر ہدایت کرے کہ اسے داہنے بازو پر باندھ لے۔ خداوند قدوس نے چاہا تو وہ بے داغ اور باعزت بری ہو جائے گا۔
تقریباً دس دن بعد یہی دونوں مرد و عورت کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ مفسر اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سرکار وہ شخص باعزت بری کر دیا گیا اور دوسرے ملزمین کو سزا ہوئی۔ آخر وہ سب آپ کے مرید ہو گئے۔

(بروایت مفتی عبد الواجد صاحب قبلہ)

(۵) **چادر مفسر اعظم کی کرامت**:۔ حضور مفسر اعظم کلکتہ سے کئی چادریں لائے تھے۔ جن میں ایک نیلی چادر آپ اکثر اوڑھا کرتے تھے۔ ایک دن موسم سرما میں آپ دوپہر میں وہ چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے کہ افسر بدایونی کی والدہ جو حامدیہ تھیں اور محلہ ذخیرہ میں رہتی تھیں آئیں اور مفسر اعظم سے پوچھا کہ بھائی صاحب (حامدیہ ہونے اور بچپن سے گھر میں آنے جانے کی وجہ سے خاندان سے انھیں بڑی قربت ہو گئی تھی اور اس لئے وہ مفسر اعظم کو بھائی صاحب کہا کرتی تھیں اور وہ بھی انھیں چھوٹی بہن کی طرح سمجھتے تھے) یہ چادر کہاں سے لائے بہت ہی خوبصورت ہے۔
مفسر اعظم نے چادر اتار کر ان کو عطا کر دی۔ حضرت کی یہ عادت کریمہ تھی کہ اگر ان کی کسی

www.muftiakhtarrazakhan.com

چیز کے بارے میں استفسار کرتے ہوئے کوئی اس کی تعریف کرتا تو آپ اسے وہ چیز بخش دیا کرتے تھے۔ والدۂ افسر نے بسم اللہ کہہ کر چادر لے لی اور بطور تبرک گھر پر رکھ دی۔

مفسر اعظم کے وصال کے بعد ایکبار ایسا ہوا کہ وہ محترمہ اپنی صاحب زادی کے ساتھ حضرت شاہدانا ولی علیہ الرحمہ کے مزار اقدس پر حاضری کے لئے گئیں۔ وہاں کوئی آسیب صاحبزادی صاحبہ کو لگ گیا۔ انھوں نے کہا کہ تو چاہے تو مجھے لگ جائے مگر میری بیٹی کو چھوڑ دے۔ بس وہ بیٹی کو چھوڑ کر ان سے لگ گیا۔ ان کی حالت خراب ہوگئی۔ کپڑے پھاڑنے لگیں۔ اور گھر میں کپڑے اور چادریں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر انھیں پھاڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ گھر کی کئی موٹی موٹی چادریں پھاڑ ڈالیں۔

بالآخر افسر میاں صاحب حضور مفسر اعظم کی عطا کردہ نیلی چادر نکال کر لائے اور انھیں اوڑھا دیا۔ چادر اوڑھتے ہی ان کی حالت ایک دم درست ہوگئی اور ایسا لگا جیسے کسی اور عالم سے نکل کر آئی ہوں۔ آخر اس چادر کی برکت سے دو تین روز میں وہ بالکل صحیح ہوگئیں اور آسیب بھاگ گیا۔

(بروایت شہزادی مفسر اعظم)

مناجات کے وِرد سے قرض ادا ہوگیا: انھیں افسر میاں صاحب کی والدہ محترمہ کا واقعہ ہے۔ وہ مقروض تھیں اور قرض کی ادائیگی کی کوئی سبیل نہیں نکل رہی تھی۔ انھوں نے مفسر اعظم سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے انھیں اپنی لکھی ہوئی ایک مناجات بطرز مناجات رضا پڑھنے کے لئے لکھ کر دیدی۔ اس مناجات کے ورد سے جلد ہی ان کا سارا قرض ادا ہوگیا جبکہ بظاہر کوئی سبیل نہیں تھی۔

(بروایت شہزادی مفسر اعظم)

(۴) **شیطان چیختا ہوا بھاگا:** حضور مفسر اعظم جن دنوں تفسیر قرآن کے کام میں مصروف تھے تو ایک بار رات میں آپ نے دیکھا کہ کمرے کی کھڑکی سے کوئی روشنی آگ کی لپیٹ کی طرح دکھائی دے رہی ہے۔ یہ روشنی نظر آتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے جیسے کوئی بار بار ٹارچ جلا بجھا رہا ہو۔ پہلے دن آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی اور سوچا شاید کوئی آدمی

www.muftiakhtarrazakhan.com

کسی کام سے ٹارچ جلا بجھا رہا ہے۔ دوسری شب بھی ایسا ہی ہوا۔ لیکن اس بار بھی آپ اپنے کام میں مصروف رہے۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو الجھن سی محسوس ہوئی اور کام میں خلل پڑنے لگا۔ آخر آپ درود اسم اعظم کا وِرد کرتے ہوئے سو گئے۔ تیسری شب پھر ایسا ہی ہوا اور کام سے آپ کا دل بالکل اچاٹ ہوگیا

آپ کو جلال آگیا اور خود بخود کہنے لگے کہ کم بخت ابلیسِ لعین میرے تفسیری کام میں دخل ڈالنا چاہتا ہے اور مجھے بہکانے اور ڈرانے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ گھر سے باہر نکلے اور روشنی کی طرف چھڑی ہلاتے ہوئے دوڑے۔ روشنی سے ایک چیخ کی آواز نکلی جیسے کوئی مار کھانے کے بعد چیختا ہے۔ آپ آگے بڑھے تو روشنی بھاگتی نظر آئی اور آخر ایک تیز اور دردناک چیخ کے ساتھ غائب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ روشنی کبھی نظر نہیں آئی۔

(یہ واقعہ مفسر اعظم کے چوتھے صاحبزادے مولانا قمر رضا خاں صاحب نے بیان کیا)

(۷) **دیوبندیت کی شکست**:۔ کانپور کے قیام کے آخری ایام میں فتحپور کا ایک وفد آیا اور اس نے فتحپور کے حالات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ "حضور! وہاں بدمذہبیت پورے عروج پر ہے۔ دس بیس مسلمانوں کے علاوہ کوئی بھی سنیت کا نام لینے والا نہیں اور نہ ہم لوگوں کے پاس کوئی ایسا فنڈ ہی ہے جس کے سہارے جلسے جلوس کا اہتمام کریں۔" آپ نے فرمایا "جب تک میں زندہ ہوں، آپ لوگ یہ کیوں سوچ رہے ہیں؟ خدا کا نام لیکر جلسے کی تیاری کیجئے۔ یہ پانچ سو روپے میری طرف سے چندہ رہا۔ میں آپ لوگوں کا اور سنیت کا ادنیٰ خادم ہوں۔ جس وقت ضرورت محسوس کیجئے بلا لیجئے۔" ان لوگوں نے روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔ البتہ ربیع الآخر شریف کی دس تاریخ لے لی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے۔ میں نے ڈائری میں دس تاریخ نوٹ کرتے ہوئے عرض کیا کہ "حضرت! آپ پہلے کبھی فتحپور تشریف لے گئے ہیں؟" فرمایا "نہیں"۔ میں نے عرض کیا کہ "وہاں تو دیوبندیت بری طرح چھائی ہوئی ہے اور وہابیت اور غیر مقلدیت بھی ہے۔" فرمانے لگے "پھر کیا ہوا، میں تو ان ہی کی سرکوبی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ جب تک منہ میں زبان ہے، اعلیٰحضرت عظیم البرکت کی بولی بولتا رہوں گا۔ اگر تمہیں ڈر لگتا ہے تو مت جانا، میں تنہا جاؤں گا۔" میں نے عرض

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی، جب حضور چلیں گے تو میری کیا مجال ہے کہ جانے سے گریز کروں، آپ کے ہوتے ہوئے بحمدہٖ تعالیٰ مجھے کسی سے کسی قسم کا ڈر نہیں ہے۔

وقت موعود پر کانپور سے ہم لوگ روانہ ہو کر ۲ گھنٹے کے بعد فتح پور پہنچے۔ اسٹیشن پر کچھ لوگ استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان لوگوں کے ہمراہ ہم دونوں آدمی قیام گاہ پر پہنچے۔ سب سے پہلے عصر کی نماز پڑھی، پھر چائے نوشی کے لئے گول میز کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ چائے نوشی کے دوران لوگوں نے ایک پوسٹر پیش کیا، جس میں سنیوں کے جلسے کا اعلان بعد نمازِ عشا، کیا گیا تھا۔ حضرت اس پوسٹر کو پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک دوسرا پوسٹر پیش کیا گیا، جس میں وہابیوں کے جلسہ کا اعلان تھا۔ دونوں کی تاریخ ایک ہی تھی، محلہ زید دن ایک ہی تھا اور محلہ کا میدان بھی ایک ہی تھا۔ لیکن وقت میں فرق تھا۔ وہابیوں نے اپنے جلسے کا اعلان بعد نماز مغرب کے تھا۔ اس دوسرے پوسٹر کو دیکھ کر حضرت کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ جلال ٹپکنے لگا۔ چائے جو پیالی میں بچ گئی تھی اس کو نہیں پیا۔ فرمانے لگے۔ آپ لوگ قطعاً نہیں گھبرائیں، جس کا جلسہ ہے وہ خود اپنا انتظام فرمائے گا۔ مگر آپ کے اعلان کر دینے کے بعد ان وہابیوں کو اسی جگہ جلسہ کرنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ لوگوں نے عرض کیا" حضور! ہر سال گیارہویں شریف کی محفل اس میدان میں ہم لوگ کرتے تھے۔ اس سال بھی اسی میدان کا انتخاب کر کے اشتہار چھپوا دیا۔ چونکہ اشتہار میں سب سے پہلے حضور ہی کا نام ہے جس کو دیکھ کر وہابی بھڑک گئے اور میونسپلٹی سے جا کر اس میدان کو اسی تاریخ کے لئے اپنے نام لکھوا لئے، پھر اشتہار چھپوا دیا۔ ہم لوگوں نے بہت کوشش کی۔ لیکن میونسپلٹی والے کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ پہلے لکھوا لیتے تو اچھا ہوتا۔ اب آپ لوگ دوسرے دن جلسہ کیجئے۔" یہ سن کر حضرت غیظ و غضب میں آ گئے اور کہنے لگے "کچھ نہیں گیارہویں والے کی حکومت چلے گی۔ وہابیوں کا مکر و فریب یوں ہی دھرا رہ جائے گا۔" حضرت چائے کی جگہ سے اٹھے اور سیدھے مسجد کی طرف چلے۔ لوگ بھی ساتھ ہو گئے۔ اذان ہونے میں چند منٹ باقی تھے کہ آپ مراقب ہو کر بیٹھ گئے۔ ادھر شہر کی مختلف مسجدوں میں اذان ہو رہی تھی اُدھر جلسہ گاہ کا مائک مداخلت کر رہا تھا۔ نمازِ مغرب سے فارغ ہونے کے بعد حضرت نے پر جلال انداز میں فرمایا۔" آپ تمام

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمازیوں کو سنت و نفل کے بعد مسجد ہی میں رہنا ہے۔" جب آپ سنن و نوافل سے فارغ ہوئے تو مسجد کے اندرونی حصے میں حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور تمام حاضرین کو حکم دیا کہ گیارہ گیارہ بار رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ پھر فرمایا گیارہ گیارہ بار سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرْ پڑھیں۔ اخیر میں پھر گیارہ گیارہ بار درود اسم اعظم پڑھوایا۔ ادھر جلسہ گاہ سے تلاوت کی آواز بھی کبھی کبھی سنائی دے رہی تھی۔ تلاوت کے فوراً بعد ایک مقامی مولوی عبدالوحید کی تقریر کا اعلان ہوا جو وہیں کے مدرسہ اسلامیہ کا صدر مدرس تھا۔ حضرت نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے حاضرین کو دیکھا اور فرمایا "میں دعا کرتا ہوں، آپ سب آمین کہیں" پھر ایک طویل دعا شروع فرمائی۔ تقریباً دس منٹ کے بعد مسجد کے اندرونی حصے میں ہوا کا تیز جھونکا محسوس ہوا۔ اس کے بعد ہی بارش شروع ہوگئی۔ جب بارش میں کافی تیزی آگئی تو دعا ختم فرمائی۔ اور چند نوجوانوں کو مسکراتے ہوئے حکم دیا کہ دیکھو ان خبثاء کے جلسے کا کیا ہوا ہے۔ ہم لوگ وہیں بیٹھے رہے۔ دس پندرہ منٹوں کے بعد وہ سب نوجوان لوٹے۔ اور عرض کرنے لگے کہ "حضور! جلسہ تو ختم ہوگیا۔" آپ نے استفسار فرمایا کیسے ختم ہوا؟" وہ کہنے لگے کہ "ہم لوگوں نے جلسہ گاہ کے کنارے ہی پان کے دوکانداروں سے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ جیسے ہی مولوی عبدالوحید کی تقریر شروع ہوئی ویسے ہی زبردست طوفان آیا۔ شامیانہ کی طنابیں لوٹ گئیں، مجمع منتشر ہوگیا، انتظام کار بھی بھاگ چلے۔ بجلی کی لائن ختم کردی گئی، پورا جلسہ درہم برہم ہوگیا۔" حضرت نے مسکراتے ہوئے مزید پوچھا "اب کیا ہو رہا ہے؟" تو لڑکے کہنے لگے کہ "بارش تو تھم گئی، ترشح جاری ہے پھر بھی شامیانہ والے اپنے شامیانوں کو سمیٹنے میں مصروف ہیں۔" حضرت نے حکم دیا کہ تم لوگ بھی جاؤ اور ان کی مدد کرو۔ جب شامیانہ ہٹ جائے تو جہاں جہاں پانی جمع ہوگیا ہے، اس کو صاف کردو۔ پھر مجھے اطلاع دینا۔

اس کے بعد ہم لوگ قیام گاہ کی طرف لوٹ آئے۔ پھر منتظمین جلسہ کو کہا کہ اب آپ لوگ پوری طرح مستعد ہو جائیں بذریعہ مائک اعلان کرائیں کہ گیارہویں شریف کا جلسہ محلہ زیدون کے میدان میں اپنے وقت پر بعد نماز عشاء ہونے جارہا ہے جس میں مفسر اعظم ہند کے علاوہ دیگر علمائے کرام بھی بیان فرمائیں گے۔ پھر نوجوانوں کو جو پانی

www.muftiakhtarrazakhan.com

صاف کر کے آ چکے تھے، حکم دیا کہ جلسہ گاہ نیلگوں شامیانے کے نیچے ہوگا۔ فرشتوں کے لئے دریوں کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک ہو سکے، پیال کا انتظام کر دو۔ ورنہ اپنے حال پر چھوڑ دو۔ صرف چند تختوں کا اگر ہو سکے انتظام کر دو۔ پھر مجھے حکم دیا، اب آپ تیار ہو جائیں، اور بھر پور تقریر کریں۔ میں نماز عشاء، اور کھانے سے فارغ ہو کر جلسہ گاہ میں آؤں گا۔ میں نے جلسہ گاہ میں جانے کی تیاری شروع کر دی اور تقریباً دس بجے ویران جلسہ گاہ کے اسٹیج پر پہنچ گیا۔ اس وقت جلسہ گاہ میں مشکل سے پچاس آدمی رہے ہوں گے۔ میں نے قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ کے موضوع پر اپنی گفتگو شروع کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کا سیلاب آگیا۔ سروں کے علاوہ پورے میدان میں کچھ نہیں نظر آتا تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد حضرت ہزاروں مخلصین و معاونین کے ہمراہ اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ میں نے اپنی تقریر بند کر دی۔ اور حضرت نے خطبۂ مسنونہ کے بعد قُلْ قَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا تلاوت فرمائی اور بھر پور تردیدی تقریر کا انداز اختیار فرمایا۔ ہر پانچ دس منٹ پر نعرۂ تکبیر و رسالت اور نعرۂ غوثیت سے جلسہ نغمہ ریز ہو رہا تھا۔ دو بجے رات کے بعد جلسے کا اختتام صلوٰۃ و سلام پر ہوا۔ ابھی آپ دعا سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ شہر و دیہات کے باشندوں کی بھیڑ اسٹیج کے گرد جمع ہو گئی۔ بیشمار لوگ عقائدِ فاسدہ وہابیہ سے تائب ہو کر سلسلۂ رضویہ برکاتیہ قادریہ داخل ہونے لگے۔ یہ سلسلہ صبح صادق تک رہا۔ جلسہ گاہ سے واپس آکر جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی گئی اسکے بعد آرام فرمایا اور پھر وہاں سے براہ لکھنؤ بریلی تشریف لائے۔ اس پورے سفر میں حضرت بہت مسرور تھے اور درود اسم اعظم کا ورد فرما رہے تھے۔ (اسی طرح کا دوسرا واقعہ بہیڑی ضلع بریلی میں پیش آیا۔ جب کہ مقابلہ دارالعلوم دیوبند کا بدنام مبلغ مولوی ارشاد تھا۔) (مولانا عبدالواجد صاحب نے بیان کیا)

(۸) پوکھریرا ضلع سیتامڑھی جو بہار کی مردم خیز آبادی ہے، علاقائی اعتبار سے سنیت کا مرکز اور شمس العلماء حضرت مجتبا و قمر العارفین حضرت مولانا شاہ ولی الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہما کی تعلیم و تربیت کا سرسبز و شاداب گلشن رہا ہے حضرت اکثر و بیشتر وہاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

تشریف لے جاتے اور سالانہ عرس میں پابندی کے ساتھ شرکت فرماتے اور گرد و نواح کو اپنے فیوض و برکات سے نوازتے۔ ایک مرتبہ آپ وہیں تشریف فرما تھے کہ گرہر گاؤں کے کچھ لوگ جو آپ کے غلاموں میں سے تھے، حاضر خدمت ہوئے اور اپنے گاؤں چلنے پر اصرار کیا۔ حضرت نے وعدہ فرمالیا اور کہا کہ آپ لوگ جاؤ۔ کل محفل کا انتظام کرو۔ میں ان شاء اللہ ضرور آؤں گا اور میرے ساتھ دیگر لوگ بھی ہوں گے۔" حضرت کو پوکھریرا اور اس کے گرد و نواح سے بے پناہ محبت تھی۔ شاید ہی کسی گاؤں والے کی دعوت کو رد فرماتے تھے حالانکہ گاؤں کے سفر میں آپ کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

دوسرے دن بعد نماز ظہر پوکھریرا سے گرہر کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بیل گاڑی پر حضرت کے ہمراہ ہم دو تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ چالیس پچاس آدمی گاڑی کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ نعرۂ تکبیر و رسالت کی صداؤں کو سن کر پوکھریرا، باتھ اور رائے پور کی آبادیاں سڑک کے کناروں پر امنڈ پڑیں اور زیارت سے مشرف ہونے لگیں۔ عصر کی نماز رائے پور میں پڑھی گئی۔ اب بیل گاڑی ایک ایسے میدان سے گزر رہی تھی جس کے دائیں بائیں کوئی آبادی نہیں تھی۔ سامنے دو ڈھائی میل کی دوری پر گرہر تھا اور پیچھے رائے پور۔ اسی اثناء میں شمال سے گھنگھور گھٹائیں بلند ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری فضا پر محیط ہوگئیں۔ جب ترشح شروع ہوا تو میرے بغل میں گاڑی پر بیٹھے ہوئے مولوی عبدالوحید خاں صاحب مرحوم گنگوہی نے چھاتا بلند کیا۔ حضرت اس وقت کچھ پڑھ رہے تھے۔ ہاتھ کے اشارے سے منع فرما دیا اور چند لمحوں کے بعد اپنی انگشتِ شہادت پر کچھ دم کیا، پھر آسمان کی طرف اشارہ کر کے چکر دیا۔ ادھر دائرہ بنانے کا سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا کہ بادل پھٹا اور دائرہ کی شکل میں صاف ہوگیا۔ سب لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ہر چہار جانب بارش ہو رہی ہے۔ کہیں کوئی آبادی نظر نہیں آرہی ہے۔ لیکن درمیان میں جہاں بیل گاڑی چل رہی ہے جس کے ساتھ بہت سے آدمی پیدل چل رہے ہیں، وہ بارش سے قطعاً محفوظ ہیں۔ اسی عالم میں حضرت نے فرمایا۔" درود اسم اعظم سے بارش کو روک بھی سکتے ہو اور بارش کو بلا بھی سکتے ہو۔" ہم لوگ گفتگو کرتے ہوئے مغرب کے وقت گرہر پہنچے۔ شفیق صاحب

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے دروازے پر گاڑی لگی۔ پوری بستی بارش میں شرابور تھی۔ مگر بیل گاڑی بالکل سوکھی ہوئی تھی۔ حضرت تشریف لائے، سامان اتارا گیا۔ دریاں بھی گاڑی سے اتار لی گئیں۔ اسیوقت گاڑی پر بھی بارش شروع ہو گئی۔ ہم لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مغرب کی نماز ادا کی، اور اسی دالان میں حضرت کی تقریر شروع ہو گئی۔ چونکہ بارش کی وجہ سے بستی کے تمام لوگ تقریر سے فیضیاب نہیں ہو سکے۔ اس لئے حضرت نے دوسرے دن بھی وہیں قیام فرمایا۔ پھر باضابطہ محفل کا انتظام ہوا۔

بارش کا رکنا اور برسنا

ایک شب کے لئے آپ اہیاری ضلع دربھنگہ تشریف لائے۔ رات کو عام محفل کا انتظام ہوا۔ جس میں دیگر علمائے کرام کے علاوہ حضرت نے بھی اپنی تقریر پر تنویر سے سامعین کو نوازا۔ صبح میں بعد نماز فجر فرمانے لگے "یہ کس کا مکان ہے جس میں تم نے مجھے ٹھہرایا ہے؟ میں نے عرض کیا" حضور! یہ آپ ہی کے غلام کا غریب خانہ ہے۔" فرمانے لگے "اس مکان سے انوار و تجلیات کو اٹھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے یہ کسی بزرگ کا مسکن رہا ہے۔ اگر یہ تمہارا مکان نہیں ہوتا، تو تمہیں مشورہ دیتا کہ اس کو خرید لو۔" میں نے عرض کیا " آگے کی حالت تو مجھے معلوم نہیں، البتہ اتنا معلوم ہے کہ جس وقت یہ مکان بن رہا تھا' اس وقت حضرت عارف باللہ حاجی شاہ نعمت صاحب عرف خاکی بابا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں تشریف لائے' اپنے قدموں سے اس سرزمین کو نوازا، اور کچھ دم کردہ اشیاء کو اس میں دفن کروا دیا۔" حضرت نے فرمایا " جبھی تو میں کہتا ہوں کہ انوار و تجلیات کی ہما ہمی کیوں ہے۔ اب میں آج یہاں سے نہیں جاؤنگا، بلکہ آج کل پرسوں یعنی مکمل تین دنوں قیام کروں گا۔ میں نے اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے عرض کیا " حضور یہ موقع کس کو نصیب ہوتا ہے۔ رات کو پھر جلسہ کا اہتمام ہوا' جس میں قرب و جوار کے کثیر لوگوں نے شرکت کی اور سلسلۂ رضویہ میں داخل ہوئے۔ یہاں سے روانہ ہو کر آپ سیدھے پڑڑی ضلع چمپارن پہنچے۔ جہاں دیوبندیت و وہابیت کا دور دورہ تھا۔ میں نے ہر چند روکا، مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ " میں ان ہی جگہوں میں تبلیغ کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔" برگنیاں اسٹیشن سے پڑڑی تک

www.muftiakhtarrazakhan.com

تمام بڑی آبادیاں بدمذہبوں کی ہیں، مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ وہاں پہنچکر وہابیوں کے نرغے میں سنیت کا چراغ روشن کیا۔ آج بحمدہٖ تعالیٰ وہاں سنیوں کا ایک مدرسہ چل رہا ہے۔ اور عوام سنیت سے قریب آتے جا رہے ہیں۔ پرڑی کی مسجد میں اذان مغرب سے قبل آپ تسبیح لئے ہوئے صحن میں گھوم رہے تھے۔ اسی اثنا میں میں مسجد میں داخل ہوا۔ اتفاق سے میرا بایاں پاؤں دروازے کے اندر داخل ہوا۔ آپ نے تسبیح کو موقوف کرکے فوراً مجھے ڈانٹا اور فرمایا مسجد سے باہر جاؤ اور پھر آؤ۔" چنانچہ دوبارہ میں ہوشیاری کے ساتھ ادب و احترام سے دعا پڑھتا ہوا اندر داخل ہوا۔ قریب میں بلایا اور بڑے نرم لہجے میں فرمایا "کبھی کبھی اعلیٰحضرت کا پرتو پڑجاتا ہے، اس لئے خلاف شرع طور پر شدت غضب کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر تم کو تکلیف ہوئی ہو تو معاف کرنا۔" میں نے عرض کیا" حضور! تکلیف کی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر آپ ادب کی تعلیم نہیں دیں گے تو اور کون دے گا؟" اس کے بعد سے اب تک جب بھی کسی مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو بحمدہٖ تعالیٰ حضرت کا جمال اور ادب کی تعلیم سامنے ہوتی ہے۔ وللہ الحمد۔

۱۰۔ دیوانہ ہوشمند ہوگیا

ڈمرا ضلع سیتامڑھی میں اپنے مریدوں کے یہاں آپ تشریف فرما تھے۔ رات دن حاجتمندوں کی بھیڑ بھاڑ رہا کرتی تھی۔ سب کی عقدہ کشائی فرما رہے تھے۔ ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ "ہمارا بیٹا جو بہت ہی ہونہار اور محنتی تھا، پورے گھر کی ذمے داری کو اٹھائے ہوئے تھا۔ وہ سیتامڑھی کے ایک مجذوب کے چکر میں آگیا۔ اب ہر وقت نفی و اثبات کی ضرب میں مشغول رہتا ہے اور اپنے بیگانوں سے لاپرواہ ہوگیا ہے۔ اس کا دماغی توازن ایسا بگڑ گیا ہے، کہ اب کسی کو پہچانتا تک نہیں۔ پکڑ دھکڑ کر کچھ کھلاتے ہیں تو کھالیتا ہے۔ ورنہ کھانے پینے سے بھی بے نیاز ہوگیا ہے۔" آپ نے فرمایا" کیا آپ لوگ اس کو پھر اگلی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں؟" لوگوں نے عرض کیا: "جی ہاں، بڑا کرم ہوگا۔" آپ نے ایک بوتل پانی طلب فرمایا اور عجلت میں اس پر دم کرتے ہوئے حکم دیا کہ" اس کو لاکر اس پانی کو ایک گھڑے پانی میں ملاکر نہلادو، انشاءاللہ تعالیٰ ٹھیک ہوجائے گا۔" چنانچہ ترکیب کو عمل میں لاتے ہی وہ ٹھیک ہوگیا۔ جب

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ سیتا مڑھی تشریف لائے تو وہ مجذوب سد راہ ہوا۔ آپ نے اشاروں وکنایوں میں کچھ فرمایا جس سے وہ کھکھلا کر ہنسا اور اپنے راستے پر ہولیا۔

۱۱۔ ایک مرتبہ کرتولی گاؤں میں ٹڈیوں کا حملہ ہوا۔ پورے گاؤں میں اندھیرا چھا گیا۔ گاؤں والے حیران و پریشان مفسر اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ حضور ٹڈی دل ساری فصلیں چاٹ جائے گا۔ کہیں قحط نہ پڑ جائے۔ آپ کچھ کیجئے۔ آپ نے گھر میں اگر سب بڑوں اور بالخصوص بچوں سے کہا کہ سب لوگ درود و اسم اعظم شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ ٹڈی دل بھاگ جائے گا۔ آپ نے حصار کھینچ دیا اور آپ کے ساتھ سب لوگ درود شریف پڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد بغیر کوئی نقصان پہنچائے ٹڈی دل غائب ہو گیا۔

۱۲۔ آنکھیں ٹھیک ہو گئیں

۱۔ حضور مفسر اعظم کے وصال کے بعد ان کی چھوٹی صاحبزادی صاحبہ نے جوش محبت میں آکر ان کی پیشانی کو چوما تو انھیں ایک عجیب سی ٹھنڈک اور فرحت کا احساس ہوا اور ان کی وہ آنکھیں جو کئی روز سے دکھ رہی تھیں، اچھی ہو گئیں۔

۲۔ حضور مفسر اعظم کی منجھلی صاحبزادی صاحبہ (مرحومہ) کی دو سال کی عمر میں بصارت قریب قریب زائل ہو گئی تھی۔ انکے دادا صاحب (حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ) حاضرات بھی کرتے تھے۔ اسی حاضرات کی ایک تعویذ ان کی منجھلی پھوپھی صاحبہ (مرحومہ) نے دیکھ لیا۔ ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بیمار ہو گئیں۔ ان کی بیٹی کو چونکہ مفسر اعظم کی اہلیہ محترمہ (آپا صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا) نے دودھ پلایا تھا اور چونکہ وہ دودھ ان کی بیٹی یعنی مفسر اعظم صاحب علیہ الرحمۃ کی منجھلی صاحبزادی صاحبہ نے بھی پیا تھا۔ لہذا ان کے منھ میں دانے ہو گئے اور بینائی زائل ہو گئی۔ آپ نے کچھ پڑھ کر اپنی اس بیٹی کے سامنے ہاتھ ہلائے اور پھر کچھ پڑھ کر دم فرمایا اور اللہ کے فضل و اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل بینائی لوٹ آئی۔

مفسر اعظم کے ارشادات وملفوظات

۱۔ اپنے عیوب مجھے دوسروں کی عیب جوئی سے روکتے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲- کم ظرف آدمی باتونی ہوا کرتا ہے۔

۳- رعب و دبدبہ سے وہ کام نہیں نکلتا جو انکساری سے نکلتا ہے۔

۴- خدا نے دو کان اور ایک زبان دی ہے تاکہ سنو زیادہ اور بولو کم۔

۵- عالم اگرچہ فی نفسہٖ برا ہو پھر بھی اس کے متعلق برے گمان سے بچو۔

۶- تھوڑی جدائی محبت کو بڑھاتی ہے۔ اور زیادہ جدائی محبت کو ختم کر دیتی ہے۔

۷- عقلمند وہ ہے جو غذا کی لذت کے وقت دوا کی کڑواہٹ کو یاد رکھے۔

۸- غلطی انسان کی سرشت میں ہے۔ اس کی معافی چاہنا مومنوں کا شیوہ ہے اور اس پر اصرار کرنا شیطان کا کام ہے۔

۹- ہر قوم کی عزت و ذلت کا دار و مدار اس کے علماء اور امراء پر ہے۔

۱۰- مخلوق میں بدترین شخص وہ ہے جس سے لوگ پناہ مانگتے ہوں۔

۱۱- جب عصمت و عفت کے آئینے کو ٹھیس لگ جاتی ہے تو کوئی کاریگر اس کی مرمت نہیں کر سکتا۔

۱۲- جو شخص آخرت کا کام کرتا ہے خدا اس کی دنیا سنوار دیتا ہے۔

۱۳- جب تم نے سب کچھ کر لیا تو ایسا جانو کہ کچھ نہیں کیا۔

۱۴- علم بغیر عمل کے وبال جان ہے۔

۱۵- اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر جو راضی ہو جائے وہ غنی ہے۔

۱۶- صبر زہر سے زیادہ کڑوا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔

۱۷- بزرگی اخلاق سے ہے نہ کہ نسب و خاندان سے۔

۱۸- اپنے علم و عمل پر غرور کرنا جہل سے کم نہیں۔

۱۹- جو شخص خدا کا دوست نہیں وہ تمہارا دوست کیسے ہو سکتا ہے

۲۰- سب سے زیادہ ذی عقل وہ ہے جو بزرگوں کے افعال کی اچھی تاویل کرے۔

۲۱- کوئی عملِ حق ضائع نہیں ہوتا اور کوئی قربانی ضائع نہیں جاتی ہے۔

۲۲- اللہ تعالیٰ پر بھروسہ انسان کو مرد، جوانمرد اور صاحب درد بنا دیتا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفسّرِ اعظم ہند کی شخصیت

حضرت مفسّرِ اعظم ہند علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی نور اللہ مرقدہ کے اجدادِ کرام بڑے ہی خوش شکل اور وجیہہ تھے۔ ان کے والد گرامی وقار حضرت حجۃ الاسلام علامہ مولانا محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان تو بیحد حسین وجمیل اور وجیہہ وشکیل تھے۔ علمائے کرام میں ابھی تک ان جیسا خوبصورت نظر نہیں آیا۔ ان کا حسن وجمال اور چہرے کی نورانیت دیکھ کر انگریز اور کئی غیر مسلمین مسلمان ہو گئے تھے۔ جے پور اور چتوڑ گڑھ کے راجگان آپ کے حسن وجمال آپ کی وجاہت، چہرے کی نورانیت اور جامہ زیبی دیکھ کر شرمندہ ہو جایا کرتے تھے، مناظرۂ لاہور (۱۹۳۴ء) میں آپ کے چہرے ہی کو دیکھ کر مسلمانوں نے فیصلہ کر دیا تھا کہ یہی جماعت اہلسنت حق پر ہے۔ آپ ہی کی نورانیت سے متاثر ہو کر حضرت سردار احمد صاحب انگریزی اسکول کی پڑھائی اور لیکھ پالی کی ملازمت ٹھکرا کر بریلی شریف چلے آئے تھے اور پھر محدث اعظم پاکستان اور علامہ مولانا اور ولی کامل بن کر چمکے۔

ظاہر ہے ایسے خوبصورت خانوادہ اور خوش شکل بزرگوں بالخصوص اپنے زمانے کے علماء وصلحاء میں حسن ووجاہت میں یکتا ویگانہ۔ سیدی حجۃ الاسلام کی اولاد بھی کس قدر وجیہہ وشکیل رہی ہوگی۔

سرخ وسفید رنگت، خوش قامت، روشن پیشانی، چوڑا چکلا سینہ، گول چہرہ، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کانوں کی لو تک دراز زلفیں، حلقہ دار سفید گھنی داڑھی، بالوں سے پر بھویں، بڑی اور سیاہ آنکھیں، کھڑی ناک، کشادہ منھ ...... پیٹھ مستطیل۔

آج جب حضور علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں کو پرانے زمانے یعنی زمانہ مفسر اعظم کے لوگ پشت کی جانب سے دیکھتے ہیں تو انھیں لگتا ہے کہ حضور مفسر اعظم کھڑے ہیں۔

آپ زیادہ تر سفید یا ہلکا بادامی لمبا کلی دار کرتا پہنتے تھے۔ بنیان سینڈو سفید استعمال

www.muftiakhtarrazakhan.com

کرتے تھے۔ صدری، شیروانی، عبا وجبہ موسم اور موقع محل کے اعتبار سے استعمال فرماتے تھے ٹوپی سفید دو پلی کامدار عمامہ سفید یا بادامی رنگ کا باندھتے تھے۔

خوش گفتار، خوش رفتار۔ آپ صرف ظاہری اعتبار سے ہی حسین وجمیل نہیں تھے، دل بھی اجلا تھا۔ خوف الٰہی سے پُر، عشقِ رسالت پناہی کا مسکن۔ بلکہ یوں کہیے کہ سینہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا گنجینہ ومدینہ تھا۔

حق پسند، رحیم وکریم، مخالف اگر سنّی بھی ہے تو اس کا برا نہیں چاہتے۔ بڑی سے بڑی خطا معاف فرما دیتے۔ ہر ظلم گوارہ کر لیتے۔ بڑے ہی صابر وشاکر تھے۔ دشمنانِ دین وسنیت تو ان کے مخالف اور دشمن تھے ہی، ان کے اپنے بھی کم حاسد اور مخالف نہیں تھے۔ لوگوں نے عمر بھر انھیں ستایا۔ وہ اپنے جد کریم کی طرح مظلوم تھے۔ البتہ ان کے جد کریم کے نام اور کام کو مٹانے کی دشمنانِ دین نے کھلی کوشش کی، اور آج وہ ظالمان زمانہ اپنی ناپاک سازشوں میں مصروف ہیں۔ اپنوں سے جو ان پر ظلم ہوا وہ قصداً کم عقیدت کی زیادتی یا سستی اور لاپرواہی کے سبب زیادہ۔ ہاں حاسدین ان کے بھی تھے، لیکن مفسر اعظم کے حاسدین ومخالفین بہت قریب کے تھے۔ لیکن واللہ رے صبر وعزم وحوصلہ! وہ ظلم سہتے رہے دین کی خدمت کرتے رہے۔ بے لوث خدمت، ریا، نام ونمود، کسی، دنیوی اور مالی فائدے سے بے پرواہ ہو کر۔

وہ حقیقی معنی میں مبلغ اسلام تھے۔ وہ تعویذی ملّا یا ایمی ٹیشن پیر نہیں تھے۔ عالم باعمل، سچے نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اصلیت میں پیر طریقت اور مرشد برحق تھے عصر حاضر کے بیشتر خطباء کی طرح وہ نذرانے کے لئے پروگرام نہیں کرتے تھے۔ وہ لفاظ نہیں تھے۔ وہ قوم کے نباض تھے۔ امت کے حکیم تھے۔ وہ جو کہتے اور بولتے تھے حق کہتے اور حق بولتے تھے۔ انہوں نے وعظ وخطابت اور پیری مریدی وتبلیغ کے نام پر سوداگری اور دکانداری نہیں کی۔ تبلیغ تو دینے کا نام ہے۔ قربانی اور ایثار کا نام ہے۔ مفسر اعظم نے دیا اپنا اثاثہ، اپنے گھر کے زیورات، اپنا مال وزر، اپنا لہو، اپنا پسینہ۔ صرف اور صرف غلبہ اسلام وسنیت اور قوم وملت کی فلاح کی خاطر۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان کے مرید یا جلسے والے جو بھی تھوڑی بہت ان کی خدمت کرتے وہ ساری کی ساری رقم خود جلسہ کرانے، علماء کو نذار نے دینے، کتابوں اور رسالوں کی اشاعت میں صرف کر دیتے ان سے ان کا مکان لے لیا گیا، زمین لے لی گئی۔ وہ کچھ نہ بولے۔

انھوں نے کئی بار اپنوں کا بھگتان بھرا اور اپنے گھر سے ہزاروں کی رقم دینی پڑی وہ نبیرۂ اعلیٰحضرت تھے۔ لیکن کچھ لوگوں نے انھیں اس رشتے سے بھی خارج کرنے کی ناکام کوشش کی اور خود کو نبیرۂ رضا ظاہر کیا۔ لیکن سچائی کے آفتاب کو جھوٹ کے بادل چھپنے سے کب تک روک سکتے ہیں۔

اپنے جد کریم مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا کے اس شعر

اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

پر عمل کرتے ہوئے اپنے آقا۔ شہنشاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان کا اہتمام کرتے ہوئے اپنی منزل کی سمت آگے اور آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔

درود تو ان کا وظیفہ تھا۔ اسی برکت نے انھیں حرکت عطا کی۔ اور ان کے خلاف جنم لینے والی ہر تحریک اور سازش فیل ہو گئی۔

حضرت مفتی تقدس علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب دارالعلوم منظر اسلام کا اہتمام چھوڑ کر پاکستان چلے گئے اور سارا حساب و کتاب ایک مقامی شخص کو دے گئے تو اس نے دارالعلوم کی ساری رقم ہڑپ کر لینی چاہی۔ یہاں معاملہ دین کا تھا۔ لہٰذا مفسر اعظم اس شخص سے بڑی سختی سے نمٹے اور حساب صاف کیا۔ بعد میں اس کو اپنی ذات کی بدتمیزی کے لئے معاف کر دیا۔

ایک خاص اور قریبی صاحب نے زبردستی دارالعلوم منظر اسلام کے اہتمام پر قبضہ جمانا چاہا آپ نے انھیں بھی کامیاب نہ ہونے دیا۔ بعد میں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھیں کسی طرح کے معذرتی کلمات کہنے یا شرمندگی کا اظہار کرنے سے قبل آپ ان سے اس طرح پیش آئے کہ وہ حیران ہو گئے۔ ان کی خاطر مدارات کی۔ آخر وہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

خود پانی پانی ہو گئے۔ آپ دل میں کدورت یا بغض و کینہ نہیں رکھتے تھے۔ اور نہ ہی کسی کی غیبت کرتے تھے۔ خانوادہ کے بزرگوں کا حد درجہ احترام کرتے تھے۔ ان کے افعال کی اچھی تاویل کرتے تھے۔

ایسے ایسے سنگدلوں سے آپ کا پالا پڑا کہ انھوں نے آپ پر سحر و جادو بھی کیے لیکن جس کی دعاؤں اور تعویذات سے دوسروں کا ہی بھلا ہوتا تھا بھلا ان جادو ٹونوں سے اس کا کیا بگڑتا۔ درود اسم اعظم خود بخود ہر ایک کا کاٹ کرتا رہتا۔

آپ نے بذاتِ خود کبھی کسی کے خلاف نہ کوئی سازش کی نہ دعا نہ تعویذ کے ذریعے کسی کا نقصان کیا اور نہ ہی اس طرح کا ارادہ فرمایا۔ اپنے جد کریم امام احمد رضا کی سنت پر عمل کرتے رہے۔ جیسا کہ حیات اعلیٰحضرت میں حضور ملک العلماء علامہ ظفر الدین رضوی بہاری خلیفہ اعلیٰحضرت نور اللہ مرقدہٗ نے لکھا ہے کہ حضور اعلیٰحضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ فقیر کے وظائف و اعمال کے خزانوں میں ایک سے بڑھ کر ایک نسخے موجود ہیں لیکن فقیر ان سے کسی کی بدی یا برائی کے لئے کام نہیں لیتا نہ لے سکتا۔ یہ تو سنیوں کی بھلائی اور خدمت خلق کے لئے ہیں۔

آپ کا اگر بظاہر کوئی نقصان ہو جاتا تھا یا کسی پروگرام میں کوئی خلل پڑ جاتا تھا تو اس میں بھی رب عظیم کی کوئی مصلحت پوشیدہ ہوتی تھی جس میں آپ کے اور آپ کے گھرانے کے لئے فائدہ ہوتا تھا۔

ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیے:

ملازمہ کبریٰ کا واقعہ

حضور مفتی اعظم کانپور کے ایک جلسے کے لئے اپنے خادم کے ساتھ گھر سے اسٹیشن پہنچے۔ ٹرین لیٹ تھی۔ تھوڑی دیر بعد آپ کو استنجا کی حاجت محسوس ہوئی تو سامنے کھڑی ہوئی ایک ٹرین میں آپ حاجت رفع کرنے کے لئے چلے گئے۔ اللہ کی مرضی وہ ٹرین چل دی اور آپ اتر نہیں سکے۔ خادم سخت پریشان یہاں تک کہ وہ رونے لگے۔ لیکن سامان پلیٹ فارم پر رکھے ہوئے کھڑے رہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ٹرین بدایوں کی طرف کی تھی۔ آپ بمیانہ اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ گاڑی رکی تو اترے اور تھوڑی دیر بعد ادھر سے ایک پسنجر ٹرین آرہی تھی اس سے لوٹ کر بریلی جنکشن آئے، دیکھا خادم صاحب مع سامان موجود ہیں۔

ادھر کانپور والی ٹرین آچکی تھی۔ اور پلیٹ فارم پر کھڑی تھی۔ جلدی جلدی سامان اٹھوایا اور گاڑی کی طرف لپکے کہ یہ ٹرین سیٹی دے کر چل دی۔ یہ لوگ اس میں سوار نہیں ہوسکے اور گھر واپس آگئے۔

رات میں سبھی لوگ اپنے اپنے کمروں میں سوئے ہوئے تھے۔ مفسر اعظم بھی اپنے کمرے میں سوئے ہوئے تھے کہ کسی کھٹکے سے اچانک ان کی آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ دروازے کی جھری سے روشنی اندر کو آرہی ہے۔ آپ نے بے کھٹکے دروازہ کھول دیا۔ باہر آئے تو دیکھا کہ دو آدمی لانگ بوٹ اور اوور کوٹ پہنے ہوئے کالر سے چہرے ڈھکے ہوئے ٹارچ لئے کھڑے ہیں۔

آپ نے انھیں ڈانٹ کر پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ وہ دونوں سر جھکائے خاموش کھڑے رہے اور پھر خود ہی مڑ کر آہستہ آہستہ مکان سے باہر نکل گئے۔ پورے گھر میں لوگ جاگ گئے تھے۔

اب لوگوں کو ملازمہ کبریٰ کی فکر ہوئی۔ اس کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ اپنی بچی کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی۔

اسے بہت جگایا گیا لیکن وہ بولی نہیں اور بنی پڑی رہی۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور جاؤ۔ سب لوگ آرام کرو۔

صبح آپ نے اس ملازمہ سے کچھ نہ پوچھا اور نہ ہی کسی کو اس سے کچھ کہنے کی اجازت دی۔

بعد میں راز کھلا کہ دو بدمعاشوں کو گھر میں چوری کے ارادے سے کبریٰ ہی لائی تھی اور اس میں باہر کے ایک خاندان کی بھی سازش تھی۔

ملازمہ کبریٰ نے گھر کی عورتوں کے زیورات وغیرہ کی نشاندہی کی تھی اور بدمعاشوں

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے مل کر چوری کرا کر حصہ بانٹ کرنے کا ارادہ تھا۔

دراصل اسے مفسر اعظم اور ان کے خاندان والوں کو نقصان پہنچانے کے لئے انکے گھر میں ملازمہ کی حیثیت سے رکھوایا گیا تھا۔

حقیقت معلوم ہوجانے پر بھی آپ نے اس ملازمہ سے کوئی سختی کی نہ اس کے خلاف کوئی کارروائی کی اور نہ ہی اسے گھر سے نکالا۔

آخر ایک دن وہ خود بخود چلی گئی۔

بظاہر پروگرام کا نقصان ہوا لیکن اس سے کتنا فائدہ ہوا۔ چونکہ یہ طے تھا کہ حضرت گھر میں ہوں گے نہیں۔ بچے اس لائق نہیں کہ بدمعاشوں کا مقابلہ کرسکیں اور عورتیں بھلا کیا کر پاتیں۔

لیکن اللہ کو اس گھر کی حفاظت منظور تھی۔ لہٰذا ٹرین چھوٹی اور پروگرام فیل ہوا۔ دروازہ کبریٰ نے پہلے سے ہی بدمعاشوں کے لئے کھول دیا تھا۔

اس واقعے سے حضور مفسر اعظم کی بہادری، درگزر کرنے کی عادتِ کریمانہ کا بھی اظہار ہوتا ہے، اور ان کی کرامت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

بے خوفی اور جرأت

حضور مفسر اعظم صرف حق کہنے ہی تک بہادر اور بے باک نہیں تھے، بلکہ وہ دشمنوں کے مقابلے پر بھی بہادری اور بے خوفی کا اظہار کرتے تھے۔

ان پر کئی بار راستے میں حملے کی کوشش کی گئی لیکن کسی دشمن کو کامیابی نہ ہوئی۔ وہ اکثر اپنے ساتھ بندوق رکھتے تھے۔ ان کا نشانہ بہت ہی سچا تھا۔ وہ بڑے اچھے شکاری بھی تھے۔ علاوہ اس کے بنوٹ اور سپہ گری کے فنون سے بھی واقف تھے۔ صحت مند اور زور آور تھے۔ لہٰذا وہ کسی بھی مرحلے پر گھبراتے یا خوفزدہ نہیں ہوتے تھے۔ وہ ہر اعتبار سے مردِ مجاہد اور غازی تھے۔ وہ غازیٔ گفتار نہیں تھے غازیٔ کردار تھے کرتولی گاؤں آتے جاتے اور گاؤں میں بھی ایک دو بار غیر مسلموں نے غیر مسلم ہی کی حمایت کے سبب ان پر حملے کرنے چاہے مگر وہ ناکام رہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

واقعہ نمبر ۱۔ ایک بار آپ سائیکل سے گاؤں سے لوٹ رہے تھے۔ بندوق بھی ساتھ تھی۔ اندھیرا پھیل چلا تھا۔ راستے میں گھنا جنگلی علاقہ تھا تھا۔ جہاں راہزن گھات لگا کر بیٹھا کرتے تھے۔ اس روز بھی کئی مسٹنڈے لوٹنے کے چکر میں تھے۔ اندھیرے سے نکل کر ایک بدمعاش آیا اور اس نے آپ کو روکنے کی کوشش کی اور اس کے ساتھیوں نے بھی للکارا آپ نے فوراً بندوق سنبھالی اور ڈپٹ کر بولے۔ خبیثو! بھاگ جاؤ ورنہ ایک ایک کو ڈھیر کر دوں گا۔

سامنے کا بدمعاش تو ہکا بکا رہ گیا۔ ساتھی پھر اندھیرے میں لوٹ گئے۔ اور آپ نے سائیکل تیز کر دی اور با آرام چلے آئے۔ حالانکہ بندوق خالی تھی۔ لیکن آپ کی ہمت نے حملہ ناکام کر دیا۔

واقعہ نمبر ۲۔ گاؤں جاتے ہوئے کچھ بدمعاشوں نے قصداً آپ کو اکیلا دیکھ کر آپ پر حملے کی کوشش کی۔ آپ نے سائیکل پھینک کر ان کو للکارا۔ آپ کی للکار اور اطمینانی کیفیت دیکھ کر بدمعاش جو ڈھاٹوں سے منھ چھپائے ہوئے تھے گھبرا گئے اور خود راستہ چھوڑ کر چلے گئے۔

اس طرح کے بہت سے واقعات سفر کے موقعوں اور جلسوں کے بھی ہیں۔ ہمیشہ رب قدیر نے آپ کی مدد فرمائی۔

آپ نے تن تنہا وہابیوں، دیوبندیوں کے علاقوں، ان کے جلسوں میں حق کا اعلان کیا۔

آپ کے جلسوں میں کئی بار بدمذہبوں نے پتھراؤ بھی کیا لیکن آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ دُرود اسم اعظم، آپ کی نیکی، بے لوث جذبۂ تبلیغ ہمیشہ آپ کی ڈھال بنے رہے۔

رضا مسجد کے سامنے باجہ بند کرادیا

کسی غیر مسلم کی برات باجے گاجے کے ساتھ مسجد کے سامنے سے گزری مفسر اعظم نے باجا بند کرنے کو کہا اس پر ایک شریر قسم کے بوڑھے نے باجے کے ساتھ ناچنا شروع کر دیا۔ آپ نے کہا ٹھہرو ابھی آتا ہوں اور گھر آکر تلوار نکالی اور بلند کرتے ہوئے پہنچے

www.muftiakhtarrazakhan.com

سارے براتی لرز اٹھے۔ شریر بوڑھے سمیت سب نے معافی مانگی اور فوراً ناچ باجا بند کر دیا اس روز سے آج تک مسجد کے سامنے باجا وغیرہ بجنا بند ہو گیا۔

مفسر اعظم ہند غیر محرم عورتوں سے نہیں ملتے تھے

۱۔ دہلی میں ایک مرتبہ مفسر اعظم اپنی قیام گاہ کے باہر چہل قدمی کر رہے تھے اور ورد درود مبارک جاری تھا۔ سامنے ہی امریکی سفارت خانہ تھا۔ سفیر کی بیوی آپ کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے آپ کو بلانے کے لئے ایک فرستادہ بھیجا۔ اس نے آپ سے اس بیم سے ملنے کی درخواست کی۔ آپنے یہ کہہ کر منع فرما دیا کہ میں عورتوں سے نہیں ملتا۔

۲۔ گھر کی خادماں سے بھی آپ ان کے غیر محرم ہونے کی وجہ سے گفتگو نہیں کرتے تھے اور اسی لئے اکثر خانقاہ شریف پر رہتے تھے۔

مفسرِ اعظم کی رواداری

مفسر اعظم اپنی آسامیوں اور ماتحتوں خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں، کے دکھ درد کا بڑا خیال فرماتے تھے۔

موضع کمر تولی میں آپ کے ایک غیر مسلم اسامی سے ایک تھانے دار نے جبراً ایک لمبی رقم طلب کی۔ وہ غریب نہ دے سکا۔ اس پر داروغہ نے اسے سخت اذیت دی اور اس پر ایسا ظلم کیا کہ وہ غریب صدمے کی تاب نہ لا کر خود کشی پر مجبور ہو گیا۔ اور بالآخر اس نے خود کشی کر لی۔

گاؤں کے لوگوں نے خاندان رضا کے گاؤں کے مالکان سے کئی افراد سے اس ظلم کی شکایت کی مگر کوئی دادرسی نہ کر سکا۔ آخر یہ بات مفسر اعظم کو معلوم ہوئی تو وہ فوراً گاؤں گئے۔ آسامی کے گھر والوں کو تسلی دی اور ان کی مالی امداد بھی کی اور حکام بالا سے ملکر تھانیدار کے خلاف کارروائی کی۔ تھانے دار آپ کی خدمت میں کثیر رقم لے کر حاضر ہوا اور پیروں پر گر پڑا۔ کچھ اور لوگوں نے بھی کہا کہ آپ غیر مسلم کے معاملے میں کیوں دخل دے رہے ہیں۔ دونوں غیر مسلم اس پر آپ نے فرمایا "ظلم، ظلم ہے اور جس پر ظلم ہوا وہ میرا اسامی تھا۔ یہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسلامی اخلاق اور رواداری ہے کہ اپنے ماتحت اور آسامی وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں نہ ان پر خود ظلم کیا جائے اور نہ ان پر ظلم برداشت کیا جائے۔

بالآخر آپ نے تھانیدار کو معطل کرادیا اور اسے سزا دلائی۔

۲۔ کرتولی گاؤں میں ڈوری نامی آپ کے ایک غیر مسلم اسامی کو کچھ لوگوں نے سوتے میں کانٹا چبھو کر اندھا کر دیا۔ جب آپ کو خبر ملی تو قانونی کارروائی کرا کر ملزمین کو بند کرایا اور اصل مجرم کو سات سال کی قید کرائی۔

اپنے مریدوں، شاگردوں اور معتقدین سے آپ کا برتاؤ بڑا ہی خلیقانہ اور کریمانہ تھا۔ آپ اکثر اپنے غریب مریدین کو نذر کہہ کر بخشش دے دیا کرتے تھے۔ شاگردوں کو اولاد کی طرح سمجھتے تھے۔ غریب طلبہ کی مالی اعانت فرماتے۔

آپ عام سنّی کا بھی احترام کرتے اور اس سے محبت کرتے تھے۔

اپنے والد یا اعلیحضرت کے عام مریدوں کا تو بہت ہی احترام کرتے۔ اور انہیں علماء کی قدر و منزلت کا تو پوچھو ہی نہیں۔ ان سے حد درجہ محبت اور عزت سے پیش آتے۔

آپ نے کبھی پدرم سلطان بود کا نعرہ نہیں بلند کیا بلکہ اپنے علم و عمل اور اخلاق سے بام رفعت پر کمندیں ڈالیں۔

آپ ذات برادری کی تفریق کے سخت مخالف تھے۔ آپ مساوات کے حامی و علمبردار تھے۔ بہت سے اونچے گھرانے والے، اور خود کو اونچی نسل کا سمجھنے والے آپ سے اسی لئے ناراض بھی تھے۔ سادات کرام کا حد درجہ احترام فرماتے اور ایسے موقع پر اعلیحضرت کی یاد آجاتی تھی۔

آپ کے مریدین میں غریب مگر دیندار زیادہ ملیں گے۔ آپ نے ایمی ٹیشن پیروں کی طرح جان بوجھ کر یا ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر امیروں اور پیسے والوں کو مرید نہیں بنایا اور جو امیر و کبیر آپ کے دامن سے وابستہ ہوا اس کا غرور و تکبر ختم ہو گیا۔ وہ دین دار ہو گیا اور اس کے مال و دولت اور تمام جائز امور میں خوب خوب برکت ہوئی۔

ہوڑہ مغربی بنگال، چتوڑ گڑھ، جے پور، راجستھان، بہار اور بہار سے ملحق علاقۂ

www.muftiakhtarrazakhan.com

نیپال میں بہت سے غریب آپ کے دامن سے وابستہ ہونے کے بعد الحمد للہ دین و دنیا ہر اعتبار سے خوشحال ہو گئے۔

آج بھی کلکتہ ہوڑہ کے علاقے میں کئی ایسے صاحبان موجود ہیں جو کافی مالدار اور بڑے اچھے بزنس مین اور کارخانہ دار ہیں۔

وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ یہ سب پیر کی دعاؤں کا اثر ہے۔ ان کے مریدین ان سے غایت درجہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اور بڑے وفادار ہیں۔

مفسر اعظم ایک بہت ہی عظیم اور پاکیزہ شخصیت کا نام ہے۔ جو حقیقتہً ثانی رضا اور زبانِ رضا تھے۔ وہ رضا کے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کے وارث و امین تھے۔ اور اپنے والد گرامی قدر حجۃ الاسلام کے سچے نائب اور جانشین!

ان کی نیکی، ان کے صبر و شکر اور بے لوث دینی خدمات ہی کا یہ صلہ تھا کہ انکی اولاد خوش و خرم اور شاد و آباد ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے ریحانِ ملت حضرت علامہ ریحان رضا خاں صاحب رحمانی میاں قبلہ علیہ الرحمۃ نے بڑی باوقار زندگی گزاری۔ جس دار العلوم منظر اسلام کو مفسر اعظم نے نئی زندگی دی تھی اسے مزید توانائی عطا کی۔ خانقاہِ عالیہ رضویہ کو سجایا سنوارا۔ ان کے لخت جگر جن کے لئے انھوں نے فرمایا تھا کہ اختر طلوع ہو گیا۔ آج ان کے تیسرے صاحبزادے حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ جانشین مفتی اعظم ہیں۔ وہ تاج العلماء کہلاتے ہیں۔

ایک بیٹے نے دار العلوم منظر اسلام کو بڑھایا اور ایک بیٹے علامہ ازہری صاحب قبلہ نے بریلی شریف کے فتویٰ کے وقار کو نہ صرف یہ کہ برقرار رکھا بلکہ افتاء کے کام کو مزید فروغ دیا۔

چوتھے صاحب زادے مولانا قمر رضا خاں صاحب بھی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اور چھوٹے صاحبزادے مولانا منان رضا خاں صاحب نے مفسر اعظم کے تعلیمی مشن کو فروغ دیا اور بریلی شریف کے تیسرے اور بڑے ادارے دار العلوم نوریہ رضویہ کے مہتمم ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ایک نئے ادارے کا قیام بریلی شریف میں عمل میں آیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

خدا اس گھرانے کو شاد و آباد رکھے اور مفسر اعظم کے قبر اطہر کو اور بھی منور و معطر فرمائے۔ مزار مفسر اعظم آج بھی مرجع خلائق ہے۔

ہزاروں رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر
فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری

مناقبِ مفسّر اعظم

پرتو احمد رضا

از جانشین مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ

حامیِ دینِ ہدیٰ تھے شاہ جیلانی میاں ❊ بالیقیں مردِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں
مثلِ گل ہنگامِ رخصت مسکراتے ہی رہے ❊ پیکرِ صبر و رضا تھے شاہ جیلانی میاں
چل بسے ہم کو دکھا کر راہ سیدھی خلد کی ❊ دینِ حق کے رہنما تھے شاہ جیلانی میاں
ہجر کی لائے نہ تاب آخر شش جا ہی ملے ❊ عاشقِ خیر الوریٰ تھے شاہ جیلانی میاں
مال و زر سب کچھ نچھاور راہِ حق میں کر گئے ❊ کیسے مخلص پیشوا تھے شاہ جیلانی میاں
ہم کو بن دیکھے تمہیں اب کیسے چین آئے حضور ❊ تم شکیبِ اقربا تھے شاہ جیلانی میاں
صبر و تسلیم و رضا کی اب ہمیں توفیق دے ❊ تیرے بندے اے خدا تھے شاہ جیلانی میاں

شور کیسا ہے یہ برپا غور سے اختر سنو
"پرتوِ احمد رضا" تھے شاہ جیلانی میاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

اَلسّلام اے اعلیحضرت کی نشانی اَلسّلام ۷۰

از جناب محمد ظفر الحسین ظفرؔ صاحب پوکھریروی

اَلسّلام اے پاسبانِ دین و ملّت اَلسّلام   اَلسّلام اے غم گسارِ اہلِ سنّت اَلسّلام
اَلسّلام اے عاشقِ محبوبِ رحماں اَلسّلام   اَلسّلام اے جاں نثارِ شاہِ جیلاں اَلسّلام
اَلسّلام اے مصطفٰے کے پیارے اَلسّلام   اَلسّلام اے غوثِ اعظم کے دلارے اَلسّلام
اَلسّلام اے عالمِ راہِ طریقت اَلسّلام   اَلسّلام اے واقفِ رازِ شریعت اَلسّلام
اَلسّلام اے حامئ دینِ رسالت اَلسّلام   اَلسّلام اے ماحئ کفر و ضلالت اَلسّلام
اَلسّلام اے نورِ عینِ اعلیحضرت اَلسّلام   اَلسّلام اے شمعِ بزمِ قادریت اَلسّلام
اے لسانِ حضرت احمد رضا خاں اَلسّلام   اَلسّلام اے مظہرِ حامد رضا خاں اَلسّلام
اے مبلّغ اے محدّث اے مفسّر اَلسّلام   مذہبِ اسلام کے اعلیٰ مفکّر اَلسّلام

اب ظفرؔ پہ ہوگی کس کی مہربانی اَلسّلام
السلام اے اعلیحضرت کی نشانی اَلسّلام

ہیں حق کی نشانی مفسّرِ اعظم ۷۱

از جناب محبوب رضا شبنمؔ دربھنگوی

تری ذات عالی مفسّرِ اعظم   ادا ہے نرالی مفسّرِ اعظم
زباں پر تری مدحتِ مصطفٰے!   یہ ذوقِ بلالی مفسّرِ اعظم
نگاہِ کرم نے بہر حال بگڑی!   ہماری بنالی مفسّرِ اعظم
نہ کیوں فخر ہو اہلِ سنّت کو تم پر   رضا کی رضا لی مفسّرِ اعظم
وہ پیارے رضا کے رضا ہیں نبی کے   ہیں در اصل والی مفسّرِ اعظم
ابو بکر، فاروق عثماں علی تک   ہے تیری رسائی مفسّرِ اعظم

www.muftiakhtarrazakhan.com

عجم تا عرب ہند اور پاک میں بھی — ہے شہرت تمہاری مفسرِ اعظم
جلیں گے جو ان سے وہ ہیں اہلِ باطل — ہیں حق کی نشانی مفسرِ اعظم

دعا ہے یہ شبنم کہ دائم ہماری
کریں پاسبانی مفسرِ اعظم

۴۔ حق ادا تھے حق نما تھے شاہ جیلانی میاں

از حضرت مفتی رجب علی صاحب نانپاروی

صاحبِ علم و حیا تھے شاہ جیلانی میاں — پیکرِ رشد و ہدیٰ تھے شاہ جیلانی میاں
تھا جبیں پر ان کے روشن صدق گفتاری کا نور — کیوں نہ ہو شیرِ رضا تھے شاہ جیلانی میاں
تھی تبسم میں نمودِ حسنِ اخلاقِ کرم — کیا بہارِ جانفزا تھے شاہ جیلانی میاں
راہِ حق میں مرنے والا دوستو مرتا نہیں — رہروِ راہِ وفا تھے شاہ جیلانی میاں
انکے رہنے سے پڑی رہتی تھی ہلچل کفر میں — حق ادا تھے حق نما تھے شاہ جیلانی میاں
انکے وعظ و پند میں آتے تھے کیا نکتے عجیب — گنجِ عرفانِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں
ان کے جانے سے یہ محفل آہ سونی ہو گئی — رونقِ بزمِ رضا تھے شاہ جیلانی میاں

کہہ رہے ہیں اہلِ رشد و خیر سب مل کر رجب
گمرہوں کے رہنما تھے شاہ جیلانی میاں

۵۔ اعلیحضرت کے دلارے شاہ جیلانی میاں

از حضرت مولانا سید اشرف رضا رایچور

غوثِ اعظم کے ہیں پیارے شاہ جیلانی میاں — اعلیحضرت کے دلارے شاہ جیلانی میاں
نائبِ احمد رضا اور پرتوِ شیرِ خدا — حضرت حامد کے پیارے شاہ جیلانی میاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

دیوبندی، رافضی، وقادیانی نیچری
ہاں چلا ان سب پہ آرے شاہ جیلانی میاں

دارِ چرخِ رضویت ترے تصدق کے لئے
مہر نے تارے اتارے شاہ جیلانی میاں

ہیں مددگار آپ کے غوث و رضا و مصطفےٰ!
آپ ہیں ناصر ہمارے شاہ جیلانی میاں

گلبنِ باغِ رضا ہو اور محبوبِ رضا
ہے محب صدقے تمہارے شاہ جیلانی میاں

---

۶ - عقیدت کے آنسو

از حضرتِ مولانا نسیمؔ صاحب

آفتابِ قادریت شاہ جیلانی میاں
ماہتابِ رضویت شاہ جیلانی میاں

اخترِ برجِ شریعت شاہ جیلانی میاں
نیرِ علمِ رسالت شاہ جیلانی میاں

حجۃ الاسلام کے فرزند وہ بدرِ منیر
اور نبیرۂ اعلحضرت شاہ جیلانی میاں

دے خلد بریں ہم سنیوں کو چھوڑ کر
تاجدارِ اہلسنت شاہ جیلانی میاں

پیکرِ علم و فضیلت اہلسنت کے امیں
ہو گئے اب ہم سے رخصت شاہ جیلانی میاں

آپ کے جانے سے گلشن سونا سونا ہو گیا
آپ نے دی جس کو عزت شاہ جیلانی میاں

کون اب ضوبار دنیا کو کرے گا علم سے
اے چراغِ اہلسنت شاہ جیلانی میاں

آپ لاثانی مبلغ اور مناظر بے مثال
قاطعِ ہر شرک و بدعت شاہ جیلانی میاں

تھے مفسر ایسے کہ اس دور میں ثانی نہیں
آپ پر نازاں تھی ملت شاہ جیلانی میاں

دور ہے الحاد کا اور سنیت خطرے میں ہے
اب کریں کس سے شکایت شاہ جیلانی میاں

نجدیوں کے دل دہلتے تھے تمہارے نام سے
چھا گئی تھی ایسی ہیبت شاہ جیلانی میاں

ہر طرف ہے آج دورہ کفر کا الحاد کا
ہم کو بیحد ہے ضرورت شاہ جیلانی میاں

دیو کے بندوں کے لئے شمشیرِ دوراں آپ کی
تھی فصاحت اور بلاغت شاہ جیلانی میاں

اہلسنت یاد میں مغموم ہیں مہجور ہیں!
دیجئے تسکین و ہمت شاہ جیلانی میاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کے پردے کی سنتے ہیں خبر غم سے نسیم
رو پڑے اہلسنت شاہ جیلانی میاں

تو عظیم تر مفسّر تو محدّث زمانہ

از عبد النعیم عزیزی

تو عظیم تر مفسّر تو محدث زمانہ ـــــ تو خطیب اعلیٰ اعظم بے مثل اور یگانہ
تو دین کا مبلغ تو مصلح و مفکر ـــــ تو بصیر توں کا حامل تو قائد و مدبّر
اپنا لہو بہایا سب مال و زر لٹایا ـــــ سنیّت نکھاری اور قوم کو سنوارا
غوث کا تو نائب تو حامدی دلارا ـــــ چشم رضا کا تارا تو سنّیوں کا پیارا
تو خیر خواہ دشمن صبر و رضا کا پیکر ـــــ تو عالی ظرف انساں تو نفیس اور بہتر
وہ یادگار علمی احمد رضا کا منظر ـــــ دے کر حیات تو نے اسے کر دیا منور
تو رہبر شریعت تو ہادی طریقت ـــــ تو عظمت ولایت لے صاحب کرامت
تو ثانی مجدّد تو زبانِ اعلیٰحضرت ـــــ احمد رضا کا نازش اور الفت و محبت
جیلانیؔ لا ثانی عبد نبیؐ رحمت ـــــ زندہ ہے نام تیرا بعد وفات و رحلت

کرتا ہے پیش تجھ کو عزیزی سلام داتا
تھوڑی سی بھیک دیدو علم و فضل کے شاہا

بارگاہِ مفسّرِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں علیہ الرحمہ
میں راقم السطور عبد النعیم عزیزی کا خراج عقیدت

www.muftiakhtarrazakhan.com

مُفَسّرِ اَعْظَمْ

رضا کا نیّرِ تاباں مفسّرِ اعظم

رضا کا ماہِ دُرخشاں مفسّرِ اعظم

مہک رہا ہے گلستانِ رضویت جس سے

ہے اس کی فصلِ بہاراں مفسّرِ اعظم

شکیل اثر نورانی

نورانی اسکرین مسجد بی بی جی بریلی

www.muftiakhtarrazakhan.com